رنگین شمارہ
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
شعبانُ المُعظّم 1441ھ / اپریل 2020ء
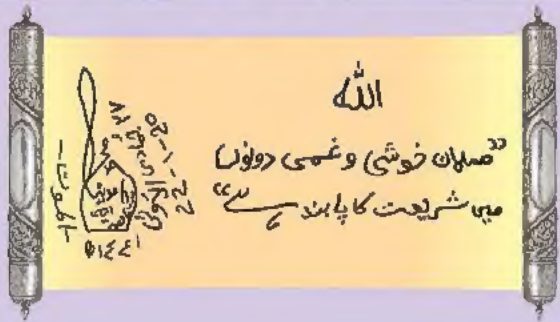
اللہ
"مسلمان خوشی و غمی دونوں میں شریعت کا پابند رہے"
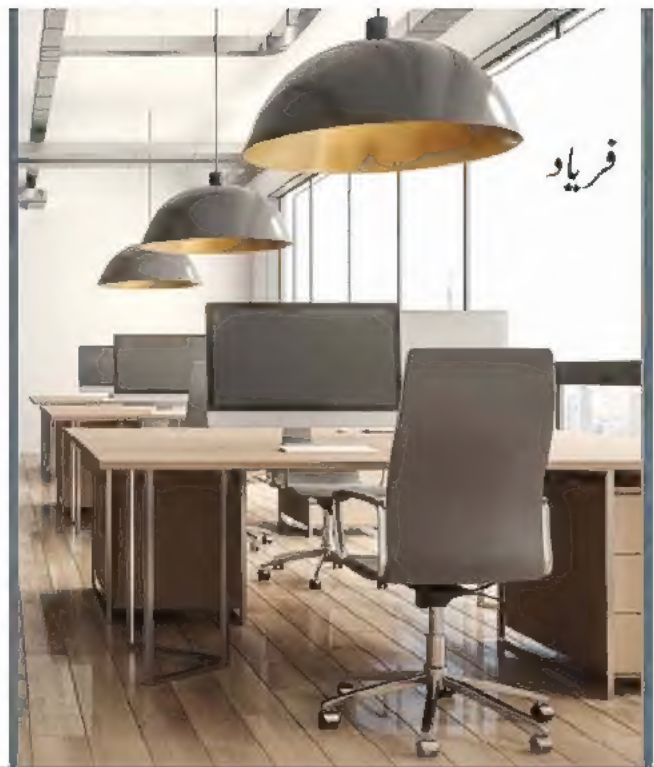
ذہنی ہم آہنگی

Mutual Understanding

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

کسی بھی گھر، ادارے، دفتر یا فیکٹری وغیرہ کا نظام بہتر انداز میں چلانے کے لئے وہاں رہنے یا کام کرنے والے افراد کے درمیان ذہنی ہم آہنگی (Understanding) ضروری ہے۔ مدرسہ، جامعہ اور آفس وغیرہ میں ایک ساتھ کام کرنے والے افراد کے درمیان ذہنی ہم آہنگی اس ادارے (Institution) کی ترقّی میں نُمایاں کردار ادا کرتی ہے، اس کے بَرعکس ذہنی ہم آہنگی نہ ہونا کئی طرح کے نقصانات کا سبب بن سکتا ہے۔

ذہنی ہم آہنگی: ایک ساتھ رہنے یا کام کرنے والے افراد کا ایک دوسرے کے جذبات و احساسات مثلاً پسند ناپسند، خوشی غمی وغیرہ کو سمجھنا اور اس کا خیال رکھنا ذہنی ہم آہنگی کہلاتا ہے۔

ذہنی ہم آہنگی کے فوائد: گھر کے افراد میں ذہنی ہم آہنگی ہو تو محبت بھری فضا قائم رہتی ہے، گھر کا ہر فرد اپنے مسائل اور مشکلات بلاجھجک ایک دوسرے سے بیان کرسکتا اور معاملات میں مَشورہ کرسکتا ہے۔ دفتر، فیکٹری یا کسی ادارے میں ذہنی ہم آہنگی اور یگانگت (یعنی اتفاق و اتحاد) بھرا ماحول ہو تو کام کی رفتار اور معیار (Quality) میں بہتری آتی اور اِدارہ ترقّی کرتا ہے۔ مدرسہ یا جامعہ میں پڑھانے والے اَساتذہ، ناظم اور دفتری عملے میں ذہنی ہم آہنگی سے پڑھائی کے معیار میں بہتری آتی اور محبت بھری فَضا قائم ہوتی ہے۔ الغرض ذہنی ہم آہنگی جہاں بھی ہو فوائد ہی فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔

ذہنی ہم آہنگی نہ ہونے کے نقصانات: گھر کے افراد میں ذہنی ہم آہنگی کا فُقدان ہو تو گھر کا ہر فرد ایک دوسرے سے کھنچا کھنچا رہتا، اپنے مسائل اور پریشانیاں کسی پر ظاہر کرنے سے ڈرتا اور مشورہ کرنے سے گھبراتا ہے۔ دفتر یا فیکٹری میں ایسا ماحول ہو تو پیداوار (Production) اور کارکردگی متأثر ہوتی ہے۔ مدرسے یا جامعہ میں ایسا ماحول بن جائے تو نہ صرف تعلیمی معیار پر منفی اثر (Negative Impact) پڑتا ہے بلکہ طَلَبہ کی شخصیت بھی اس سے متأثر ہوسکتی ہے۔

ذہنی ہم آہنگی قائم کرنے کے مدنی پھول: سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ان دو فرامین کو پیشِ نظر رکھنا ذہنی ہم آہنگی سے بھرپور ماحول قائم کرنے کے لئے نہایت مُفید ہے:

1. اے اَنس! بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت کرو، جنّت میں میری رَفاقت پالو گے۔ (شعب الایمان، 7/458، حدیث: 10981)

2. جو ہمارے بڑوں کی عزّت اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے عُلَما کا حق نہ پہچانے (یعنی ان کا احترام نہ کرے) وہ میری اُمّت میں سے نہیں۔ (مسند احمد، 8/412، رقم: 22819)

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کے بیانات اور گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ کیجئے

سیدُ الائمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ افخم حضرت سیّدنا

بفیضانِ نظر **امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ

بفیضانِ کرم **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

شعبانُ المعظّم ۱۴۴۱ھ | جلد: 4

اپریل 2020ء | شمارہ: 5

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا رب جا کر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 65

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 785 12 شمارے سادہ: 480

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بُکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے

Call: +922111252692 Ext:9229-9231

OnlySms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660

Web: www.dawateislami.net

Email: mahnama@dawateislami.net

Whatsapp: +923012619734

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی مدظلہ العالی دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی)

https://www.dawateislami.net/magazine

☆ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

گرافکس ڈیزائننگ:

یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔
(جمع الجوامع للسیوطی، 7/199، حدیث:22352)

مناجات

مِٹا میرے رنج و اَلَم یاالٰہی
عطا کر مجھے اپنا غم یاالٰہی

جو عشقِ محمد میں آنسو بہائے
عطا کردے وہ چشمِ نَم یاالٰہی

دِکھادے مدینے کی گلیاں دِکھادے
دکھادے نبی کا حَرَم یاالٰہی

مجھے دیدے ایمان پر استقامت
پئے سیّدِ مُحتشم یاالٰہی

سدا کیلئے ہوجا راضی خدایا
ہمیشہ ہو لُطف و کرم یاالٰہی

میں تحریر سے دِیں کا ڈنکا بجادوں
عطا کردے ایسا قلم یاالٰہی

تُو عطّاؔر کو بے سبب بخش مولیٰ
کرم کر کرم کر کرم یاالٰہی

از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ
وسائلِ بخشش (مرمَّم)، ص109

نعت

جان و دل یارب ہو قربانِ حبیبِ کبریا
اور ہاتھوں میں ہو دامانِ حبیبِ کبریا

زندگی ہو یا مجھے موت آئے دونوں حال میں
میں ہوں یارب اور بیابانِ حبیبِ کبریا

بَن کے منگتا ان کے در کے شاہِ عالَم ہوگئے
اے زہے قسمت گدایانِ حبیبِ کبریا

بٹتا ہے کونین میں باڑا اسی سرکار کا
ہیں زمین و آسماں خوانِ حبیبِ کبریا

کون ہے جو ان کے خوانِ فضل سے محروم ہے
ہیں خلیلِ حق بھی مہمانِ حبیبِ کبریا

عقلِ عالَم کی رَسائی ان کے رُتبے تک مُحال
ہاں خدا سے پوچھئے شانِ حبیبِ کبریا

فیضِ مرشد ہے جمیلؔ قادری تم پر کہ سب
تم کو کہتے ہیں ثناخوانِ حبیبِ کبریا

از مدّاح الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ
قبالۂ بخشش، ص60

کلام

نہیں عمر غافل گنوانے کے قابل
عمل کچھ تو کرلے دِکھانے کے قابل

یہ دنیا نہیں مَزرَعۂ آخرت ہے
بتا کیا ہے بویا اُگانے کے قابل

نہ طاعت سے مطلب نہ خوفِ الٰہی
یہی مونھ ہے جنّت میں جانے کے قابل

گنہگار بندوں کے حامی و یاور
بہرحال ہم ہیں نبھانے کے قابل

شہا اپنے نامے کو کیسے سناؤں
عمل تو ہیں سارے چُھپانے کے قابل

مدینے میں گر موت آئے تو جانُوں
مِرے جرم ہیں بخشوانے کے قابل

حقیقت میں ایوّبؔ دل کی تو یہ ہے
کہ طیبہ ہی بس ہے بسانے کے قابل

از مولانا سید ایوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ
شمائمِ بخشش، ص49

شاہِ عالَم: دنیا کے بادشاہ۔ خوان: دسترخوان۔ خلیلِ حق: حضرت سیّدُنا ابراہیم علیہ السّلام۔ مُحال: ناممکن(Impossible)۔ مزرعۂ آخرت: آخرت کی کھیتی۔

معجزاتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مفتی محمد قاسم عطاری*

فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا﴾ ترجمہ: اے لوگو! بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آگئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور نازل کیا۔ (پ6، النسآء:174)

"بُرْهَان" سے مراد ایک قول کے مطابق قرآنِ مجید ہے اور جمہور مفسرین کے مطابق اس سے مراد رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ حضرت سفیان ثوری، امام ابنِ جریر طبری، امام رازی اور علامہ قرطبی نے فرمایا کہ "بُرْهَان" سے مراد حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور امام ابوحیان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا فرمان ہے: اَلْجُمْهُوْرُ عَلٰی اَنَّ الْبُرْهَانَ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمہور کا مؤقف یہ ہے کہ آیت میں "بُرْهَان" سے مراد محمد مصطفیٰ ہیں۔ (البحر المحیط، النسآء، تحت الآیۃ:174، 570/3)

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو معجزہ عطا فرمایا اور ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ معجزات عطا کئے حتی کہ آپ کو سراپا معجزہ بنا کر بھیجا۔ معجزہ کا لفظی معنیٰ ہے: "عاجز کر دینے والی شے" معجزہ ظاہری اسباب و عادت سے ہٹ کر ظہور پذیر ہوتا ہے۔ خلافِ عادت و اسباب کا مطلب یہ ہے کہ ہماری دنیا کے ظاہری اسباب کے بغیر اور روٹین میں ایسا نہیں ہوتا جیسے کوئی زمین کو اشارہ کرے تو اس سے پانی کا چشمہ ابل پڑے۔

عادت و اسباب سے ہٹ کر جو موافق چیز واقع ہو اس کی پانچ قسمیں ہیں: **(۱) اِرہاص:** نبی سے جو خلافِ عادت بات اعلانِ نبوت سے پہلے ظاہر ہو اس کو اِرہاص کہتے ہیں جیسے پتھر کا سلام کہنا، **(۲) معجزہ:** نبی سے اعلانِ نبوت کے بعد ایسی خلافِ اسباب و عادت ظاہر ہونے والی چیز جس کی مثل لانے سے منکرین عاجز ہوں جیسے انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کرنا، **(۳) کرامت:** ولی سے جو بات خلافِ عادت صادر ہو اس کو کرامت کہتے ہیں جیسے دور دراز سے مدد کرنا، **(۴) معونت:** عام مومنین سے جو بات خلافِ عادت صادر ہو اس کو معونت کہتے ہیں جیسے بھوک کے وقت غیب سے کھانا ظاہر ہو جانا، **(۵) استدراج:** بے باک فجار یا کفار سے جو بات ان کے موافق ظاہر ہو اس کو استدراج کہتے ہیں جیسے ہوا میں اڑنا۔

(بہار شریعت، 1/58، النبراس، ص272 مع التسہیل)

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

ارہاص و معجزہ دونوں کا تعلق نبی ہی سے ہوتا ہے البتہ ان میں فرق یہ ہے کہ اِرہاص اعلانِ نبوت سے پہلے اور معجزہ اعلانِ نبوت کے بعد ہوتا ہے جیسے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اعلانِ نبوت سے پہلے آپ پر بادلوں کا سایہ کرنا یا شقِ صدر (یعنی فرشتوں کا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سینہ اقدس کھولنا) اِرہاصات ہیں جبکہ اعلانِ نبوت کے بعد شقِ صدر معجزہ ہے۔

معجزے کے لئے قرآنِ مجید میں آیت، بَیِّنَہ، برہان، تائید و نصرت مِنَ اللہ کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔معجزے کی حکمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کی تائید و تصدیق ہے کہ یہ سچا نبی ہے جیسے کوئی شخص کسی بادشاہ کا نمائندہ ہونے کا دعویٰ کرے اور کہے کہ بادشاہ میرے اس نمائندہ ہونے کی تصدیق کے طور پر میری بات مانے گا پھر واقعی اس کے کہنے پر بادشاہ کسی کی سزا معاف کر دے یا کسی کو خزانہ دیدے۔

تمام نبیوں کو معجزات عطا کئے گئے جن میں متعدد کا ذکر قرآن و حدیث میں ہے اور ائمہ دین کی تصریحات کے مطابق سب نبیوں کو معجزات ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے توسُّل ہی سے ملے جیسے امام بوصیری فرماتے ہیں:

وَكُلُّ آيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا — فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ
فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا — يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

ترجمہ: (۱) تمام معجزات جو انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام لائے وہ ان کو ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور ہی کے فیضان سے ملے۔ (۲) ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فضلِ الٰہی کے روشن آفتاب ہیں جبکہ بقیہ سارے نبی اِس آفتاب کے چمکتے ستارے ہیں جن کے انوار لوگوں پر تاریکیوں میں چمکتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ الرَّحْمَہ فرماتے ہیں:

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص152)

اور یہ بات سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 81 یعنی میثاقِ انبیاء والی آیت سے ظاہر ہے اور یہی بات حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود ارشاد فرمائی: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِی ترجمہ: میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے۔ (بخاری، 1/43، حدیث: 71)

یہاں نہ تو خدا کے دینے میں حد ہے اور نہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تقسیم کرنے میں اور نہ لینے والوں میں۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر انبیاء کے معجزات میں متعدد فرق

پہلا فرق: رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر نبی سے افضل معجزہ ملا، مثلاً معراجِ ابراہیم اور معراجِ مصطفیٰ کا فرق دیکھیں۔ وہاں سیّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو زمین پر کھڑا کر کے آسمانوں و زمین کی نشانیاں دکھائیں، فرمایا: ﴿وَ كَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ﴾ اور اسی طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی عظیم سلطنت دکھاتے ہیں۔ (پ7، الانعام: 75) اور یہاں اپنے حبیب عَلَیْہِ السَّلَام کو نیند سے جگا کر، افضل ترین فرشتہ بھیج کر، آسمانوں سے اوپر بلا کر معراج کا شرف عطا کیا، ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا﴾ پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے کچھ حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک سیر کرائی۔ (پ15، بنی اسرائیل: 1) اور سورۂ نجم میں آسمانوں سے اوپر جانے کا تذکرہ ہے۔

یونہی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو معجزۂ کلام عطا فرمایا: ﴿وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِیْمًا﴾ اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا۔ (پ6، النسآء: 164) لیکن مطالبۂ دیدار پر منع کر دیا ﴿رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ﴾ اے میرے رب! مجھے اپنا جلوہ دکھا تاکہ میں تیرا دیدار کر لوں۔ فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ (پ9، الاعراف: 143)

لیکن اپنے حبیب عَلَیْہِ السَّلَام کو بغیر عرض و درخواست کے خود اپنے پاس بلا کر دیدار کا شرف عطا کیا ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰىۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰىۚ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰىﭤ﴾ پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا تو دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا پھر اس نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو اس نے وحی

فرمائی۔(پ27، النجم:8تا10)اور فرمایا:﴿ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ﴾ آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی۔ (پ27، النجم:17)

دوسرا فرق: حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ معجزات ملے جیسا کہ کتبِ احادیث و فضائل مثلاً دلائل النبوۃ، خصائصِ کبریٰ اور حُجَّةُ اللهِ عَلَى الْعَالَمِين کے مطالعے سے ظاہر ہے نیز اولیاء کی کرامات بھی اپنے نبی کا معجزہ ہی ہوتی ہیں کہ انہی کی پیروی کی برکت سے یہ مقام ملتا ہے اور امتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اولیاءِ کرام کی کرامات شمار سے باہر ہے اور یہ سب کرامات حضور پُرنور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے معجزات ہیں۔

تیسرا فرق: نبیِّ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے کئی معجزات ایسے ہیں کہ ایک معجزے میں بہت سے معجزے ہیں جیسے قرآن اور معراج کہ یہ دو معجزے ہیں لیکن ان دونوں کے ضمن میں بے شمار معجزات موجود ہیں۔

چوتھا فرق: ہر نبی کے زمانے میں جو چیز رائج تھی اس نبی کو اس سے ملتا جلتا معجزہ دیا گیا جیسے زمانۂ موسیٰ میں جادو کا زور تھا، زمانۂ سلیمان میں جنات اور جادو کی کثرت تھی، زمانۂ عیسیٰ میں طب ترقی پر تھی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی لوگوں کو اسی طرح کی چیزوں میں عاجز کر دینے والے معجزات دیئے اور چونکہ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم قیامت تک واجب الاتباع نبی ہیں تو فصاحت، جادو، طب، طاقت، سائنس، سیٹلائٹ سب قسموں کے معجزات دیئے مثلاً فصاحت و بلاغت کے مقابلے میں فصیح و بلیغ قرآن دیا جس جیسی ایک چھوٹی سی سورت بنانا بھی ممکن نہیں۔ جادوگر کہا گیا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا جو کوئی جادوگر نہیں کر سکتا۔ طب نے ترقی کرنی تھی تو آقا کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ہاتھ سے چھو کر اور لعابِ دہن سے بیماروں کو شِفایاب کر دیا۔ سائنس کا خَلائی سفر کا زمانہ آنا تھا تو مصطفےٰ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو معراج کا معجزہ دیا گیا۔ سیٹلائٹ کا زمانہ آنا تھا تو ساری کائنات کو آپ کے سامنے کر دیا، چنانچہ فرمایا: ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا بلند کر دی تو میں اس کی طرف اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اس کی طرف ایسے دیکھتا ہوں جیسے اپنا یہ ہاتھ دیکھتا ہوں۔(معجم کبیر،13/318، حدیث:14112) اور فرمایا: ترجمہ: تو میرے لئے ہر شے خوب ظاہر ہو گئی اور میں نے جان لیا۔(ترمذی،5/221، حدیث:3235)

حسنِ یُوسُف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یا رسولَ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! آپ کے پاس یوسف عَلَيْهِ السَّلَام کا حسن، عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کی شفا بخشی کی طاقت اور موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کے چمکتے ہاتھ والا معجزہ ہے۔ جو خوبیاں دیگر تمام انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَام میں تھیں وہ سب آپ کی ذات میں موجود ہیں۔

بقیہ: فریاد

پیارے اسلامی بھائیو! گھر یا دفتر وغیرہ میں عُموماً دو قسم کے افراد ہوتے ہیں، کچھ افراد عمر یا مرتبے کے لحاظ سے بڑے ہوتے ہیں اور کچھ چھوٹے۔ اگر ہر شخص خود سے چھوٹے کے ساتھ شفقت و محبّت اور بڑے کے ساتھ ادب و احترام کا رَوَیّہ اختیار کرلے تو اِنْ شَآءَ اللہ کئی مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔

میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ اپنے اندر شفقت و احترام پیدا کیجئے، اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی بدولت اپنے مُتَعَلِّقِین کے ساتھ آپ کی ذہنی ہم آہنگی ہو جائے گی اور دین و دنیا کے بے شُمار فَوائد حاصل ہوں گے۔ اللہ کریم اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ہمیں دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اعجاز نواز عطاری مدنی*

اللہ کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: جب کسی شخص کا بیٹا انتقال کر جاتا ہے تو اللہ کریم فرشتوں سے دَریافت فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بیٹے کی رُوح قبض کرلی؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ پھر فرماتا ہے: تم نے اُس کے دِل کا پھل توڑ لیا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ پھر فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: ”حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ یعنی اس نے تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن پڑھا۔“ تو اللہ پاک فرماتا ہے: ”اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَیْتَ الْحَمْدِ یعنی میرے اِس بندے کے لئے جنّت میں ایک گھر بناؤ اور اُس کا نام بَیْتُ الْحَمْد رکھو۔“(1)

اَعمال پر جنّت کے مَحلّات کے نام: مشہور مُحدِّث، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ سوال وجواب اُن فرشتوں سے ہے جو میّت کی رُوح بارگاہِ الٰہی میں لے جاتے ہیں اِس سے مقصود ہے اُنہیں گواہ بنانا ورنہ ربّ تعالیٰ علیم و خبیر ہے۔ خیال رہے کہ جنّت میں بعض مَحل (Palace) ربّ کی طرف سے پہلے ہی بن چکے ہیں اور بعض انسان کے اَعمال پر بنتے ہیں، یہاں اُس دوسرے مَحل کا ذِکر ہے جیسے یہاں مکانوں کے نام کاموں سے ہوتے ہیں ویسے ہی وہاں اُن محلات کے نام اَعمال سے ہیں۔(2)

بچّوں کے انتقال پر صبر اور اس کا اجر: بچّوں کے انتقال پر صبر کرنے کا بھی بے شمار اجر و ثواب ہے اگرچہ نابالغ اولاد کے انتقال پر غمگین ہوجانا بلکہ رونا نہ صِرف اولاد سے مَحبّت اور شفقت کا تقاضا ہے بلکہ یہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عمل سے بھی ثابت ہے جیسا کہ جب نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لختِ جگر حضرت سیّدُنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو شفقت سے آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی چشمانِ مبارکہ سے آنسو بہنے لگے۔(3) البتہ نابالغ اولاد کے انتقال پر رونے دھونے اور واویلا کرنے کی بجائے صبر و شکر سے کام لینا چاہئے کہ ایسے شخص کے لئے جنّت کی بشارت دی گئی ہے۔ چنانچہ (1) رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے تین بچّے بالغ ہونے سے پہلے انتقال کرگئے وہ اس کے لئے جہنّم کی راہ میں مضبوط ترین رُکاوٹ ہوں گے۔ حضرت سیّدُنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے دو بچّے آگے پہنچ (یعنی وفات پا) چکے ہیں۔ فرمایا: اور دو بچّے بھی (رُکاوٹ ہوں گے)۔ حضرت اُبَی بن کَعْب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اپنا ایک بچّہ آگے بھیج چکا ہوں۔ فرمایا: اور ایک بچّہ بھی۔(4) (2) حضرت سیّدُنا ابو سلمیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے دستِ مبارک سے پانچ چیزوں کا اشارہ فرمایا جو میزان پر سب سے زیادہ وزن والی ہیں: (۱) سُبْحٰنَ الله (۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰه (۳) لَآ اِلٰهَ اِلَّا الله (٤) اَللهُ اَكْبَر (٥) کسی مسلمان شخص کا نیک بچّہ مر جائے اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کرے۔(5) (3) ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ حُضورِ انور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تُو اِس سے مَحبّت کرتا ہے؟ اس نے عرض کی: ربِّ کریم آپ سے ایسی محبت فرمائے جیسی میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ پھر کچھ دن بعد سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس بچّے کو نہ پایا تو اِستِفْسار فرمایا کہ فُلاں کے بیٹے کے

*ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ، کراچی

ساتھ کیا ہوا؟ صَحابۂ کرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ! اس (بچّے) کا تو انتقال ہو گیا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس بچّے کے والد کو (تسلی دیتے ہوئے) فرمایا: کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ جنّت کے جس دروازے پر جائے تو اپنے اس بچّے کو پائے اور وہ تیرے لئے اس دروازے کو کھولنے لگے؟ مسندِ امام احمد میں مزید یہ بھی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ! کیا یہ خاص اسی کے لئے ہے یا ہم سب کے لئے؟ فرمایا: بلکہ تم سب کے لئے ہے۔[6]

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ کہنے کا ثواب: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جسے کوئی مصیبت پہنچے اور وہ مصیبت کو یاد کرکے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ کہے اگرچہ اُس مصیبت کو کتنا ہی زمانہ گزر چکا ہو تو اللہ پاک اسے ویسا ہی ثواب عطا فرمائے گا جیسا مصیبت پہنچنے کے دن عطا فرمایا تھا۔[7]

مصیبتوں و تکالیف پر صبر کرنا چاہئے: پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ زندگی میں قدم قدم پر آزمائشیں ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کبھی مرض سے، کبھی جان و مال کی کمی سے، کبھی دشمن کے خوف سے، کبھی آفات و بلیّات سے اور کبھی نت نئے فتنوں سے آزماتا ہے اور راہِ دین اور تبلیغِ دین تو خصوصاً وہ راستہ ہے جس میں قدم قدم پر آزمائشیں ہیں، اسی سے فرمانبردار و نافرمان، محبت میں سچے اور محبت کے صِرف دعوے کرنے والوں کے درمیان فرق ہوتا ہے۔ حضرت نُوح علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر اکثر قوم کا ایمان نہ لانا، حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا آگ میں ڈالا جانا، فرزند کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جانا، حضرت ایوب علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو بیماری میں مبتلا کیا جانا، اُن کی اولاد اور اَموال کو ختم کر دیا جانا، حضرت موسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا مصر سے ہجرت کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا ستایا جانا اور کئی انبیاءِ کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کا شہید کیا جانا یہ سب آزمائشوں اور صبر ہی کی مثالیں ہیں اور اِن مقدس ہستیوں کی آزمائشیں اور صبر ہر مسلمان کے لئے ایک نمونے کی حیثیت رکھتے ہیں لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ اسے جب بھی کوئی مصیبت آئے اور وہ کسی تکلیف یا اذیت میں مبتلا ہو تو صبر کرے اور ربّ کی رضا پر راضی رہے، بے صبری کا مظاہرہ نہ کرے۔[8]

مصیبت پر صبر کے دو ثواب: صدرُ الشّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مصیبت پر صبر کرنے سے دو ثواب ملتے ہیں ایک مصیبت کا دوسرا صبر کا۔ اور جَزَع و فَزَع (رونے پیٹنے) سے دونوں ثواب جاتے رہتے ہیں۔[9]

تکلیف پر بے صبری کا نقصان: ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں: بہت موٹی سی بات ہے جو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی کتنا ہی غافل ہو مگر جب (اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے یا وہ کسی مصیبت اور) مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو کس قدر خدا کو یاد کرتا اور توبہ و اِسْتِغْفار کرتا ہے اور یہ تو بڑے رتبہ والوں کی شان ہے کہ (وہ) تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت کا (استقبال کرتے ہیں) مگر ہم جیسے کم سے کم اتنا تو کریں کہ (جب کوئی مصیبت یا تکلیف آئے تو) صبر و استقلال سے کام لیں اور جَزَع و فَزَع (یعنی رونا پیٹنا) کرکے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ (جانے) دیں اور اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی پھر اس بڑے ثواب (جو احادیث میں بیان کیا گیا ہے) سے محرومی دوہری (ڈبل) مصیبت ہے۔[10]

مشکلوں میں دے صبر کی توفیق
اپنے غم میں فقط گُھلا یاربّ

یاربِّ کریم ہمیں تمام تکالیف پر صبرِ جمیل عطا فرما۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ترمذی، 2/313، حدیث: 1023 (2) مراٰۃ المناجیح، 2/507 (3) بخاری، 1/441، حدیث: 1303 (4) ابنِ ماجہ، 2/272، حدیث: 1606 (5) ابنِ حبان، 2/100، حدیث: 830 ملخصاً (6) نسائی، ص318، 319، حدیث: 1867، مسندِ احمد، 5/304، حدیث: 15595 (7) ابنِ ماجہ، 2/268، حدیث: 1600 (8) صراط الجنان، پ2، البقرۃ، 1/250، بتغیر قلیل (9) بہار شریعت، 1/852 (10) بہار شریعت، 1/799۔

قُربِ قِیامت کی دس بڑی علامات میں سے ایک علامت ”دَجّال کا ظاہر ہونا“ بھی ہے، دجّال کا فتنہ تاریخِ انسانی کی ابتدا سے لے کر انتہا تک کے تمام فتنوں سے بڑا اور خطرناک فتنہ ہے، جس کی بڑائی اور شدّت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ”ہر ایک نبی علیہ الصّلوۃ والسّلام نے اپنی اپنی اُمّت کو دجّال کے فتنہ سے ڈرایا تھا۔“[1]

دجّال کا تعارُف اور اس کی اقسام: دجّال کا معنٰی ہے بہت زیادہ جھوٹا شخص کیونکہ دجّال بھی حق کے ساتھ باطل کو ملا کر جھوٹ بولے گا اس لئے اسے دجّال کہا گیا ہے، یہ اوّلاً خود کو مؤمن ظاہر کرے گا اور لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے گا لیکن پھر نبوّت کا اور آخر کار اُلُوہیّت (خدائی) کا دعویٰ کرے گا، مشہور ہے کہ اس کی اصل یہود سے ہوگی۔[2] حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”دجّال دو قسم کے ہیں: چھوٹے اور بڑے۔ چھوٹے دجّال بہت ہوئے اور ہوں گے، ہر جھوٹا نبی، جھوٹا مولوی، صوفی، جو لوگوں کو گمراہ کریں وہ دجّال ہیں۔ بڑا دجّال صرف ایک ہے جو دعویٰ خدائی کرے گا۔“[3]

عقیدہ: امام محمد بن احمد قُرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دجّال اور (قُربِ قیامت) اس کے ظاہر ہونے پر اعتقاد رکھنا بَرحق اور یہی اہلِ سنّت بِالعموم فقہائے کرام اور مُحدِّثینِ عِظام کا مسلک ہے۔[4]

دجّال کا حلیہ: مختلف احادیث میں دجّال کا حُلیہ بتایا گیا ہے ان تمام کو سامنے رکھنے سے دجّال کا جو حلیہ سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ دجّال ایک جوان مرد ہوگا، دراز قد اور ایک آنکھ سے کانا ہوگا اور کانی آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا ہوا انگور ہو جبکہ اس کی ایک آنکھ خون آلود ہوگی، اس کا سینہ چوڑا اور ذرا سا اندر کی طرف دھنسا ہوا ہوگا، دجّال کی پیشانی چوڑی ہوگی اور دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر یعنی کافر لکھا ہوا ہوگا جسے ہر مسلمان پڑھ سکے گا چاہے اسے پڑھنا آتا ہو یا نہ آتا ہو اور اس کے بال گھنگھریالے ہوں گے۔[5]

دجّال کا خُروج: دجّال کے نکلنے سے پہلے دنیا کی بہت بُری حالت ہوگی جیسا کہ احادیثِ مبارکہ کے مضامین سے پتا چلتا ہے کہ اس کے نکلنے سے تین سال پہلے ہی دنیا میں عام قحط پھیل جائے گا، پہلے سال آسمان ایک تہائی بارش اور زمین ایک تہائی پیداوار روک لے گی، دوسرے سال آسمان دو تہائی بارش اور زمین دو تہائی پیداوار جبکہ تیسرے سال آسمان ساری بارش اور زمین ساری پیداوار روک لے گی، حتّٰی کہ آسمان شیشے کا اور زمین تانبے کی ہوجائے گی، (اس خشک سالی کے سبب) تمام چوپائے ہلاک ہوجائیں گے، فتنے اور قتل و غارت گری عام ہوجائے

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

گی، آدمی ایک دوسرے کو قتل اور جلاوطن کررہے ہوں گے تب دجّال مشرق کی سَمت ایک اَصبہان یا خُراسان نامی شہر سے نکلے گا۔ غِذائی قحط کے علاوہ علمی وروحانی قحط بھی برپا ہو گا، دین کے سلسلے میں لوگوں میں ضُعف پیدا ہو چکا ہوگا عُلَما اور دیندار لوگوں کی قِلّت ہوگی۔[6]

زمین پر قیام کی مدت اور چکر: دجّال زمین پر چالیس دن رہے گا جن میں سے ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک ماہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتے کے برابر جبکہ باقی ایام سال کے عام دنوں کی طرح ہوں گے۔[7] اس مدت میں دجّال اپنے گدھے پر سُوار ہو کر ساری دنیا کا چکر لگائے گا، گدھے کا جُثّہ (جسم) اتنا بڑا ہو گا کہ دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ چالیس ہاتھ کے برابر ہو گا اور اس کے گدھے کی رفتار کا یہ عالَم ہو گا کہ ایک قدم اُٹھائے گا تو ایک میل کی مَسافت طے کرے گا اور رُوئے زمین کا کوئی میدانی، صحرائی اور پہاڑی علاقہ ایسا باقی نہیں بچے گا کہ جہاں وہ نہ جائے، البتہ مکّۂ مکرّمہ اور مدینۂ طیّبہ پہ فرشتوں کا پہرہ ہونے کی وجہ سے ان میں داخل نہ ہو سکے گا بلکہ (مدینہ کے باہر) دَلدَلی زمین میں پڑاؤ کرے گا اور مدینہ پاک میں زلزلے کے تین جھٹکے آئیں گے جس کی وجہ سے ہر کافر اور مُنافق مدینہ سے بھاگ نکلے گا اور دجّال سے جا ملے گا۔ اس روز مدینہ پاک ہر منافق اور فاسق مردوعورت سے خالص وپاک ہوجائے گا اسی لئے اس دن کا نام یومُ الخَلاص بھی ہے اور بعض روایات کے مطابق بیتُ المقدس اور کوہِ طُور پر بھی نہیں جا سکے گا۔[8]

دجّال کے شُعبدے اور ان کی حقیقت: دجّال طرح طرح کے شُعبدوں کے ذریعے لوگوں کا ایمان برباد کرنے کی کوشش کرے گا، حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ دجّال کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ ہوں گے، دجّال کے پیروکاروں کے علاوہ باقی لوگ سخت تکلیف میں ہوں گے، اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی جن میں سے ایک کو جنّت اور دوسری کو دوزخ کہے گا۔ درحقیقت جسے وہ جنّت کا نام دے گا وہ دوزخ اور جسے وہ دوزخ کا نام دے گا وہ جنّت ہوگی، اس کے کہنے پر آسمان سے بارش برسے گی اور لوگوں کے سامنے وہ ایک شخص کو قتل کر کے پھر زندہ کردے گا۔[9]

دجّال کی موت: دجّال کے فتنوں کی وجہ سے اہلِ ایمان سخت پریشانی اور تنگی کے عالَم میں بھاگ کر "دخان" نامی ایک پہاڑ میں پناہ لئے ہوں گے لیکن دجّال ان کا پیچھا کرکے پہاڑ کا گھیرا کرلے گا، اہلِ ایمان سخت بھوک اور تکلیف میں مبتلا ہوں گے تب اللہ پاک حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ السّلام کو نازِل فرمائے گا، حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ السّلام کو دیکھتے ہی دجّال ایسے گُھلے گا جیسے پانی میں نَمک گھلتا ہے اور آپ علیہ السّلام دجّال کو مقامِ لُدّ پر قتل کریں گے اور اس کے پیروکاروں میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے۔[10]

---

(1) ترمذی، 4/101، حدیث:2241 (2) فتح الباری، 14/78، التذکرۃ للقرطبی، ص607، مرآۃ المناجیح، 7/276 (3) مرآۃ المناجیح، 7/276 (4) التذکرۃ للقرطبی، ص612 (5) بخاری، 4/450، حدیث:7128، مسلم، ص1199، حدیث:7364، 7367، التذکرۃ للقرطبی، ص640 (6) ترمذی، 4/102، حدیث:2244، مسند امام احمد، 10/435، حدیث:27639، التذکرۃ للقرطبی، ص 610، 615 (7) مسلم، ص1200، حدیث:7373 (8) مسلم، ص1206، حدیث:7390، مستدرک للحاکم، 5/753، حدیث:8675، التذکرۃ للقرطبی، ص614، 615، 616 (9) مسند امام احمد، 5/156، حدیث:14959 (10) مسند امام احمد، 5/156، حدیث:14959، مسلم، ص1200، حدیث:7373۔

تلفّظ درست کیجئے

[illegible]	صحیح الفاظ
اَطاعَت	اِطاعَت
اِطْلاع / اَطْلاع	اِطِّلاع
اَعْتَبار / اِعْتَبار / اِعْتْبار	اِعْتِبار
اِعْتَدال / اِعْتْدال / اَعْتَدال	اِعْتِدال
اَعْتَراض / اِعْتَراض / اِعْتْراض	اِعْتِراض

(اردو لغت، جلد 1)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 10 سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 قبر پر پانی ڈالنا

سوال: قبر پر پانی ڈالنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: میّت کو دفنانے کے بعد قبر پر پانی ڈالنا سنّت ہے، (فتاویٰ رضویہ، 9/373ماخوذاً) اسی طرح قبر کے پودوں وغیرہ کے لئے پانی ڈالنا جائز ہے۔ البتہ عاشورا (یعنی 10 محرم الحرام) یا کسی اور دن بے مقصد رسمی طور پر پانی ڈالنا اِسراف (یعنی فضول ضائع کرنا) ہے، اور پانی یا کسی بھی ایسی چیز کو جس کی کچھ قیمت بنتی ہو خواہ مخواہ ضائع کرنا گناہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/373ماخوذاً) اگر کوئی یہ سمجھ کر پانی ڈالتا ہے کہ میّت کو ٹھنڈک پہنچے گی یا عذاب کی آگ بُجھ جائے گی تو یہ حماقت ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 6رجب المرجب 1440ھ)

(میّت کے غسل وکفن، دفن اور نمازِ جنازہ وغیرہ کے مسائل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی یہ دو کتابیں "نماز کے احکام" اور "تجہیز وتکفین کا طریقہ" پڑھئے)

2 خوشی کے موقع پر سجدۂ شکر

سوال: کیا ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سجدۂ شکر ادا فرمایا تھا؟

جواب: جی ہاں! جب سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ خوش خبری سنائی گئی کہ ابوجہل مارا گیا! تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سجدۂ شکر ادا فرمایا تھا۔ (سیرت حلبیہ، 2/236) اَولاد پیدا ہوئی، یا مال پایا یا گُمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شِفا پائی یا مُسافِر واپس آیا اَلغَرَض کسی نعمت کے حُصول پر سجدۂ شکر کرنا مستحب ہے اس کا طریقہ وُہی ہے جو سجدۂ تلاوت کا ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، 1/136، ردالمحتار، 2/720، مدنی مذاکرہ، 4 محرم الحرام 1441ھ)

3 مسواک میں ہاتھی کے دانت کی ہڈی کا دستہ

سوال: مسواک میں ہاتھی دانت کی ہڈی کا دستہ لگانا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے مگر اس سے بچنا بہتر ہے، جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: مسواک میں ہاتھی دانت کی ہڈی ہو تو کچھ حرج نہیں، ہاں اس کا ترک بہتر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 4/471، مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الآخر 1439ھ)

4 اذانِ فجر کے بعد نفل نماز پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا اذانِ فجر کے بعد نفل نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: صبحِ صادق سے لے کر طلوعِ آفتاب تک دو رکعت سنّتِ فجر کے علاوہ کوئی بھی نفل نماز جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/455ملخصاً) طلوعِ آفتاب کے 20 منٹ بعد نفل نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 9 ربیع الآخر 1440ھ)

5 کسی انسان کو فِرشتہ یا شیطان کہنا کیسا؟

سوال: اچھے کام کرنے والے انسان کو فِرشتہ اور کسی کی

بُری حرکتوں پر اسے شیطان کہنا کیسا ہے؟

جواب: اگر حقیقی معصوم فرشتے کا تصوُّر نہ ہو تو کسی نیک آدمی کو فرشتہ یا فرشتہ صِفت کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ کسی شخص کو شیطان نہ کہا جائے کہ اس کی دِل آزاری ہو گی، اگرچہ وہ مَعَاذَ اللہ گناہ کرتا ہو جیسے کوئی نَماز نہیں پڑھتا تو اب اس کو یہ نہیں کہا جائے کہ تُو شیطان ہے! نَماز نہیں پڑھتا۔ اس طرح کہنے سے اس کا دل دُکھے گا اور اس کے دل میں ضِد، بُغض اور دُشمنی پیدا ہو جائے گی کہ یہ مجھے شیطان کہتا ہے، اور اس طرح آپس میں لڑائی بھی ہو سکتی ہے لہٰذا کسی کو شیطان نہ کہا جائے۔ (مدنی مذاکرہ، 26ربیع الآخر 1439ھ)

6 چھوٹے بچّے کے انتقال پر عورت کا غسل دینا کیسا؟

سوال: چار ماہ کے بچّے کا انتقال ہو جائے تو کیا عورت اس کو غسل دے سکتی ہے؟

جواب: دے سکتی ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، 1 / 160، مدنی مذاکرہ، یکم رجب المرجب 1440ھ)

7 بگلا کھانا کیسا؟

سوال: سفید پرندہ جسے بگلا کہا جاتا ہے، کیا اس کا کھانا حلال ہے؟

جواب: جی ہاں! بگلا کھانا حلال ہے۔

(حیاۃ الحیوان، 2 / 438، 439، مدنی مذاکرہ، 26ربیع الآخر 1439ھ)

(حلال و حرام جانوروں کے بارے میں جاننے کے لئے "بہارِ شریعت، جلد2 کا پندرھواں (15)" حصہ پڑھئے)

8 عمرے کی سعی سے پہلے حلق کروانا کیسا؟

سوال: اگر عمرہ کرنے والے نے طواف کے بعد سعی کئے بغیر حلق کروا کر احرام کھول دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: دَم لازِم آئے گا اور اس پر سعی بھی واجب رہے گی، اب اس سعی کو احرام کی حالت میں کرنا ضروری نہیں۔ (شرح لباب المناسک، ص248، 504) دَم سے مراد یہ ہے کہ قربانی کی شرائط والا ایک بکرا یا دُنبہ وغیرہ حَرَم کی حُدود میں ذبح کرے یا کسی سے کروائے، اس کا گوشت نہ خود کھا سکتے ہیں اور نہ ہی کسی مال دار کو کھلا سکتے ہیں بلکہ وہیں شرعی فقیر پر صدقہ کیا جائے گا۔ (سابقہ حوالہ، ص254، 255، 270) نیز یہ ایسا جُرم ہے جو معلومات کی کمی کی وجہ سے ہوا ہے تو اس پر توبہ کرنا بھی لازم ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 6ربیع الآخر 1439ھ)

(عمرے کا طریقہ اور اس کے مسائل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "رفیق المعتمرین" پڑھئے)

9 عورت کے جنازے کو کون کون کندھا دے سکتا ہے؟

سوال: عورت کے جنازے میں یہ اعلان کرنا کہ "غیر محرم کندھا نہ دیں" کیسا ہے؟

جواب: یہ اعلان کرنا غلط ہے، عورت کے جنازے کو ہر مسلمان محرم ہو یا غیر محرم کندھا دے سکتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 6ربیع الآخر 1439ھ)

10 منگل اور بدھ کے دن گائے اور بکرے کا گوشت

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ منگل اور بدھ کے دن اس وجہ سے بڑے جانور کا گوشت فروخت نہیں کیا جاتا کہ اس دن قابیل نے حضرت ہابیل رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کیا تھا، اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: ایسا نہیں ہے یہ سب عوامی باتیں ہیں، پاکستان میں غالباً گائے اور بکرے کی قِلّت کا مقابلہ کرنے کے لئے ہفتے میں دو دن منگل اور بدھ کو گائے اور بکرے کا گوشت فروخت نہیں کیا جاتا۔ دنیا میں ہر جگہ ایسا نہیں ہے کئی ملکوں میں منگل اور بدھ کے دن بھی گائے اور بکرے کا گوشت فروخت ہوتا ہے۔ پاکستان میں بھی بعض لوگ چُھپ چُھپا کر ان دِنوں میں گائے اور بکرے کا گوشت فروخت کرتے ہوں گے، کیونکہ ہوٹلوں پر ان دِنوں میں بھی گائے اور بکرے کا گوشت مل جاتا ہے۔ شادی وغیرہ کی تقریبات میں کھانے کا اہتمام کرنے کے لئے گائے اور بکرے ذبح کرتے ہوں گے۔

(مدنی مذاکرہ، 22رجب المرجب 1440ھ)

دَارُالْاِفْتَاء اَہلسنّت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

دار الافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

آبِ زم زم کو قبر یا کفن پر چھڑکنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے ایک عزیز کی خواہش ہے کہ ان کے انتقال کے بعد حُصولِ برکت کے لئے آبِ زَم زَم قبر یا کفن پر چھڑک دیا جائے۔ سوال یہ ہے کہ حُصولِ برکت کے لئے آبِ زم زم کو قبر یا کفن پر چھڑک سکتے ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

متبرک چیزوں سے برکت حاصل کرنا شروع سے مسلمانوں میں رائج ہے، بلکہ خود زَم زَم کو بھی برکت حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے نیز اس طرح کی روایات بھی ملتی ہیں کہ مسلمانوں حتّٰی کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے بھی متبرک چیزوں کو اپنے ساتھ قبر میں دفنانے کی وصیت کی۔ آبِ زَم زَم بھی بہت متبرک پانی ہے، لہٰذا حُصولِ برکت کے لئے زَم زَم کو قبر یا کفن پر چھڑک سکتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ شُعَبُ الایمان کی حدیثِ پاک ہے: عَنْ عَائِشَةَ: "اَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مَاءَ زَمْزَمَ فِي الْقَوَارِيْرِ وَتَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ"۔ "زَادَ فِيْهِ غَيْرُهُ عَنْ اَبِي كُرَيْبٍ، وَكَانَ يَصُبُّ عَلَى الْمَرْضٰى وَيَسْقِيْهِمْ" یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ آبِ زم زم کو بوتلوں میں بھر کر لے جاتیں اور فرماتیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے بھی ایسے کیا ہے۔ دیگر روایت میں ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم آبِ زَم زَم مریضوں کے اوپر ڈالتے اور انہیں پلاتے۔

(شعب الایمان، 6/32، حدیث: 3834)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہر انسان کی موت کا وقت مقرر ہے!!

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص خودکشی کرلے یا قتل کردیا جائے تو وہ اپنے مقرر کردہ وقت پر مرتا ہے یا اس سے پہلے ہی مرجاتا ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ اپنی موت کے وقت سے پہلے مرجاتا ہے کیونکہ اگر وہ خودکشی نہ کرتا یا قتل نہ کیا جاتا تو وہ مزید زندہ رہ سکتا تھا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اللہ پاک کے علم میں ہر انسان کی موت کا ایک وقت مقرر ہے، نہ تو اس وقت سے پہلے کسی کو موت آتی ہے اور نہ ہی اس وقت کے بعد تک کوئی زندہ رہتا ہے لہٰذا اگر کوئی خودکُشی کرلے یا قتل کردیا جائے تو وہ بھی اپنے مقرر کردہ وقت پر ہی مَرتا ہے۔ یہ کہنا دُرست نہیں ہے کہ اگر وہ خودکشی نہ کرتا یا قتل نہ ہوتا

* دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

تو مزید زندہ رہ سکتا تھا۔ ایسا عقیدہ رکھنا بھی دُرست نہیں ہے۔

(المجموعۃ السنیۃ علی شرح العقائد النسفیہ، ص423،427)

یہاں یہ اِشکال پیدا ہو سکتا ہے کہ اگر خود کشی کرنے والا یا قتل ہونے والا اپنی موت کے مقررہ وقت پر ہی مَرا ہے تو پھر قاتل اور خود کُشی کرنے والا دونوں مجرم کیوں قرار پاتے ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ شریعتِ مطہرہ نے قتل اور خود کشی کو حرام قرار دیا ہے، قاتل اور خود کشی کرنے والا اسی حرام کام کے اِرتکاب کی وجہ سے مجرم قرار پاتے ہیں کہ یہ کام انہوں نے اپنے اختیار اور مرضی سے کیا ہے۔

(المجموعۃ السنیۃ علی شرح العقائد النسفیہ، ص426)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نومولود بچوں کو گھٹی دینے کی وجہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نومولود بچوں کو گھٹی کیوں دی جاتی ہے؟ اس سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

گھٹی دینا یعنی کھجور یا کوئی میٹھی چیز چبا کر نومولود بچے کے تالُو میں لگانا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کا طریقہ ہے۔ گھٹی دلوانا مستحب ہے نیز یہ بزرگوں سے برکت حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اپنے بچوں کو گھٹی دلوانے کے لئے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے پاس لاتے تھے۔ نیک لوگوں سے گھٹی دلوانے سے بچے کے ایمان و اخلاق اچھا ہونے کی نیک فال ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ“ ترجمہ: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی خدمتِ اقدس میں بچے لائے جاتے، حُضور علیہ السَّلام ان کے لئے برکت کی دعا کرتے اور تحنیک فرماتے۔

(مسلم، ص134، حدیث:662)

مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرَّحمہ فرماتے ہیں: ”تحنیک کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ چھوہارا چبا کر بچے کے تالو میں چپکا دیا جائے، یہ بھی مستحب ہے کہ جب بچہ پیدا ہو علماء، مشائخ، صالحین میں سے کسی کی خدمت میں پیش کیا جائے اور وہ کھجور یا کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں ڈال دیں۔“ (نزھۃ القاری، 5/430)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مریض کو کس انداز میں بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہئے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جن صورتوں میں شریعت نے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے، ان صورتوں میں بیٹھنے کی کوئی خاص کیفیت اختیار کرنا لازم ہے یا جس طرح مریض کو آسانی ہو، اسی طریقے سے بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جن صورتوں میں نمازی کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ملتی ہے، اس میں کوئی خاص طریقہ اختیار کرنا لازم نہیں البتہ اگر دو زانو بیٹھنا آسان ہو اور اس کے علاوہ مثلاً چار زانو (چوکڑی مار کر) بیٹھنے میں زیادہ تکلیف محسوس ہو یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو مثلاً جتنی تکلیف دو زانو بیٹھنے میں محسوس ہو، اتنی ہی تکلیف چار زانو بیٹھنے میں محسوس ہو تو دو زانو بیٹھنا بہتر ہے اور اگر چار زانو بیٹھنے میں کم تکلیف ہو تو اس حالت پر بھی بیٹھا جا سکتا ہے۔ (مستفاد از فتاویٰ عالمگیری، 1/136- بہارِ شریعت، 1/720)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تُہمت کی جگہوں سے بچئے

ارشادِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ: شرعِ مطہر میں جس طرح گناہ سے بچنا فرض ہے یونہی مَواضعِ تُہمت (یعنی تُہمت کی جگہوں) سے احتراز (بچنا) ضرور ہے اور بلاوجہِ شرعی اپنے اوپر دروازۂ طعن کھولنا ناجائز اور مسلمانوں کو اپنی غیبت و بدگوئی میں مبتلا کرنے کے اسباب کا ارتکاب ممنوع اور انہیں اپنے سے نفرت دِلانا قبیح و شنیع (یعنی معیوب اور بُرا ہے)۔ (فتاویٰ رضویہ، 4/554)

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی 4 خصوصی شانیں

1 مخلوق میں سب سے افضل ہستی: رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کی ساری مخلوق سے یہاں تک کہ تمام فرشتوں اور نبیوں رسولوں سے بھی افضل ہیں۔[1]

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا و والا ہمارا نبی
خلق سے اولیا اولیا سے رُسُل — اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی[2]

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ جلد 30 میں موجود اپنے مبارک رسالے "تَجَلِّیُ الْیَقِیْن بِاَنَّ نَبِیَّنَا سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن" میں اس بات کو متعدّد آیاتِ قراٰنیہ، 100 سے زائد احادیثِ مبارکہ نیز صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اور عُلَمائے اسلام رحمہمُ اللہ کے کثیر فرامین سے ثابت فرمایا ہے۔ حصولِ برکت کے لئے ایک آیتِ قراٰنی اور ایک فرمانِ نبوی مُلاحظہ فرمایئے:

درجوں بلندی عطا فرمائی: اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍؕ﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: یہ رسول ہیں ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی، ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلندی عطا فرمائی۔[3]

ائمہ فرماتے ہیں: یہاں اس بعض سے حضور سیّدُ المرسلین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم مراد ہیں کہ انہیں سب انبیاء پر رِفعت و عظمت بخشی، اور یوں مُبہَم ذکر فرمانے (یعنی واضح طور پر نام مبارک نہ لینے) میں حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے ظُہورِ اَفضلیت و شُہرتِ سیادت کی طرف اِشارۂ تامّہ ہے، یعنی یہ وہ ہیں کہ نام لو یا نہ لو انہی کی طرف ذہن جائے گا، اور کوئی دوسرا خیال نہ آئے گا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔[4]

تمام آدمیوں کے سردار: فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: میں روزِ قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں اور یہ بات فخریہ نہیں کہتا، میرے ہاتھ میں لوائے حمد (یعنی حمد کا جھنڈا) ہوگا اور یہ فخر کے لئے نہیں کہتا، اُس دن حضرت آدم (علیہ السّلام) اور ان کے علاوہ جتنے نبی ہیں سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے، سب سے پہلے میں اپنی قبر سے باہر نکلوں گا اور یہ بات میں فخریہ طور پر بیان نہیں کر رہا۔[5]

قطعی اور اجماعی مسئلہ: امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضور پُرنور سیّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کا

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

افضلُ الْمُرْسَلِین وسیّدُ الاوّلین والآخِرِین (یعنی سب رسولوں سے افضل اور تمام اگلے پچھلوں کا سردار) ہونا قطعی ایمانی، یقینی، اِذعانی، اجماعی، ایقانی مسئلہ ہے۔[6]

خدا کے بعد افضل جاننا تم کو دو عالَم سے
یہی تو ہے ہمارا دین و ایماں یارسول اللہ[7]

2 حُجروں کے باہر سے پکارنے کی ممانعت: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آپ کی مبارک رہائش گاہوں (Residential Places) کے باہر سے پکارنا حرام قرار دیا گیا۔[8] اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ(۴)﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: بیشک جو لوگ آپ کو حُجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔[9]

انتظار کی تلقین: اگر کسی کو بارگاہِ رسالت میں کچھ عرض معروض کرنی ہو تو اللہ پاک کی طرف سے اسے یہ ادب سکھایا گیا کہ انتظار کرے اور جب رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بذاتِ خود مکانِ عالی شان سے باہر تشریف لائیں تو پھر اپنی درخواست پیش کرے۔ ذکر کردہ آیت سے اگلی آیت میں اللہ کریم کا فرمانِ عظیم ہے: ﴿وَ لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۵)﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم ان کے پاس خود تشریف لے آتے تو یہ ان کے لیے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔[10]

بارگاہِ رسالت کے آداب اللہ پاک نے سکھائے: حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ دنیاوی بادشاہوں (Kings) کے درباری آداب، انسانی ساختہ (یعنی انسانوں کے بنائے ہوئے، Human Made) ہیں مگر حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے دروازے شریف کے آداب رب نے بنائے رب نے سکھائے۔ نیز یہ آداب صرف انسانوں پر ہی جاری نہیں بلکہ جنّ و اِنس و فِرِشتے سب پر جاری ہیں۔ فرشتے بھی اجازت لے کر دولت خانہ میں حاضری دیتے تھے، پھر یہ آداب ہمیشہ کے لئے ہیں۔[11]

3 مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کی امّت کے لئے مالِ غنیمت کو حلال کیا گیا جو پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھا۔[12]

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ یعنی میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کیا گیا اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھا۔[13]

4 اسرافیل علیہ السّلام کا حاضرِ خدمت ہونا: حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السّلام صرف رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ سے پہلے کسی نبی علیہ السّلام کی بارگاہ میں حاضری نہ دی۔[14]

اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: آسمان سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا جو نہ تو مجھ سے پہلے کسی نبی کے پاس آیا اور نہ میرے بعد آئے گا۔ اس فرشتے کا نام اسرافیل ہے اور جبرائیل (علیہ السّلام) بھی اس فرشتے کے ساتھ تھے۔ سلام کے بعد فرشتے نے کہا: میں آپ کے رب کی طرف سے یہ پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں کہ اگر آپ چاہیں تو بندگی والے نبی بنیں اور اگر چاہیں تو بادشاہ نبی بن جائیں۔ میں نے جبرائیل (علیہ السّلام) کی طرف دیکھا تو انہوں نے مجھے عاجزی اختیار کرنے کا اشارہ کیا۔ میں نے جواب دیا کہ میں بندگی والا نبی بننا چاہتا ہوں۔ (مزید ارشاد فرمایا:) اگر میں بادشاہ نبی بننے کا کہتا تو پہاڑ سونے کے ہو کر میرے ساتھ چلتے۔[15]

کوہ ہوجائیں اگر چاہو تو سونا چاندی
سنگریزے بنیں دینار و دِرَم کی صورت[16]

---

(1) مواھب لدنیہ، 2/288، بہارِ شریعت، 1/63 (2) حدائقِ بخشش، ص138 (3) پ3، البقرۃ: 253 (4) فتاویٰ رضویہ، 30/151 (5) ترمذی، 5/354، حدیث: 3635 (6) فتاویٰ رضویہ، 30/131 (7) قبالۂ بخشش، ص227 (8) کشف الغمہ، 2/62 (9) پ26، الحجرات: 4 (10) پ26، الحجرات: 5 (11) نورالعرفان، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ: 4 (12) زرقانی علی المواھب، 7/228 (13) بخاری، 1/133، حدیث: 335 (14) مواھب لدنیہ، 2/287 (15) معجم کبیر، 12/267، حدیث: 13309 (16) سامانِ بخشش، ص85۔

کیسا ہونا چاہئے؟

کامل مؤمن کے اوصاف

(فرامینِ مصطفےٰ کی روشنی میں)

قسط:01
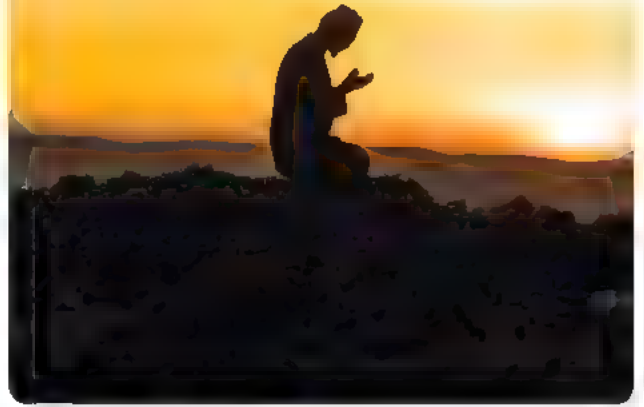
راشد علی عطاری مدنی*

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ ربُّ العزّت نے جہاں دیگر بے پناہ خوبیوں اور اوصاف و کمالات سے نوازا ہے وہیں عقل و حکمت اور سمجھ داری جیسی عظیم نعمت کا کامل و اکمل حصّہ بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا ہوا۔ رئیسُ المُتکلّمین مفتی نقی علی خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب سُرورُ القُلوب صفحہ 80 پر حضرت سیّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ "میں نے اکہتّر (71) کتابوں میں لکھا دیکھا کہ تمام آدمیوں کی عقل جنابِ محمدِ مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عقل سے وہ نسبت رکھتی ہے جیسے ایک دانہ ریت کا تمام ریگستان (یعنی صحرا) کے مقابلے میں اور بیشک آپ کی عقل سب آدمیوں پر غالب اور آپ کی رائے سب سے افضل ہے۔"[1]

رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اُمّتیوں کو جو بھی حکم اور نصیحت ارشاد فرمائی ہے، دہنِ اقدس سے نکلنے والے الفاظ رہتی دنیا تک کے لئے ذریعۂ ہدایت اور وسیلۂ اکملیت ہیں۔

گزشتہ شماروں میں اللہ کریم کے پیارے کلام قراٰنِ مجید کے احکام و نصائح کی روشنی میں ایک "مؤمن کو کیسا ہونا چاہئے؟" کا بیان گزرا، یہاں پر کامل و اکمل انسانِ عظیم جنابِ محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین کی روشنی میں بیان کیا جائے گا کہ "مؤمن کو کیسا ہونا چاہئے؟"

- ایمان کی بنیاد و تکمیل رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبّت واُلفت پر ہے، کوئی بندہ اس وقت تک کامل مؤمن ہو ہی نہیں سکتا جب تک تمام مخلوق یہاں تک کہ والدین اور اولاد سے بھی بڑھ کر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مَحبّت نہ کرے۔[2]

- یہ دینِ اسلام کا حُسن ہے کہ کسی شخص کے اچھا یا بُرا ہونے اور کامل یا ناقص ہونے کا اِنحصار صرف اس کی انفرادی زندگی کی بنیاد پر نہیں رکھتا، بلکہ اجتماعی و معاشرتی نظام میں اس کا کیسا کردار ہونا چاہئے یہ بھی سکھاتا ہے چنانچہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک کامل مسلمان کی بڑی علامت یہ ارشاد فرمائی کہ دوسرے مسلمانوں کو وہ اپنی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رکھتا ہے۔[3]

- مؤمنِ کامل کے اوصاف کو عملی جامہ پہنانا حُسنِ معاشرت کا بہترین ذریعہ ہے، مخزنِ علم و حکمت، جنابِ احمدِ مجتبیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مؤمنِ کامل کی ایک نشانی یہ بھی ارشاد فرمائی کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔[4]

- احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ یہ ایمان کی شاخیں دراصل مؤمن ہی کے اوصاف ہیں، یوں کہئے کہ ان شاخوں سے پھل چننا ایمان کو درجۂ کاملیت کی طرف بڑھاتا ہے، انہی

* ناظم ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

شاخوں کے بارے میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ایمان کی ستّر(70) سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں۔ اُن میں سب سے افضل ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ“ کا اقرار کرنا ہے اور ان میں سب سے نچلا درجہ کسی تکلیف دینے والی چیز کو راستے سے دور کردینا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔[5]

• اللہ کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارَک فرامین کا جیسے جیسے مُطالَعہ کرتے جائیں تو علم و حکمت کا ایک الگ ہی باب سامنے آتا جاتا ہے، اپنے اُمّتیوں کو ایک کامل مؤمن بنانے کے لئے جو جو نسخے اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عطا فرمائے ہیں ان پر عمل پیرا ہوئے بغیر انسانی معاشرے کی تہذیب و ترقّی ممکن ہی نہیں ہے، ان نسخوں میں اوصافِ مؤمن اچھی بات کرنا، پڑوسی کی عزّت کرنا اور مہمانوں کی توقیر کرنا بھی شامل ہیں۔[6]

• بندہ ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ میں اچھا ہو جاؤں، یاد رکھئے کہ اچھائی کا معیار ہمیشہ ایمان ہی ہونا چاہئے، جس قدر کوئی ایمان میں مضبوط و باعمل ہوگا اسی قدر اچھا اور کامل ہوگا، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اچھے انسان یعنی مؤمنِ کامل کے حوالے سے فرمایا کہ ”مؤمنوں میں کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اَخلاق زیادہ اچھے ہیں۔“[7]

(1) الشفا، 1/ 67 (2) بخاری، 1/ 17، حدیث: 14 (3) بخاری، 1/ 16، حدیث: 11 (4) بخاری، 1/ 16، حدیث: 13 (5) مسلم، ص45، حدیث: 153 (6) مسلم، ص48، حدیث: 173 (7) مستدرک للحاکم، 1/ 147، حدیث: 1۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ”جُمادَی الاُولیٰ 1441ھ“ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا:

(1) یا اللہ! جو کوئی رِسالہ ”گانوں کے 35 کُفریہ اشعار“ کے 32 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو سلامتیِ ایمان، مدینے میں ایمان و عافیت کے ساتھ موت اور جنّتُ البقیع میں مدفن نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 9 لاکھ 62 ہزار 229 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مُطالَعہ کیا (اسلامی بھائی: 4 لاکھ 51 ہزار 793 اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 10 ہزار 436)۔ (2) یا اللہ! جو کوئی رِسالہ ”نظر کی کمزوری کے اسباب مَع علاج“ کے 29 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کی آنکھوں کو بد نگاہی کے گناہوں سے بچا اور بار بار مکّے مدینے کی بہاریں دکھا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 12 لاکھ 25 ہزار 414 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مُطالَعہ کیا (اسلامی بھائی: 6 لاکھ 77 ہزار 238 / اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 48 ہزار 176)۔ (3) یا اللہ جو کوئی رِسالہ ”تانبے کے ناخن“ کے 26 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے لوگوں کی غیبتیں کرنے اور سُننے سے بچا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 12 لاکھ 99 ہزار 790 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مُطالَعہ کیا (اسلامی بھائی: 6 لاکھ 80 ہزار 297 اسلامی بہنیں: 6 لاکھ 19 ہزار 493)۔ (4) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی رسالہ ”سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ تبلیغِ دین“ کے 31 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو ایسا بندہ بنا جس کی دعائیں قبول ہوا کرتی ہیں اور بے حساب مغفرت اس کا مُقدَّر بنا دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 12 لاکھ 73 ہزار 89 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مُطالَعہ کیا (اسلامی بھائی: 6 لاکھ 36 ہزار 616 اسلامی بہنیں: 6 لاکھ 36 ہزار 473)۔

العلم نور

چھٹیوں میں کرنے کے 5 کام

شاہ زیب عطاری مَدَنی*

ایک اندازے کے مطابق 365 دنوں میں ہر سال کم و بیش 110 دن طَلَبہ کے بظاہر چھٹیوں یعنی تعلیمی ماحول سے دور گزرتے ہیں۔ اگر آٹھ سالہ کورس کے حساب سے ان سالانہ چھٹیوں کو ضرب دیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آٹھ سال میں 2 سال اور 5 ماہ کا عرصہ تو تعطیلات ہی میں گزر جاتا ہے۔ ان تعطیلات میں عام طور پر کوئی خاص و اَہم کام نہیں ہو پاتے لیکن! ایک مشہور مثال ہے: ”خَزَائِنُ الْمِنَنِ عَلَى قَنَاطِرِ الْمِحَنِ“ یعنی بخشش اور احسانوں کے خزانے آزمائشوں کے پُل سے گزر کر ہی حاصل کیے جاسکتے ہیں یا یوں کہئے کہ کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے۔

پیارے طلبہ کرام! یہ مختصر اور قیمتی وقت آگے کی زندگی کا مدار اور بہت سے کمالات و عُلوم سے آراستہ ہونے کا زمانہ ہے، لہٰذا چھٹیوں کے دِنوں کو علمی اور عملی میدان میں گزارنے کے حوالے سے مُفید گزارشات پیشِ خدمت ہیں:

1 درسی کُتُب: ہر طالبِ علم کا اوّلین مقصد درسی کتب پر عُبُور ہونا چاہئے کہ یہی چند کتب زندگی بھر گلستانِ مکتب سے عطر جمع کرنے میں مُعاون ثابت ہوتی ہیں۔ لہٰذا علمی پختگی کے لئے ضروری ہے کہ چھٹیوں میں ابتدائی طلبہ اسی سال کی کتب جبکہ بڑے درجات کے طلبہ اس کے ساتھ ساتھ پچھلی کتب کا بھی مطالعہ ضرور فرمائیں۔

2 ذاتی مُطالعہ: مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر پورا درسِ (نظامی) بھی پڑھا تو اس پڑھنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ اب اتنی اِستعداد (یعنی صلاحیت) ہوگئی کہ کتابیں دیکھ کر محنت کرکے علم حاصِل کرسکتا ہے۔ ہم خیر خواہانہ نصیحت کرتے ہیں کہ تکمیلِ درسِ نظامی کے بعد فقہ واُصول وکلام وحدیث وتفسیر کا بکثرت مُطالعہ کریں۔[1]

لہٰذا چھٹیوں کے لئے درسی کتب کے ساتھ مختلف فُنون پر مشتمل مختصر رسالوں کی ایک لسٹ بنائیں، جس میں تفسیر، حدیث، تصوّف، فقہ، بُزرگوں اور عُلَما کی سیرت وغیرہ کے موضوعات شامل ہوں اور جب ایک سے اُکتاہٹ ہو تو دوسرے کو پڑھنا شروع کردیں، اس طرح طبیعت میں نَشاط رہے گا اور پڑھنے میں مزہ بھی آئے گا۔ حضرت سیّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں آتا ہے کہ آپ جب قراٰنِ پاک کی تعلیم و تفسیر بیان کرنے سے اُکتا جاتے تو شعراء کے دیوان منگوا کر ان کو پڑھنے لگ جاتے۔ یونہی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ شب بیداری فرمایا کرتے تھے اور آپ کے پاس مختلف قسم کی کتابیں رکھی ہوتی تھیں، جب ایک فن سے اُکتا جاتے تو دوسرے فن کے مطالعہ میں لگ جاتے تھے۔[2]

3 تحریر: نیکیاں دو طرح کی ہوتی ہیں، ایک لازم جن کا فائدہ صرف اپنی ذات کو ہوتا ہے، دوسری مُتعدّی جن کا فائدہ اپنی ذات کے ساتھ دوسروں کو بھی ہوتا ہے۔ چونکہ لازم سے متعدی نیکی افضل ہے اس لئے اپنے فائدے کے ساتھ ساتھ اُمّت

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

کی اصلاح کی خاطر تحریری میدان میں ضرور قدم رکھیں۔

تحریر کے لئے چھٹی کے کل دنوں کے حساب سے ہر بار کسی مختصر عربی رسالہ کا انتخاب کریں اور اس پر جو آپ کے لئے آسان ہو ترجمہ، تسہیل، تخریج اور تحقیق کریں۔ اگر ایک بار میں مکمل نہ ہو تو دوسری، تیسری بار میں اسے مکمل فرمالیں چاہے کام جیسا بھی ہو، بس آخر تک لگے رہیں چھوڑ نہ دیں، اِنْ شَآءَ اللہ اس طرح بُزُرگوں کے دَفینوں سے ایک خزانہ منظرِ عام پر آجائے گا۔ آپ کی ترغیب وہمّت کے لئے عرض ہے کہ حضرت مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہورِ زمانہ کتاب "بہارِ شریعت" کا عرصۂ تصنیف تقریباً 27 سال پر مُحیط ہے، لیکن 27 سال کا یہ مطلب نہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان سالوں میں ہر وقت تصنیف میں مشغول رہے بلکہ تعطیلات میں وہ بھی دیگر اُمور سے وقت بچا کر یہ کتاب لکھتے جس کے سبب اس کی تکمیل میں خاصی تاخیر ہوگئی، بہارِ شریعت حصّہ 17 کے اختتام پر آپ لکھتے ہیں: اس کی تصنیف میں عُموماً یہی ہوا کہ ماہ رمضان مبارَک کی تعطیلات میں جو کچھ دوسرے کاموں سے وقت بچتا اس میں کچھ لکھ لیا جاتا۔[3]

4 **درس وبیان:** مُتعدّی نیکی کی ایک صورت درس وبیان بھی ہے۔ لہٰذا چھٹی کے کل روز کی رعایت کرتے ہوئے ہفتہ کے دِنوں کو مختلف مقامات کے لئے منتخب کریں اور بھرپور تیاری کے ساتھ وہاں جا کر اصلاحی اور اخلاقی مضامین پر درس وبیان کریں اور اسلام کی حقیقی تعلیمات سے سادہ عوام کو روشناس کرائیں مگر! درس وبیان کا انداز افہام وتفہیم والا ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

اپنے علاقے میں ہونے والے مختلف مدنی کاموں میں شمولیت کو یقینی بنایا جائے مثلاً ہفتہ وار علاقائی دورہ، یومِ تعطیل اعتکاف، چوک درس وغیرہ، ان مدنی کاموں میں شرکت کی برکت سے اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ دُوسروں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کی سعادت بھی حاصل ہوگی۔ خیال رہے کہ دیگر کی اصلاح کے ساتھ اپنی اصلاح پر بھی توجّہ ہو، فرائض و واجبات کی تکمیل میں کوئی کمی نہ رہے تاکہ زبان وکردار دونوں کے ساتھ لوگوں کو اسلامی تعلیمات کی طرف قائل ومائل کرسکیں۔

5 **شارٹ کورسز:** یہ زمانہ مقابلہ کا ہے، ہر شعبہ ترقی کے زینوں کو طے کرتے ہوئے آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا ہے، اس لئے اپنے درجات کے حساب سے طلبۂ دین کو بھی اپنی مہارت (Skill) میں اضافہ کرنا چاہئے، اپنے دِلی رُجحانات اور مستقبل کے ارادوں میں مُعاون شارٹ کورسز میں ضرور حصہ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ وقت آنے پر اس کا بھرپور فائدہ ہوگا۔

گزشتہ سالوں سے مختلف جامعاتُ المدینہ میں مجلس جامعۃُ المدینہ کی طرف سے بھی مختلف کورسز کروائے جارہے ہیں لہٰذا ان میں شمولیت بھی علمی دنیا میں ترقّی کے لئے بہت مُعاون ثابت ہوگی۔

پیارے طلبہ! اگر یہ وسوسہ آئے کہ یہی سب کام کرنے ہیں تو پھر انہیں چھٹیاں کہنا درست نہیں کہ اس طرح تو سارا وقت پڑھنے اور سیکھنے میں ہی لگ جائے گا تو عرض ہے کہ یہی حقیقت ہے کہ طالبِ علم کی کوئی چھٹی نہیں، علمِ دین حاصل کرنے والے کسی دن کو بھی پڑھائی سے چھٹی کا تصور نہیں کرسکتے، آپ کو معلوم ہی ہے کہ حریص کی ایک قسم علم کا حریص بتایا گیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کو علم کی چاشنی مل جائے تو پھر وہ روکے نہیں رُکتا بلکہ ہر آن مزید کا طالب ہوتا ہے، یقین نہیں آتا تو اسلاف کی سیرت اٹھا کر ہی پڑھ لیجئے کس طرح وہ علم دوست تھے، کیسے وہ کتاب کی رفاقت کا حق ادا کرتے تھے، حضرت سیدنا امام حَسن بن زیاد کُوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے چالیس سال اس طرح گزرے کے سوتے جاگتے میرے سینے پر کتاب رہی۔[4]

حوصلہ پست ہے کیوں عزم جواں پیدا کر
اٹھ زمانے میں قیامت کا سماں پیدا کر

---

(1) بہار شریعت، 3/199، 200 ملخصاً (2) تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص 101
(3) بہار شریعت، مقدمہ، 1/37 (4) جامع بیان العلم وفضلہ، ص 1231۔

بعض لوگ خدائی احکام سے منہ پھیرنے کے لئے سیدھے سیدھے تو کہہ نہیں سکتے کہ "ہم اِن احکام کو نہیں مانتے" کیونکہ اسلامی ملک میں اور اسلامی معاشرے میں کھلم کھلا ایسی بات کہنے کی اکثر کو جرأت نہیں ہوتی۔ ایسی جگہوں پر کچھ تو عموماً منافقت، الفاظ کی ہیرا پھیری اور کہیں پہ نظر کہیں پہ نشانہ وغیرہ کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے لفاظی اور جملے بندی سے خدائی احکام سے جان چھڑاتے ہیں اور کچھ لوگ قرآنی آیات کی تفسیر اپنی کم فہمی سے، اپنی رائے سے کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ "قرآن میں ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ جب دین میں جبر نہیں تو علماء کا لوگوں پر اس قسم کی پابندیاں لگانا غلط ہے کہ یہ دیکھو اور وہ نہ دیکھو، یہ سنو اور وہ نہ سنو، یہ کرو اور وہ نہ کرو، یہ کھاؤ اور وہ نہ کھاؤ وغیرہا یہ سب پابندیاں ہی تو ہیں" حالانکہ اس کا آسان سا جواب یہ ہے کہ علماء پابندیاں لگاتے نہیں بلکہ خدا کی لگائی ہوئی پابندیاں بتاتے ہیں۔

بہر حال یہ خیال یا وسوسہ یا فریب اصل میں کلامِ الٰہی کو اپنی رائے سے سمجھنے بلکہ قرآن کے معانی کو اپنی خواہشات کے تابع کرنے کی وجہ سے ہے کیونکہ آیتِ کریمہ "دین میں کوئی زبردستی نہیں۔" (پ3، البقرۃ:256) کا مطلب یہ ہے کہ کسی کافر کو مسلمان بنانے کے لئے جبر نہیں کیا جائے گا کہ تلوار کے زور پر کسی کو کلمہ پڑھایا جائے۔ آیت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ پاک نے جو احکام نازل فرمائے ہیں وہ کسی کو بتائے بھی نہ جائیں۔ کوئی احکامِ خداوندی پر عمل کرے یا نہ کرے، بے لگام ہو کر جس کے دل میں جو آئے کرتا پھرے، اُسے کوئی روکنے ٹوکنے اور سمجھانے والا نہ ہو بلکہ لبرلز اور جدیدیت کا شکار اسکالرز کہلانے والوں کی طبعِ نازک پر یہ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی نیکی کی دعوت اور برائی سے ممانعت سخت گراں گزرتی ہے چنانچہ لفظوں کی جگالی اور الفاظ کی قے سے احکامِ خدا مسترد کرنے یا ان میں معنوی تحریف کرنے والوں کے نزدیک فلموں، ڈراموں، موسیقی کی شاموں، ناچ گانے کے پروگراموں پر ہرگز ہرگز تنقید نہیں ہونی چاہیے کہ یہ سب تو آرٹ اور فنونِ لطیفہ ہے نیز پرلے درجے کی بے حیائی اور بیہودگی والے کپڑے پہن کر کیٹ واک کے نام پر شو کرنے والوں، جگہ جگہ بے حیائی، فحاشی کرنے، دکھانے اور اسے پروان چڑھانے والوں پر تنقید تو دور کی بات ہے، لبرلز کے نزدیک ان کی شان میں معمولی سی بے ادبی بھی نہ کی جائے کیونکہ لبرلز اور موجودہ دور کے جعلی جدید اسکالرز کے نزدیک قرآن و حدیث کے علاوہ بھی حلال و حرام قرار دینے کے نئے طریقے معرضِ وجود میں آچکے ہیں اور وہ ہیں فنونِ لطیفہ، جمالیاتی حس، آرٹ، مظاہرِ فطرت وغیرہا۔

اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ، یہ دن بھی دیکھنا تھا کہ ایک طرف خالقِ کائنات، ربُّ العالمین کا یہ صریح فرمان ہے: ﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ، میرے رب نے تو ظاہری باطنی بے حیائیاں اور گناہ کو حرام قرار دیا ہے۔ (پ8، الاعراف:33) فواحش یعنی بے حیائیوں کو خدا نے حرام قرار دیا ہے۔ اس خدائی حکم کے سو فیصد برخلاف ایک لمحے کے لئے ذرا فلموں، ڈراموں کے مناظر سوچیں کہ وہاں جو ہوتا ہے وہ بے حیائی ہے یا نہیں؟ مثلاً عورت کے بدن کی زیادہ سے زیادہ نمائش، بے پردگی، چھپانے کی جگہوں کو مزید نمایاں

www.facebook.com/MuftiQasimAttari
* دارالافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

کرنا، ناچنے میں کی جانے والی حرکتیں، لڑکے لڑکی کی بات چیت، اٹھنے بیٹھنے، لیٹنے کے انداز اور اس سے آگے نجانے کہاں کہاں تک کے مناظر دکھائے جاتے ہیں۔ کیا یہ سب بے حیائی میں نہیں آتے اور کیا یہ اوپر بیان کردہ کلامِ خدا کی رُو سے حرام نہیں ہیں؟ بلاشک وشبہ اور بغیر کسی تردد کے ہر مسلمان سمجھتا ہے کہ یہ سب افعال حرام و گناہ ہیں اور صریح بے حیائی کے مناظر ہیں۔ اب ایک طرف وپر مذکور آیت کو ذرا دوبارہ پڑھیے اور دوسری طرف لبرل، جدید مولویوں کے دلائل ملاحظہ فرمائیں، جو انہی فلموں کی انہی تفصیلات کو جانتے، سمجھتے خدا کے احکام کے مقابلے میں احبار ورھبان کا کردار ادا کرتے ہوئے اور خدا کے حرام کو کھلم کھلا حلال قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ معاشرہ بھی انسان کی طرح ہوتا ہے۔ اس کی جمالیاتی موت واقع ہو جائے تو سمجھئے کہ اس کی روح پرواز کر گئی۔ پھر جو دکھائی دیتا ہے، وہ محض ایک قالب ہوتا ہے۔ معاشرے کی جمالیاتی موت، فرد کی موت کا بھی اعلان ہے۔ یہ آرٹ اور فنونِ لطیفہ ہیں جو سماج کی جمالیاتی حیات کا سامان کرتے ہیں۔ جہاں ان کا گلا گھونٹ دیا جائے، وہاں زندگی پنپ نہیں سکتی۔ جس سماج میں تلاوت کے ساتھ غزلیں، ساز و آواز کا آہنگ نہ ہو، اسے سماج نہیں قبرستان کہتے ہیں۔ شرح کی کیا شرح کی جائے، واضح کو کیا واضح کیا جائے اور جاگتے کو کیا جگایا جائے کہ کلامِ جدیدیت یہ کہہ رہا ہے کہ جس معاشرے میں تلاوت کے ساتھ ڈِسکو ڈانس، گویوں کے گانے، موسیقی کی تانیں، گلوکاراؤں کی دل لبھاتی، جذبات بھڑکاتی خوش الحانی، مردوں عورتوں کی اکٹھے موج مستیاں اور سینماؤں کی آباد دنیائیں نہ ہوں وہ معاشرہ مردہ ہے کیونکہ (مَعَاذَاللہ) صرف قرآن معاشرے کی روح بننے کے لئے کافی نہیں بلکہ جمالیاتی حس، فنونِ لطیفہ، آرٹ، فلمیں ڈرامے بھی قرآن کے ساتھ معاشرے میں ہوں گے تو معاشرے کو زندگی ملے گی نیز جدید اسکالرز کہتے ہیں کہ ایک عرصے سے ہماری حسِ لطیف کو مارنے کی مہم جاری ہے۔ لوگ ہر اس مظہر کو مٹانے کے درپے ہیں جو میرے جمالیاتی وجود کی بقا کی ضمانت ہے۔ افسوس کہ اس کام کے لیے سب سے زیادہ مذہب کو استعمال کیا گیا۔ گویا قرآن وحدیث کے صریح صریح احکام ان جدید اسکالرز کی حسِ لطیف کو مار رہے ہیں، ان کے جمالیاتی وجود کو مٹا رہے ہیں۔ یہ الفاظ لکھنے والے چونکہ صاف صاف قرآن کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ قرآن وحدیث ہماری حسِ لطیف کو مار رہی ہے، قرآن وحدیث ہمارے جمالیاتی وجود کو موت کے گھاٹ اتار رہی ہے، اس لئے اس کی جگہ مذہب اور مذہب کے استعمال کا لفظ لاتے ہیں تاکہ پڑھنے والے مشتعل نہ ہو جائیں۔ اگر مذہب کا نام لے کر یہی درس دینا ہے تو منکرینِ حدیث بلکہ چکڑالویوں کا کیا قصور ہے؟

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا	کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا
رہِ منزل میں سب گم ہیں مگر افسوس تو یہ ہے	"امیر کارواں" بھی ہیں انہی گم کردہ راہوں میں
میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیرِ امم کیا ہے	شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

مسلمان تو کہتا ہے کہ پاکیزہ معاشرے کی روح تو قرآن وحدیث کی پاکیزہ تعلیمات ہیں جو نفس کو تزکیہ، دل و دماغ کو پاکیزگی، سوچ کو روشنی، آنکھ کو شرم وحیا، کردار کو طاعت وبندگی اور دلوں کو فکرِ آخرت سے سرفراز کرتی ہیں۔

یاد رکھیں کہ حلت و حرمت کے اصول و احکام قرآن وحدیث سے ثابت ہوتے ہیں۔ صدیوں سے پوری امت اور علماء یہی بیان کرتے آرہے ہیں۔ یہ اچانک سے فنونِ لطیفہ، جمالیاتی حس، آرٹ اور سماج کو حلال و حرام کی بنیاد بنا دینا وَاللہ، بِاللہ، تَاللہ! اسلام نہیں بلکہ مغربی معاشرے کے دلائل ہیں جسے اسلامی ملکوں میں اور مسلمانوں میں عام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ان رنگ برنگے ناموں کو استعمال کرکے عریاں ناچ، بیہودہ ڈانس، شہوانی مناظر اور فحاشی سے بھرپور فلموں ڈراموں کو حلال قرار دینا صاف صریح دین میں تحریف ہے۔ خدا کا فرمان یاد رکھیں ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تمہاری زبانیں جھوٹ بولتی ہیں اس لئے نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ تم اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے۔ (پ14، النحل:116)

ہم تھکے تھکے سے کیوں رہتے ہیں؟

محمد آصف عطاری مدنی*

270لوگوں کی موت: ایک خبر کے مطابق اپریل2019ء کو انڈونیشیا میں الیکشن کے دوران طویل وقت ووٹوں کی مسلسل گنتی کرتے ہوئے تھکاوٹ اور دیگر بیماریوں کی وجہ سے 270لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔(ڈان نیوز،28اپریل2019) اسی طرح اگست 2005ء میں جنوبی کوریا کا ایک شخص پچاس گھنٹے تک مسلسل ایک ویڈیو گیم کھیلتے ہوئے موت کا شکار ہوگیا جبکہ ستمبر 2007ء میں گانگجو، چین کا ایک شخص انٹرنیٹ پر مسلسل تین دن تک آن لائن گیم کھیلتا رہا، بالآخر تھک کر موت کی وادی میں اُتر گیا۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! انسانی جسم کی ساخت ایسی ہے کہ یہ لکھنے لکھانے، پڑھنے پڑھانے، وزن اٹھانے، چلنے پھرنے، کوکنگ، سپر وائزنگ، ڈرائیونگ جیسے کام کرنے سے تھک جاتا ہے، اسے اپنی توانائی بحال کرنے کے لئے مناسب خوراک اور آرام کی ضرورت ہوتی ہے جس کے بعد یہ دوبارہ کام کرنے کے لئے فریش ہوجاتا ہے۔ یہ رُوٹین کی تھکاوٹ ہوتی ہے جس کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن بعض اوقات ہم تھوڑا سا کام کرنے پر زیادہ تھک جاتے ہیں یا جسمانی اور ذہنی کام کئے بغیر تھکے تھکے سے رہتے ہیں، یہ پریشانی کی بات ہے کیونکہ ایسی کیفیت میں انسان کاموں سے جی چُرانے لگتا ہے، نہ اس کا عبادت میں دل لگتا ہے نہ وہ ملازمت یا کاروبار کے تقاضے پورے کرپاتا ہے۔

ہم تھکے تھکے کیوں رہتے ہیں؟ ماہرین نے اس پر کئی تحقیقات (Researches) کی ہیں، اِن تحقیقات کی مدد سے تھکاوٹ کی 10 بڑی وجوہات (Reasons) اپنے الفاظ و انداز میں بیان کروں گا، انہیں غور سے پڑھئے، اچھی طرح سمجھئے پھر دیانت داری سے اپنے اندر تلاش کیجئے اور ان سے بچنے کی کوشش کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ آپ کی زندگی کا انداز تبدیل ہوجائے گا۔

تھکاوٹ کی 10 وجوہات

1 نامناسب خوراک: کھانا پینا ہمارے جسم کو طاقت اور قوت فراہم کرتا ہے، لیکن یہ اسی وقت ہوگا جب ہم وہ چیزیں کھائیں پئیں جو ہمارے بدن کو ضروری وٹامنز، آئرن اور کاربوہائیڈریٹس مُہیّا کریں مثلاً دودھ، دہی، تازہ پھل یا ان کا جوس، سبزیاں، مُرغی بکری یا مچھلی کا گوشت، انڈے وغیرہ۔ اس کے برعکس اگر ہم جنک فوڈ، کولڈ ڈرنکس، ہوٹلوں کے ناقص مرچ مسالوں والے کھانے، بازاری سموسے پکوڑے، طرح طرح کی نقصان دہ مٹھائیاں اور دیگر آرٹیفیشل کھٹی میٹھی غیر معیاری اشیاء کھانے کے عادی ہوں گے تو فائدہ کم نقصان زیادہ ہوگا جس کے نتیجے میں ہمارے جسم پر تھکاوٹ غالب رہے گی۔ شیڈول بنائے بغیر جب چاہے کھالینا یا بہت زیادہ کھانا بھی ہمارے جسم کو نقصان دیتا ہے لہٰذا جب ہم متوازن غذا کھائیں گے تو جسم کی غذائی ضروریات پوری ہوتی رہیں گی اور ہم زیادہ تھکاوٹ کا شکار نہیں ہوں گے۔ چونکہ ہر ایک کی خوراک اس کی عمر، وزن، قد اور صحت و بیماری کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے، اس لئے اپنی خوراک کے بارے میں کسی ڈائٹ ایکسپرٹ (یعنی ماہرِ غذائیت) سے مشورہ کرلیجئے کہ مجھے کون کون سی چیزیں کتنی مقدار

* چیف ایڈیٹر
ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

میں کس وقت کھانی یا پینی چاہئیں؟ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 2 کتابیں "آدابِ طعام" اور "پیٹ کا قفلِ مدینہ" اس حوالے سے بہت معلوماتی ہیں، ان کا مُطالَعَہ بھی کرلیجئے۔

2 **ناشتہ نہ کرنا:** سونے کے دوران ہمارا جسم خون کی پمپنگ اور آکسیجن کو پھیلانے کے لئے توانائی استعمال کرتا رہتا ہے، اس لئے جب ہم صبح اٹھتے ہیں تو ناشتے کی شکل میں اپنی انرجی بحال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکول یا دفتر جلدی پہنچنے کی فکر میں یا ویسے ہی ناشتہ نہ کرنے کی عادت بنالینے کی صورت میں ہم تھوڑا سا کام کرنے پر جلدی تھک جاتے ہیں۔ ہماری زیادہ تر سرگرمیاں ناشتے اور دوپہر کے کھانے (Lunch) کے درمیانی وقفے میں ہوتی ہیں لہٰذا ناشتے میں پھلوں کا ہونا بھی بہت مفید ہے لیکن ہمارے یہاں اس کا رواج کم ہے اور ایک تعداد جسم پسند ناشتے کے بجائے مَن پسند ناشتے جیسے چائے پراٹھا، نان پائے، حلوہ پوری وغیرہ کو ترجیح دیتی ہے۔

3 **پانی کا کم استعمال:** پیاس لگے نہ لگے ہر شخص کو روزانہ کم از کم 12 گلاس پانی پینا چاہئے لیکن ہم میں سے کئی لوگ پانی کم پیتے ہیں، جس کی وجہ سے ڈی ہائیڈریشن ہوسکتی ہے جس سے خون گاڑھا ہوجاتا ہے، دل کی کارکردگی متأثر ہوتی ہے اور ہمارے پٹھوں اور جسم کے دیگر حصّوں کو آکسیجن کی فراہمی کم ہوجاتی ہے جس کا رِزلٹ تھکاوٹ کی شکل میں نکلتا ہے۔

4 **نیند پوری نہ ہونا:** عمر کے مختلف حصوں میں انسان کو "نیند" کی مختلف مقدار درکار ہوتی ہے۔ ایک طبّی تحقیق کے مطابق کم سِن بچوں کے لئے 12 سے 15 گھنٹے، پندرہ سے چالیس سال والوں کے لئے 7 سے 8 گھنٹے جبکہ چالیس سال سے زائد عمر والوں کے لئے 6 گھنٹے کی "نیند" ضروری ہے • نیند ہمارے جسم کی کھوئی ہوئی توانائی کو واپس لانے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے، سونے کے بعد انسان خود کو تازہ دم محسوس کرتا ہے لیکن جو لوگ رات کو پُرسکون نیند نہیں سوپاتے، انہیں دن میں غنودگی کے ساتھ ساتھ اپنے جسم میں تھکاوٹ بھی محسوس ہوتی ہے • پُرسکون نیند کے لئے خواب گاہ کا ماحول بہت اہمیت رکھتا ہے، بے آرام بستر پر بہت تیز روشنی والی یا پھر شور والی جگہ پر سونے سے نیند کے مقاصد پورے نہیں ہوپاتے • موبائل، لیپ ٹاپ یا ٹی وی اسکرین دیکھتے دیکھتے سونا بھی نقصان دیتا ہے کیونکہ اس سے وہ ہارمون متأثر ہوتا ہے جو نیند کو ریگولیٹ کرنے کا کام کرتا ہے چنانچہ دن کا آغاز تھکاوٹ کے احساس کے ساتھ ہوتا ہے • اسی طرح رات کو آنکھ کھلنے کی صورت میں موبائل پر واٹس اپ، فیس بک وغیرہ چیک کرنا پھر ان کے جوابات میں مشغول ہوجانا بھی نیند کو ڈسٹرب کرتا ہے بلکہ بعض اوقات تو نیند ہی اُڑ جاتی ہے، لہٰذا رات کو آنکھ کھلنے پر شدید ضرورت کے بغیر موبائل نہ کھولئے • چھٹی والے دن رات دیر تک جاگنا اگلے دن دفتری یا کاروباری کاموں میں زیادہ تھکا دیتا ہے اس لئے چھٹی والے دن بھی شیڈول کے مطابق آرام کیجئے • رات گئے جاری رہنے والی تقاریب میں شرکت کا معمول بھی نیند کے مسائل کھڑے کرتا ہے • جنہیں ٹھیک سے نیند نہیں آتی وہ نیند آور گولیوں سے حتَّی الامکان دُور رہیں اور اِس کی عادت تو ہرگز مت بنائیں کیوں کہ شروع میں اگرچہ ان سے نیند آجاتی ہے مگر پھر رفتہ رفتہ ان گولیوں کی مقدار بڑھانی پڑتی ہے اور بِالآخر نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ چاہے کتنی ہی گولیاں کھالی جائیں نیند نہیں آتی! • قیلولہ بھی کیجئے، دوپہر میں تھوڑی دیر آرام کرنے کو قیلولہ کہتے ہیں۔ جہاں رات کی نیند جسم کو سکون دیتی ہے وہیں دن کو کھانے کے بعد تھوڑی دیر آرام کرلینا جسم میں توانائی بحال کرنے میں جادوئی اثر رکھتا ہے۔ رات کو نوافل پڑھنے، ذِکر و اذکار کرنے اور دینی کتابوں کا مُطالَعَہ کرنے والوں کو اس کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: قِيْلُوْا فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَقِيْلُ یعنی قیلولہ کرو کیونکہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔ (المعجم الاوسط، 1/17، حدیث: 28) علّامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: دوپہر کے وقت سونے کو قیلولہ کہتے ہیں اور یہ مستحب ہے کیونکہ یہ رات کی نماز پر مددگار ہے۔ (التیسیر، 2/201)

5 **مختلف بیماریاں:** شوگر، بلڈ پریشر، امراضِ قلب، خون کی کمی (اینیمیا)، ہیپاٹائٹس، موٹاپا، ہڈیوں کی کمزوری، پٹھوں کا کھنچاؤ، کمر درد، آدھے سر کا درد، ناک کان گلے کی خرابیاں، پیشاب کے مسائل

اور ٹائیفائیڈ جیسی کئی بیماریاں بھی مسلسل تھکاوٹ کا سبب بن سکتی ہیں، اس لئے اگر آپ لمبے عرصے تک خود کو تھکا تھکا محسوس کرتے ہوں تو کسی اچھے ڈاکٹر سے چیک اپ ضرور کروائیں۔

6 دوائیوں کے سائیڈ افیکٹس: بعض اوقات کسی بیماری کے لئے استعمال کی جانے والی اَدْوِیات کے سائیڈ افیکٹس کچھ عرصے بعد سامنے آتے ہیں جو جسمانی درد، کمزوری اور تھکاوٹ کی صورت میں ظاہر ہوسکتے ہیں۔ اس حوالے سے اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) سے مشورہ کرلیجئے۔

7 روزانہ واک یا ورزش نہ کرنا: چُست اور توانا رہنے کے لئے وَرزش بہت اَہم ہے اور روزانہ کچھ دیر مسلسل پیدل چلنا بھی ورزش کا ہی حصہ ہے۔ ہوسکے تو روزانہ صبح کے وقت 45 منٹ واک کیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ آپ کا ہاضِمہ دُرُست ہوگا، خون کی گردش تیز ہوگی، مختلف دَردوں اور تکالیف سے راحت ملے گی، ٹینشن میں کمی آئے گی اور اگر خون میں گندہ کولیسٹرول زائد ہوا تو وہ بھی خارج ہوگا اور دماغ کو تازگی مُیَسَّر آئے گی، جس کے نتیجے میں مسلسل تھکاوٹ میں کمی محسوس ہوگی۔ (خودکشی کا علاج، ص71 ملخصا) اگر آپ واک کے علاوہ بھی کوئی ورزش کرنا چاہیں تو پہلے کسی ماہر سے مشورہ کرلیں کیونکہ ہر ورزش ہر شخص کو فائدہ نہیں دیتی، لیکن ورزش کے لئے ایسے جِم یا کلب میں جانے سے پرہیز کیجئے جہاں نیکر پہن کر گُھٹنے اور رانیں کھلی رکھ کر یا میوزک چلا کر ورزش کی جاتی ہو۔

8 چلنے پھرنے اور بیٹھنے کا انداز: چلنے پھرتے، پڑھنے لکھنے اور بیٹھنے کے دوران ہمارے سر، گردن، کمر اور ہاتھ پاؤں وغیرہ کی پوزیشن بھی تھکاوٹ میں اضافہ یا کمی کرنے میں کردار ادا کرتی ہے۔ دائیں یا بائیں سائیڈ یا بہت آگے کی طرف جھک کر یا کرسی پر ٹیک لگائے بغیر پاؤں ہَوا میں لٹکا کر بیٹھنے والوں کو تجربہ ہوگا کہ اس طرح بیٹھنے سے تھکاوٹ زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اپنے بیٹھنے کے انداز کو تبدیل کریں تھکاوٹ کا کافی علاج مُفت میں ہوجائے گا۔

9 مسلسل بیٹھے رہنا: ایک ہی جگہ پر پوزیشن بدلے بغیر کئی گھنٹے بیٹھے رہنے سے بھی خون کا دورانیہ سُست پڑتا ہے اور جسم کے کئی حصوں میں آکسیجن کم پہنچتی ہے جس کی وجہ سے تھکاوٹ زیادہ محسوس ہوتی ہے ● وہ لوگ جو 8 گھنٹے بیٹھ کر کام کرتے ہیں، انہیں چاہئے کہ مناسب وقفے کے بعد کرسی چھوڑ کر اُٹھ کھڑے ہوں اور چند قدم چلنے کے بعد دوبارہ بیٹھ جائیں، اس کام میں ایک دو منٹ لگیں گے لیکن تھکاوٹ کے احساس میں خاصی کمی ہوگی، اِنْ شَآءَ اللہ ● اسی طرح مسلسل کمپیوٹر پر کام کرنے والے بھی دماغی طور پر جلدی تھک جاتے ہیں، یہ بھی چاہیں تو ہر 19 منٹ کے بعد کمپیوٹر اسکرین سے نظریں ہٹا کر 19 سیکنڈز کے لئے 19 فُٹ دور کسی شے مثلاً سبز پودے یا دیوار وغیرہ کو دیکھ لیا کریں تو انہیں فائدہ ہوگا ● یونہی آٹھ دس گھنٹے لمبی ڈرائیونگ کرنے والوں کو بھی چاہئے کہ ریسٹ ایریا آنے پر تھوڑی دیر رُک جایا کریں اور مسافروں سمیت گاڑی سے نکلنے کے بعد تھوڑی چہل قدمی کرلیں اس کے بعد اپنی منزل کی طرف روانہ ہوجائیں۔

10 کام کا غیر ضروری دباؤ لے لینا: یہ دُرست ہے کہ کوئی بھی کام اسی وقت معیاری ہوسکتا ہے جب اسے ذمّہ داری اور سنجیدگی سے کیا جائے لیکن ● بِلاضرورت ایک ہی وقت میں چار پانچ کاموں کو مکمل کرنے کی کوشش کرنا ● ایک کام کو مطلوبہ وقت سے پہلے جلدی جلدی کرنے کی کوشش کرنا ● آئے دن روٹین سے ہٹ کر زیادہ دیر کام کرنا کہ میں اس کام کو مکمل کرنے کے بعد ہی آرام کروں گا ● چھٹی والے دن بھی دفتری کام پر لگے رہنا ● آئے روز دفتر کا کام گھر پر لے جانا اور ● وہ کام کرنا جس میں انسان کی دلچسپی اور شوق نہ ہو، انسان کو غیر معمولی طور پر تھکا دیتا ہے۔ اگر ایسا شخص اپنا انداز تبدیل نہیں کرتا اور اپنا شیڈول نہیں بناتا تو کچھ ہی عرصے میں وہ اپنی طاقت و ہمّت کھو سکتا ہے جس کے بعد تھکاوٹ کا بڑھتا ہوا احساس اس کی زندگی کا روگ بن جاتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ خود پر غور کریں گے تو کئی مزید اسبابِ تھکاوٹ پالیں گے۔ عبادت کی قوّت، رزقِ حلال کمانے کی کاوِش کے لئے اگر اچّھی نیّت سے اپنی تھکاوٹ کی کثرت کا حَل نکالیں گے تو راحتِ زندگی کے ساتھ ساتھ ثواب کا خزانہ بھی ہاتھ آئے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مَدَنی*

الیکٹریشن کا چیز کھول کر چیک کرنے کے پیسے لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض الیکٹریشنز نے اپنی دکان پر لکھا ہوتا ہے کہ کوئی بھی چیز چیک کرنے کی پچاس روپے فیس ہوگی، پھر اگر مالک وہ چیز بنوائے تو اس کا خرچہ بتادیتے ہیں اور اس صورت میں کھول کر چیک کرنے کے الگ سے پیسے نہیں لیتے البتہ اگر مالک وہ چیز نہ بنوائے تو کھول کر چیک کرنے کے پچاس روپے لیتے ہیں اور خرابی (Fault) بتاکر، وہ چیز بند کرکے واپس دے دیتے ہیں۔ اس کا کیا حکم ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: چیز کھولنے اور چیک کرنے میں وقت بھی صرف ہوتا ہے اور آلات بھی استعمال ہوتے ہیں اور بعض لوگوں نے باقاعدہ ملازمین رکھے ہوتے ہیں ان کا بھی وقت لگتا ہے اور ان کو سیلری بھی دی جاتی ہے، اس کھلوانے کا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ خرابی (Fault) بتائی جاسکے، ایسا نہیں ہے کہ وہ صرف نٹ کھول کر بند کرکے واپس دے دے گا۔ لہٰذا یہ بھی باقاعدہ ایک ایسا کام ہے جس کی اجرت لی جاسکتی ہے۔ رہی بات یہ کہ جب کام بھی اسی سے کروایا جائے تو کھولنے کے بدلے پیسے نہیں لئے جاتے تو اس نہ لینے کی بھی فقہی توجیہ ممکن ہے ایک توجیہ یہ ہے کہ وہ اپنی اجرت میں کمی یا معاف کرنے کا حق رکھتا ہے اور اس کا یہ عمل کسی ممانعت میں داخل نہیں بلکہ جائز ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عقدِ مضاربت ختم کرنے کا طریقہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ربُّ المال اور مضارِب باہمی رضا مندی سے عقدِ مضاربت ختم کرنا چاہیں تو اس کا کیا طریقۂ کار ہوگا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: ربُّ المال (Investor) اور مضارِب (Working Partner) باہمی رضامندی سے جب بھی مضاربت (Sleeping Partnership) ختم کرنا چاہیں، کرسکتے ہیں۔ مضاربت ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مضاربت ختم ہو تو جتنی رقم کیش کی صورت میں موجود ہے، اس سے مزید خریداری نہ کریں، مضاربت کے پیسوں سے خریدا گیا مال موجود ہے تو مضارب اس مال کو بیچ کر کیش کی صورت میں لے آئے اور جمع ہونے والی اِس رقم سے بھی مزید کوئی خریداری نہ کرے۔ ساری رقم کیش کی

* دارالافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر، کراچی

صورت میں آنے کے بعد تمام اخراجات (Expenses) مالِ مضاربت سے الگ کرلیں۔ پھر راسُ المال (Capital) کو ربُّ المال (Investor) کے سپرد کرنے کے بعد جو نفع ہوا، باہمی قرارداد کے مطابق آپس میں تقسیم کرلیں۔ اگر نقصان ہو تو پھر اس کی جداگانہ تفصیل ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حج و عمرہ کے ایجنٹس کا، فی پاسپورٹ کمیشن لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارا اسٹیٹ کا کام ہے ہم کسی کو کام دلواتے ہیں مثلاً کسی کارپینٹر کو کچن کا کام دلواتے ہیں تو ہم اسے کہتے ہیں کہ ہمارا کمیشن رکھ لیجئے گا وہ ہمارا کمیشن رکھ کر کسٹمر کو پیسے بتاتا ہے کہ اتنے میں کام ہوگا بعد میں وہ ہمیں ہمارا کمیشن دے دیتا ہے۔ اسی طرح حج و عمرہ کے کام میں اس طرح ہوتا ہے کہ ہم ان سے فی پاسپورٹ کے حساب سے بات کرلیتے ہیں کہ ہمارے ذریعے سے جتنے افراد جائیں گے فی پاسپورٹ کے ٹریول ایجنسی والے سے پانچ ہزار دو ہزار وغیرہ کمیشن لے لیتے ہیں۔ ہمارا اس طرح کام کرنا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: کسی کاریگر کو کام دلوا کر اس پر کمیشن لینا جائز ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ کاریگر سے آپ کا پہلے سے معاہدہ ہو کہ میں آپ کو کام دلواؤں گا تو آپ مجھے اس پر اتنا کمیشن دیں گے۔ دوسری بات یہ کہ کاریگر کو اس پارٹی سے ملوانے اور اسے کام دلوانے میں آپ کی محنت شامل ہو۔ اگر آپ کہیں سے گزر رہے تھے آپ نے دیکھا کہ ایک مکان میں توڑ پھوڑ ہو رہی ہے اور آپ نے کاریگر کو فون کر دیا کہ اس مکان میں چلے جاؤ ہو سکتا ہے کہ تمہیں کام مل جائے، تو یہ کام دلوانا نہیں کہلائے گا اور اس پر کمیشن کے حقدار بھی نہیں ہوں گے۔ دونوں پارٹیوں کو ملوانے میں خود محنت (Physical Activity) کرتے ہیں اس کو ساتھ لے جاتے ہیں ملوا دیتے ہیں تو یہ کام کرنے پر آپ کمیشن کے مستحق ہوں گے۔ یہی معاملہ حج و عمرہ کے ایجنٹس کا ہے یعنی جو کاروان والے ہوتے ہیں یا ٹریول ایجنٹس ہوتے ہیں ان کے لئے لوگ گاہک لے کر آتے ہیں ان کا پہلے سے ٹریول والے سے معاہدہ ہوتا ہے کہ میں آپ کے پاس گاہک لے کر آؤں گا تو مجھے فی پاسپورٹ اتنا کمیشن ملے گا یہ بھی ایک ایسا کام ہے جس کا معاوضہ طے کیا جا سکتا ہے لہٰذا اس کا معاوضہ لینا بھی درست ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسکول انتظامیہ کا وین والے سے فی طالبِ علم کمیشن لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض اسکول والے گاڑی والے سے فی اسٹوڈنٹ کے حساب سے ماہانہ کمیشن لیتے ہیں کہ جتنے بچے ان کے اسکول سے اٹھائیں گے فی اسٹوڈنٹ اتنے روپے اسکول والوں کو دینے ہوں گے۔ کیا ان کا گاڑی والے سے یہ کمیشن لینا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں اسکول والوں کا گاڑی والے سے ماہانہ کمیشن لینا جائز نہیں کیونکہ یہاں اسکول والوں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جس کی وجہ سے وہ کمیشن کے مستحق ہوں بلکہ گاڑی والے عموماً اسکول کے باہر کھڑے ہوتے ہیں والدین کو بھی معلوم ہوتا ہے والدین خود گاڑی والے سے بات کرتے ہیں اور بچے کو لانے لے جانے کے معاملات اور فیس وغیرہ خود طے کرتے ہیں تو یہاں اسکول والوں کی طرف سے کوئی ایسا کام کرنا نہیں پایا گیا جس کا وہ معاوضہ طلب کریں۔

ہاں اگر اسکول والوں نے دونوں پارٹیوں کو ملوانے میں کوشش و محنت کی ہو تو پھر زیادہ سے زیادہ ایک مرتبہ کمیشن لینے کے مستحق ہوں گے، ہر مہینے ایک مخصوص حصہ لینے کے پھر بھی مستحق نہیں ہوں گے لہٰذا ان کا ہر ماہ وین والوں سے رقم لینا حرام ہے اور یہ آمدنی بھی حرام ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت سیّدنا حکیم بن حِزام رضی اللہ عنہ

عدنان احمد عطاری مدنی*

ایک صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں صبح کرتا اور دروازے پر کسی حاجت مند کو دیکھتا تو یقین کرتا ہوں کہ یہ مجھ پر اللہ پاک کے احسانوں میں سے ایک احسان ہے، اور جب صبح کرتا اور دروازے پر کوئی حاجت مند نہیں پاتا تو (صبر کرکے) یہ خیال کرتا ہوں کہ یہ ان مصیبتوں میں سے ایک مصیبت ہے جن پر میں نے اللہ پاک سے ثواب مانگا تھا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ثواب کی طلب اور خیر خواہی کے جذبے سے لبریز یہ مبارک فرمان، صحابیِ رسول حضرت سیّدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا ہے۔ **حلیہ و پیدائش:** آپ رضی اللہ عنہ واقعۂ فیل سے 12 یا 13 سال پہلے پیدا ہوئے آپ کی رنگت گہری گندمی جبکہ داڑھی چھدری (کم گھنی) تھی۔[2] **قبولِ اسلام اور اعزازات:** آپ رضی اللہ عنہ سن 8 ہجری میں فتحِ مکّہ کے موقع پر اسلام لائے اور بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے یہ اعزاز پایا: جو حکیم بن حزام کے گھر میں داخل ہوگا اسے امان ہے، اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کی پھوپھی تھیں جبکہ حضرت زُبیر بن عوام رضی اللہ عنہ آپ کے چچازاد بھائی تھے، آپ رضی اللہ عنہ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے (حالات ناسازگار ہونے کی وجہ سے) رات کے وقت حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی تدفین کی۔[3] آپ رضی اللہ عنہ کے 4 بیٹے تھے سب نے صحابی ہونے کا شرف و اعزاز پایا۔[4] **بیعت:** آپ نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اس بات پر بیعت کی کہ اسلام پر ثابت قدم رہتے ہوئے اس دنیا سے جاؤں گا۔[5] **اوصاف:** آپ رضی اللہ عنہ علم و فضل، عزت و شرافت، سخاوت، تقویٰ و پرہیزگاری اور سرداری جیسے عُمدہ اوصاف سے مالا مال ہونے کے ساتھ نہایت سمجھدار اور بڑی شان والے تھے۔ دورِ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں قریش کے مُعزّز لوگوں میں آپ کا شمار ہوا۔[6] **ذہانت:** دارُالنَّدْوَہ جہاں اہلِ مکّہ جمع ہوکر کسی معاملے میں مشورہ کیا کرتے تھے وہاں 40 سال سے کم عمر افراد کو داخلے کی اجازت نہ تھی مگر آپ اپنی ذہانت اور سمجھداری کی وجہ سے 15 سال کی عمر میں مشورے میں شریک ہوئے۔[7] **حاضر جوابی:** ایک مرتبہ آپ بڑھاپے میں اپنی لاٹھی (Stick) کے سہارے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے چند نوجوانوں کے پاس سے گزرے، ان نوجوانوں کو شرارت سوجھی، ایک نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: حافظہ چلے جانے کے بعد آپ کو اب کچھ یاد بھی ہے؟ آپ نے اس کی طرف دیکھا اور اس کا ارادہ سمجھ گئے لہٰذا فرمایا: تم فلاں کے بیٹے ہو، اس نے کہا، جی ہاں! آپ نے فرمایا: حافظہ چلے جانے کے بعد بھی مجھے یاد ہے کہ جوانی میں تمہارا باپ مکّے میں لوہا کُوٹا کرتا تھا۔[8] **کیوں شرماؤں؟** آپ (عمر رسیدہ ہونے کے باوجود) حضرت سیّدنا مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو قراٰن سنایا کرتے تھے، کسی نے کہا: آپ اس لڑکے کو قراٰن سناتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں تکبر نے ہی برباد کیا ہے۔[9] **عاجزی:** آپ رضی اللہ عنہ گھریلو سامان، اوزار اور راشن خریدتے، پھر سامان اٹھانے والا کوئی نہ ملتا تو اس سامان کو خود ہی اٹھالیتے۔[10] **تجارت میں برکت:** آپ رضی اللہ عنہ زندگی بھر تجارت کرتے رہے مگر کبھی بھی اور کہیں بھی اور کسی سودے میں بھی کوئی نقصان اور گھاٹا نہیں ہوا بلکہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس

* مُدرّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

میں نفع ہی نفع ہوتا کیونکہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے لئے یہ دعا کی تھی: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْ صَفْقَةِ یَدِہٖ یعنی اے اللہ! اس کے بیوپار میں برکت عطا فرما۔[11] **سخاوت:** آپ رضی اللہ عنہ بڑے سخی تھے، آپ نے 100 غلام آزاد کئے اور 100 آدمیوں کو سواری دے کر حج کرائے اور جب خود حج کیا تو 100 غلام، 100 اونٹ، 100 گائے، 100 بکریاں ساتھ تھیں، رضائے الٰہی کے لئے غلام آزاد کردیئے اور جانوروں کو قربان کرنے کا حکم دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دار الندوہ نامی گھر حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضیَ اللہ عنہ کو ایک لاکھ درہم یا چالیس ہزار دینار میں فروخت کرکے ساری رقم راہِ خدا میں دے دی۔[12] **غریبوں کی مدد:** حضرت سیّدُنا حکیم بن حِزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں زمانۂ جاہلیت میں کپڑے کی تجارت کرتا تھا، یمن اور شام کی طرف سفر کرتا اور اس میں بہت نفع کماتا تھا، پھر اپنے خاندان کے غریب لوگوں کے پاس آتا (اور مال تقسیم کردیتا) میرا مقصد یہ ہوتا تھا کہ خاندان والوں کے ساتھ محبت میں اضافہ ہو اور وہ بھی مال دار ہو جائیں۔[13] **بنو ہاشم کی مدد:** اعلانِ نبوّت کے ساتویں سال کُفّارِ قریش نے ایک معاہدہ کیا کہ جب تک بنو ہاشم محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو ان کے حوالے نہیں کردیتے تب تک بنو ہاشم سے (میل جول، بات چیت، خرید و فروخت، رشتے ناطے سب ختم یعنی مکمل) بائیکاٹ ہے پھر بنو ہاشم کو مکّے سے باہر ایک گھاٹی میں محصور ہونے پر مجبور کردیا گیا، ملکِ شام سے حضرت حکیم بن حزام کا قافلہ آتا تو آپ گندم سے بھرا ہوا اونٹ گھاٹی کے قریب لاکر اسے ہنکا دیتے تھے، یوں اونٹ گھاٹی میں داخل ہوجاتا اور بنو ہاشم اس گندم کو لے لیتے۔[14] **یتیم پر شفقت:** آپ رضی اللہ عنہ اکیلے کھانا نہیں کھاتے تھے، جب کھانا لایا جاتا تو آپ اندازہ لگاتے کہ اس کھانے کو دو یا تین یا مزید کتنے افراد کھاسکتے ہیں، پھر اسی حساب سے قریش کے یتیموں کو بلوا لیتے۔[15] **جنّت میں جانے کا شوق:** ایک مرتبہ آپ نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کیا: کیا چیز (مجھے) جنّت میں داخل کرے گی؟ ارشاد فرمایا: تم کسی سے کوئی چیز مت مانگنا، پھر حضرت حکیم بن حِزام رضی اللہ عنہ (نے اس بات کو اپنی گرہ میں ایسا باندھا کہ) اپنے خادم کو یہ بھی نہ کہتے کہ مجھے پانی سے سیراب کرو اور نہ اس سے وضو کے لئے کچھ (پانی، برتن وغیرہ) لیتے۔[16] **اپنا حق بھی نہ لیتے:** ایک مرتبہ موسمِ حج میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا گزر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا تو آپ نے ان کی طرف ایک اونٹنی بھیجی تاکہ وہ اس کے دودھ سے سیراب ہوجائیں، سیراب ہونے کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کون سی غذا کھاتے ہیں، فرمایا: گوشت کا ٹکڑا، جو میرے پاس نہیں ہے، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے پاس کچھ عطیہ بھیجا، مگر آپ رضی اللہ عنہ نے اسے لینے سے انکار کردیا اور کہا: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد میں نے کبھی کسی سے کوئی چیز نہیں لی حالانکہ حضرت سیدنا ابو بکر و سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے میرا حق دینا چاہا تھا لیکن میں نے اسے بھی لینے سے انکار کردیا۔[17] **مجاہدانہ زندگی:** 8 ہجری میں مسلمانوں کی طرف سے غزوۂ حُنین و طائف میں حصہ لیا۔[18]

انتقال: آپ رضی اللہ عنہ نے 120 سال کی طویل عمر پائی یہاں تک کہ بینائی بھی چلی گئی تھی، انتقال سے پہلے مسلسل یہ الفاظ کہتے رہے: لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اُحِبُّكَ وَ اَخْشَاكَ یعنی (اے اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اور تجھ سے خوف رکھتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا وصالِ باکمال سن 54 یا 58 ہجری کو مدینے میں ہوا۔[19] کُتبِ احادیث میں آپ رضی اللہ عنہ سے تقریباً 40 حدیثیں روایت ہیں جن میں سے 4 احادیث بخاری اور مسلم میں ہیں۔[20]

---

(1) تاریخ ابن عساکر، 15/125 (2) تاریخ ابن عساکر، 15/100 (3) سیر اعلام النبلاء، 4/233 تا 237 ملتقطاً (4) استیعاب، 1/417 (5) معجم کبیر، 3/195، حدیث: 3106 (6) استیعاب، 1/417، سیر اعلام النبلاء، 4/238 (7) سیر اعلام النبلاء، 4/237 (8) تاریخ ابن عساکر، 15/127 (9) کشف المشکل لابن الجوزی، ص 63 (10) تاریخ ابن عساکر، 15/103 (11) معجم کبیر، 3/205، حدیث: 3136، کرامات صحابہ، ص 254 ملخصاً (12) الوافی بالوفیات، 13/81، مراٰۃ المناجیح، 4/247 ملخصاً (13) تھذیب الکمال، 3/77 ملخصاً (14) سیرت حلبیہ، 1/475، تھذیب الکمال، 3/78 (15) تاریخ ابن عساکر، 15/122 (16) الوافی بالوفیات، 13/81 (17) تاریخ ابن عساکر، 15/103 (18) سیر اعلام النبلاء، 4/238 (19) تاریخ ابن عساکر، 15/128 (20) سیر اعلام النبلاء، 4/238۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

مزار شریف ابو سلیمان عبد الرحمٰن دارانی | مزار شریف حضرت شیخ صلاحُ الدّین غازی چشتی | مزار شریف مفتی امام مدین رتوی

شعبانُ المعظم اسلامی سال کا آٹھواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 49 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شعبانُ المعظم 1438ھ تا 1440ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمایئے: صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان: (1) بدرِی صَحابی حضرت سیّدُنا سَلیط بن قیس خَزْرَجی انصاری رضی اللہ عنہ بنوعدی بن نجار کے چشم و چراغ، بدر سمیت تمام غزوات اور جنگوں میں شرکت کرنے والے، نڈر اور شجاعت کے پیکر تھے، آپ سے ایک حدیث بھی مروی ہے، آپ نے جنگِ جسر ابو عبید (جسے جنگ قُسُّ النّاطِف اور جنگِ مروحہ بھی کہتے ہیں، یہ مقام کُوفہ کے قریب دریائے فرات کے پاس ہے) میں شعبان 13ھ میں شہادت پائی۔[1] (2) حضرت سیّدُنا ابوعبید بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ اجلہ صحابہ میں سے ہیں، امیرُ المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابتدائے خلافت میں جب جنگِ عراق کے لئے مسلمانوں کو اُبھارا تو یہ فوراً تیار ہوگئے، بہادری اور شجاعت کی وجہ سے انہیں امیرِ لشکر بنایا گیا، اس لشکر نے جنگِ نمارق اور جنگ کسکر میں فتح حاصل کی اور جنگِ جسر ابو عبید میں شعبان 13ھ میں شہید ہوئے۔[2] اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام: (3) قُدوۃُ المشائخ حضرت ابو سلیمان عبد الرحمٰن دارانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 140ھ میں دارَیّا (ریف، دمشق) شام میں ہوئی اور یہیں 27 شعبان 215ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک مشہور ہے۔ آپ محدِّثِ جلیل، زاہدِ زمانہ، عابدِ شام، امامُ الصّوفیہ اور محبوبُ الاولیاء تھے۔[3] (4) غوثِ اعظم کے شہزادۂ اصغر حضرت سیّد ابوزکریا یحییٰ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 550ھ میں بغداد شریف میں ہوئی اور شعبان 600ھ میں بغداد شریف میں وصال فرمایا، مزار مبارک حَلبہ میں ہے۔ آپ گیارہ سال تک حضور غوثِ پاک اور پھر دیگر عُلَما و فُقَہا سے مستفیض ہوئے، تکمیلِ علم و معرفت کے بعد مصر تشریف لے گئے، زندگی کا ایک حصہ وہاں گزارا۔ کثیر لوگوں نے آپ سے استفادہ کیا، زندگی کے آخری ایام میں بغداد شریف آگئے۔ آپ بہت بڑے فقیہ اور محدث تھے۔[4] (5) شیخ سیلان حضرت شیخ صلاحُ الدّین غازی چشتی رحمۃ اللہ علیہ ولیِ کامل، خلیفۂ خواجہ نظامُ الدین اولیا اور جذبۂ تبلیغِ اسلام سے سرشار تھے۔ پونے (مہاراشٹر) ہند میں رہائش اختیار فرمائی اور یہیں شعبان 759ھ میں وصال فرمایا، روضۂ مبارکہ معروف ہے۔[5]

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی

(6) جَدِّ امجد آلِ سقاف، مقدمِ ثانی حضرت امام سید عبد الرحمٰن سقاف شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 739ھ میں تریم (حضرموت) یمن میں ہوئی اور یہیں 23 شعبان 819ھ کو وصال فرمایا، مزار زنبل قبرستان میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، استاذُ العلماء، بانیِ مسجدِ سقاف، مشہور شیخِ طریقت، صاحبِ کرامات اور مَرْجَعِ عوام وخاص تھے۔[6] (7) امام سیّد احمد بن زین حبشی حضرمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1069ھ میں غُرْفَہ (حضرموت) یمن میں ہوئی اور وصال حَوطہ احمد بن زین (حضرموت) یمن میں 19 شعبان 1144ھ کو فرمایا، مزار یہیں مرجع عوام وخواص ہے۔ آپ امامِ وقت، فقیہِ شافعی، مشہور شیخِ طریقت، دو درجن کے قریب مساجد و مدارس کے بانی، 18 کتب کے مصنف اور کئی جیّد عُلَما کے استاذ و شیخ ہیں۔ آپ کی کتاب "اَلرِّسَالَۃُ الْجَامِعَۃُ وَالتَّذْكِرَۃُ النَّافِعَۃُ" مشہور ہے۔[7]

(8) خورشیدِ مَکلی، حضرت نقشبندی حضرت مخدوم ابو القاسم نورُ الحق ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ عالمِ دین، مرید و خلیفہ خواجہ سیفُ الدین سَرہندی اور مُسْتَجابُ الدّعوات تھے، آپ کا وصال 7 شعبان 1138ھ کو ہوا، مزار مبارک مَکلی قبرستان میں ہے۔[8]

علمائے اسلام رحمہم اللہ السلام: (9) صاحبِ طبقاتِ صوفیہ حضرت امام ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین سُلَمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 325ھ میں ایک نَجِیْبُ الطَّرَفَین (نیک خاندان) میں ایران کے شہر نیشاپور میں ہوئی اور یہیں 3 شعبان 412ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حافظُ الحدیث، محدثِ وقت، صُوفیِ کبیر، علومِ شریعت و طریقت کے جامع اور کثیرُ التّصانیف ہیں۔[9]

(10) صاحبِ اسد الغابہ حضرت علّامہ عزُّالدّین علی بن محمد ابنِ اَثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 555ھ میں جزیرہ ابنِ عمر (صوبہ شیر ناک) تُرکی میں ہوئی اور وصال شعبان 630ھ کو مَوصِل (عراق) میں فرمایا، تدفین محلہ باب سِنجار میں ہوئی، آپ حافظِ قراٰن، علومِ جدیدہ وقدیمہ میں ماہر، عظیم محدث، ماہرِ اَنساب اور بہترین تاریخ دان تھے، آپ کی تصانیف میں سے "اُسْدُ الْغَابَۃ" اور "اَلْكَامِلُ فِي التَّارِيْخ" کو عالمی شہرت ملی۔[10] (11) حُجّۃُ العرب علامہ جمالُ الدین ابن مالک محمد بن عبد اللہ طائی جَیّانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 600ھ میں جَیّان (اندلوسیا) اسپین میں ہوئی اور وصال دمشق میں 12 شعبان 672ھ کو ہوا، آپ علومِ اسلامیہ بالخصوص نحو میں امام، عابد و زاہد، خوفِ خدا و عشقِ رسول کے پیکر اور رقیقُ القلب (نرم دل) تھے، زندگی بھر علمِ عربی کے ادب، شعر اور نظم کی تعلیم و تدریس اور تصنیف میں مصروف رہے، 16 کتب میں سے "اَلْفِیہ ابنِ مالك" کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی۔[11]

(12) امامُ العلوم حضرت شیخ عمر بن عبد الوہاب عرضی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 950ھ میں حَلب شام میں ہوئی اور یہیں 15 شعبان 1024ھ کو وصال فرمایا، آپ علوم وفنون کے جامع، فقیہِ شوافع، محدثِ کبیر، واعظِ دلپذیر، مصنفِ کتبِ کثیرہ اور استاذُ العلماء تھے۔ تین جلدوں پر مشتمل شِفا شریف کی شرح بنام "فَتْحُ الْغَفَّارِ بِمَا اَكْرَمَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّهُ الْمُخْتَار" آپ کی ہی تصنیف ہے۔[12] (13) فقیہِ ملّت حضرت علامہ مفتی امام الدین رتوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت رتہ شریف (تحصیل کلرکہار، ضلع چکوال) پنجاب میں ہوئی اور یہیں 29 شعبان 1337ھ کو وصال فرمایا، جامع مسجد رتہ شریف کے پہلو میں مزار شریف زیارت گاہِ خلائق ہے۔ آپ جیّد عالمِ دین، مفتیِ علاقہ، علومِ معقول و منقول کے جامع، استاذُ العلماء، شیخِ طریقت اور بانیِ آستانہ عالیہ قادریہ نقشبندیہ رتہ شریف ہیں۔[13]

---

(1) الاصابۃ، 3/136، تاریخ طبری، 3/146 تا 155، معجم البلدان، 1/50
(2) تاریخ طبری، 3/146 تا 155، اسد الغابہ، 6/217، الکامل فی التاریخ، 2/282
(3) سیر اعلام النبلاء، 8/472، 474، وفیات الاعیان، 3/109، وفیات الاخیار، ص14، مرآۃ الاسرار، ص313 (4) اتحاف الاکابر، ص375 (5) تذکرۃ الانساب، ص66، 67 (6) الامام الشیخ عبد الرحمٰن السقاف، ص14 تا 45 (7) تبصرۃ الولی بطریق السادۃ آل ابی علوی، ص7 تا 23 (8) تذکرۂ اولیاء سندھ، ص79 (9) طبقات الصوفیہ، ص14، 15 (10) اسد الغابہ، 1/12، 11، الفوائد البہیہ، ص19 (11) شذرات الذھب، 5/483، طبقات شافعیۃ الکبری، 8/67، الفیۃ ابن مالک، ص3، 6
(12) خلاصۃ الاثر، 3/215 تا 218 (13) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص59۔

امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور علمِ حدیث

محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

"احادیثِ مبارکہ" قراٰنِ پاک کی ایک اعلیٰ تفسیر اور ہدایت و راہنمائی کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عہدِ رسالت سے آج تک احادیثِ مبارکہ یاد کرنے، سمجھنے اور اِس کی ترویج و اِشاعت کا سلسلہ تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔

عالمِ اسلام میں یوں تو کئی علمی مَراکز (Knowledge Centers) قائم ہوئے لیکن عراق کا شہر "کُوفہ" اُن تمام مراکز میں امتیازی مقام حاصل ہونے کی وجہ سے شائقینِ علم کی توجہ کا مرکز رہا۔

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کُوفہ میں آنکھ کھولی اور نشوو نما پائی، آپ کی فکری اور ذہنی سطح بہت بلند تھی جس کی ایک وجہ کوفہ کی علمی فضا ہے۔ بِالخصوص علمِ حدیث کے سلسلے میں آپ کو اپنے وقت کے 4000 ماہرین سے استفادہ کرنے کا موقع ملا اور آپ نے اپنے ذوق شوق کے سبب امتیازی مقام حاصل کیا۔(1)

اپنے وقت کے عظیم محدِّث امام اَعمش سلیمان بن مہران رحمۃ اللہ علیہ (وفات:148ھ) کا شمار امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں ہوتا ہے جو نہ صرف شہرِ کوفہ بلکہ پورے عراق میں علمِ حدیث کے حوالے سے مشہور تھے۔ ایک دن حضرت امام اَعمش رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ سوالات کئے، جس پر امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے جوابات ارشاد فرمائے کہ استادِ محترم حیران رہ گئے، حضرت امام اَعمش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس لائق شاگرد سے پوچھا: آپ نے یہ جوابات کہاں سے سیکھے اور سمجھے؟ امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آپ نے جو ہمیں فلاں فلاں روایات بیان کی تھیں ان ہی کی بنیاد پر میں نے یہ جوابات دیئے ہیں۔ حضرت امام اَعمش رحمۃ اللہ علیہ پکار اُٹھے: آپ تو طبیب ہیں اور ہم آپ کی تجویز کردہ دواؤں کو فروخت کرنے والے (یعنی آپ حدیث سے شرعی مسائل نکالنے والے ہیں اور ہم لوگوں کو بیان کرنے والے)۔(2)

*ذمہ دار شعبہ فیضانِ اولیاو علما، المدینۃ العلمیہ، کراچی

حدیث کی صحت جانچنے اور اُس سے مضمون اخذ کرنے کے بارے میں امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مہارت سے متعلق حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ (وفات:161ھ) فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ وہی احادیث لیتے جو اُن کے نزدیک صحیح ہوتیں اور جن کو ثقہ (Authentic) راویوں نے روایت کیا ہوتا۔[3]

امام اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نعمان (امامِ اعظم ابوحنیفہ) وہ بہترین آدمی ہیں کہ جنہوں نے فقہی مضمون پر مشتمل ہر حدیث یاد کی۔ آپ حدیث میں بہت غور کرنے والے اور اُس میں موجود فقہی مضمون کو زیادہ جاننے والے تھے۔[4]

امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حفظِ حدیث سے متعلق ایک دلچسپ واقعہ ملاحظہ کیجئے چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں حضرت عبدُاللہ بن فَرُّوخ فارسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:176ھ) آئے ہوئے تھے، چھت کے ایک حصے کا کونا ٹُوٹ کر حضرت عبدُاللہ کے سر پر گرا جس کی وجہ سے خون نکلنے لگا۔ امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیکھ کر فرمایا: آپ دِیَت (یعنی اس چوٹ کے بدلے میں مخصوص مال) لے لیجئے یا تین سو (ایک نسخے کے مطابق تین ہزار) حدیثیں سُن لیجئے۔ حضرت عبدُاللہ بن فروخ فارسی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیثیں سُننے کی پیشکش قبول کی۔[5]

شرحِ حدیث میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مہارت کے بارے میں امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ سے بڑھ کر حدیث کی شرح جاننے والا نہیں پایا۔[6]

امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ محدثین کے قدر دان اور جوہر شناس تھے، آپ کی اِس قدر دانی سے متعلق امام سُفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ (وفات:198ھ) فرماتے ہیں: حدیث بیان کرنے کے لئے مجھے کوفہ میں بٹھانے والے سب سے پہلے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی تھے، آپ نے مجھے جامع مسجد کوفہ میں بٹھا کر فرمایا: یہ "عَمرو بن دینار" کی مرویات کو سب سے زیادہ ضبط (یاد) کرنے والے ہیں۔ پھر میں نے لوگوں کے سامنے حدیث بیان کی۔[7]

امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی علمِ حدیث میں مہارت اور خدمت کی چند جھلکیاں ہم نے ملاحظہ کیں جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ فقہ کے ساتھ حدیث میں بھی "امام" کے مرتبے پر فائز تھے۔ علم و فضل کا یہ آفتاب 150ھ میں اس دنیا کی نظروں سے اوجھل ہوا، آپ کا مزار مبارک بغداد (عراق) میں ہے۔[8]

اللہ پاک ہمیں بھی امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فیضِ گوہر بار سے حصّہ عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جو بے مثال آپ کا ہے تقویٰ، تو بے مثال آپ کا ہے فتویٰ
ہیں علم و تقویٰ کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص573)

---

(1) الخیرات الحسان، ص68، عقود الجمان، ص183 (2) الثقات لابن حبان، 5/334 (3) الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الائمۃ، ص142 (4) مناقب ابی حنیفۃ، ص23 (5) ترتیب المدارک، 3/109 (6) الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الائمۃ، ص139 (7) الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الائمۃ، ص128 (8) نزھۃ القاری، 1/169، 219۔

پہلے سلام پھر کلام

حیدر علی مدنی*

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خوبصورت اِرشاد ہے: ”اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ“ یعنی سلام گفتگو سے پہلے ہے۔(ترمذی،4/321، حدیث:2708)

پیارے بچّو! اس دنیا میں کئی طرح کے لوگ بستے ہیں جو ملاقات کرتے وقت مختلف الفاظ کہتے ہیں، کوئی ہیلو (Hello) کہہ کر بات شروع کرتا ہے اور کوئی آداب کہہ کر، لیکن مسلمان کے ملاقات کرنے کا انداز دوسروں سے الگ اور خوبصورت ہونا چاہئے، اس حدیثِ مبارکہ میں ہمیں یہی سکھایا جارہا ہے کہ ملاقات کرتے وقت سبھی باتوں سے پہلے سلام کرنا چاہئے یعنی پہلے سلام پھر کلام۔

اچھے بچّو! سلام کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ کہا جائے اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ جب ہم کسی کو یوں سلام کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہم سامنے والے کو دُعا دیتے ہیں کہ ”اللہ پاک کی سلامتی، رحمت اور برکت آپ پر نازل ہو۔“ اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ کسی مسلمان کو تکلیف نہیں دینی چاہئے، کیونکہ یہ بہت بُری بات ہوگی کہ ہم زبان سے تو اسے دُعا دیں لیکن اپنے کسی عمل یا ہاتھوں سے اُسے تکلیف پہنچاتے رہیں۔

پیارے بچّو! سلام ہمارے پیارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بہت ہی پیاری سنّت ہے۔ دنیا میں محبت پھیلانے، نفرت مٹانے اور لڑائی ختم کرنے کا بہترین طریقہ سلام کرنا ہے، یونہی گھر میں آتے جاتے وقت سلام کرنے کی عادت بنایئے کہ اس عمل سے گھر میں اللہ پاک کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

اللہ پاک ہمیں ہر کام سنّتِ نبوی کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! جس نے ایمان کی حالت میں نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا ہو اور ایمان ہی کی حالت میں اس کا انتقال ہوا ہو وہ صحابی ہے۔

(بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلسنت، ص82)

شعبان میں وِصال فرمانے والے 5 صحابہ و صحابیات علیہمُ الرِّضوان کے نام خانوں کے اندر چُھپے ہوئے ہیں، آپ نے اُوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حُروف مِلا کر وہ پانچ نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظ ”اُسید“ کو تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

ب	ر	ک	ے	م	غ	ی	ر	ہ
ن	ع	ے	م	ف	ب	س	گ	ا
ح	ف	ص	غ	ک	ر	ل	ب	ذ
ف	ا	س	ی	د	ک	ی	ر	ص
ص	م	ل	ت	ر	ہ	ظ	ک	ھ
ہ	ا	ر	ی	ع	ش	م	ا	ن
ر	ج	س	ل	ی	ط	ا	ک	ہ

تلاش کئے جانے والے 5 نام: 1 عثمان (بن مظعون) 2 سَلِیط 3 مُغیرہ 4 حَفْصہ 5 بَرَکہ رضی اللہ عنہم۔

محمد عباس عطاری مدنی*

پیارے بچّو! شعبانُ المعظّم اسلامی سال کا آٹھواں مہینا ہے، اس مہینے کی 15ویں رات کو "شبِ بَراءت" کہا جاتا ہے کیوں کہ "یہ مُبارَک شب (یعنی رات) جہنّم کی بھڑکتی آگ سے بَراءت (یعنی چھٹکارا) پانے کی رات ہے۔"

لیکن بچّو کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایسی اہم رات میں کچھ نادان مسلمان اللہ پاک کی عبادت کرنے کے بجائے پٹاخے چھوڑ کر اللہ پاک کی نافرمانی کرتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ آتش بازی (Fireworks) نمرود بادشاہ کی ایجاد (Invention) ہے نمرود کافر اور ظالم بادشاہ تھا جس نے اللہ پاک کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آگ میں ڈال دیا تھا۔

ہمارے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ آتش بازی کے نقصانات بیان کرتے ہیں: آتش بازی کا نمرود کی ایجاد ہونا ایک تو یہی آفت (مصیبت)، پھر یہ کہ عبادت کرنے والے مسلمان اس سے پریشان (Disturb) ہوتے ہیں، اس میں پیسے ضائع ہوتے ہیں، اس سے آگ لگنے کا خطرہ ہوتا ہے، اس کی وجہ سے کپڑے جل جاتے ہیں، کبھی بدن کبھی گھر میں آگ لگ جاتی ہے اور کبھی تو فیکٹریوں میں دھماکے ہو جاتے ہیں! شبِ بَراءَت پر کی جانے والی آتش بازی شرعی اور قانونی جرم، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 10 شعبان المعظم 1438ھ)

پیارے بچّو! اس مبارک دن اور رات کو آتش بازی کرنے کے بجائے اپنے پیارے اللہ پاک کی عبادت میں گزار کر اچھے مسلمان ہونے کا ثبوت دیجئے۔

حاضر جواب بچہ

A Witty Child

سلطنتِ عباسیّہ کے وزیر خاقان کا چھوٹا بیٹا "فتح" بہت عقل مند اور حاضر جواب تھا، ایک بار وزیر خاقان بیمار پڑ گئے تو خلیفہ اس کی بیمار پُرسی کے لئے اس کے گھر چلے گئے۔

اسی دوران فتح سے بھی ان کی ملاقات ہوئی تو خلیفہ نے اس سے مذاق کرتے ہوئے پوچھا: فتح! یہ تو بتاؤ کہ تمہارا گھر زیادہ خوبصورت ہے یا ہمارا شاہی محل؟

فتح بولا: ہمارا گھر زیادہ خوبصورت ہے، کیونکہ اس وقت آپ (یعنی خلیفہ) ہمارے گھر میں موجود ہیں۔

یوں ہی ایک مرتبہ خلیفہ کے ہاتھ میں ایک نگینہ تھا تو خلیفہ نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا: فتح! یہ نگینہ زیادہ خوبصورت ہے یا وہ نگینہ جو میری انگوٹھی میں جڑا ہوا ہے؟

فتح نے کہا: وہ ہاتھ جس میں یہ نگینہ ہے سب سے زیادہ خوبصورت ہے۔ خلیفہ چھوٹے سے بچے کی حاضر جوابی اور عقل مندی دیکھ کر بہت حیران ہوا اور اُسے انعام بھی دیا۔

(سیر اعلام النبلاء، 12/83، المستطرف، 1/106)

پیارے بچّو! دیکھا آپ نے! وقت کے سب سے بڑے حکمران یعنی خلیفہ کے سامنے فتح نے گھبرائے اور پریشان ہوئے بغیر کیسا عمدہ جواب دیا۔

جب کبھی کوئی بڑا آپ سے کوئی بات یا کوئی سوال پوچھے تو گھبرانے یا ڈرنے کی بجائے بڑوں کے ادب کا خیال رکھتے ہوئے اطمینان سے سوال کا جواب دیا کریں۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ارشد اسلم عطاری مدنی*

امی جلدی کیجئے! میری وین (Van) آنے والی ہے، حماد اسکول بیگ پہنے کچن میں اسٹول پر بیٹھا کیلا کھا رہا تھا۔

بس ہو گیا تیار، امی نے لنچ باکس حماد کو پکڑاتے ہوئے کہا۔ اتنے میں باہر وین کا ہارن سنائی دیا تو حماد نے ہاتھ میں پکڑا کیلا جلدی سے ختم کرتے ہوئے چھلکا کچن سے باہر کی طرف اچھال دیا۔

کتنی بار کہا ہے کہ پھلوں کے چھلکے وغیرہ کچرے دان (Dustbin) میں پھینکا کرو، امی نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا لیکن حماد جا چکا تھا۔ اسکول سے واپس آنے کے بعد وہ کھانا کھا کر سو گیا۔

حماد گندہ بچہ ہے! حماد گندہ بچہ ہے! حماد نے اِدھر اُدھر نظر گھمائی لیکن کمرے میں اسے کوئی نظر نہیں آیا۔

ارے نیچے تو دیکھو! کسی نے ہنستے ہوئے کہا۔

اب حماد کو لگا جیسے آواز کچرے دان سے آ رہی ہو، کیا تم مجھے پکار رہے ہو؟ حماد نے ڈسٹ بن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں ہاں! میں نے ہی تمہیں گندہ بچہ کہا ہے، ڈسٹ بن نے کہا۔

حماد جلدی سے بولا: میں گندہ نہیں اچھا بچہ ہوں، دیکھو! میں روزانہ نہاتا ہوں اور میرے کپڑے بھی صاف ہیں۔

صرف صاف کپڑے پہننے اور نہانے سے کوئی اچھا بچہ نہیں بن جاتا، ڈسٹ بن نے غصے سے کہا، تم نے کبھی میرا خیال نہیں رکھا، مجھے بھوک لگتی ہے لیکن تم کھانا بھی نہیں دیتے۔

لیکن! امی جان تو کہتی ہیں کھانا پھینکنا نہیں چاہئے یہ بُری بات ہوتی ہے، حماد نے آگے سے جواب دیا۔

نادان لڑکے! میں تمہارا کھانا نہیں مانگ رہا، میں اپنے کھانے کی بات کر رہا ہوں، ڈسٹ بن نے ہنستے ہوئے کہا، تم پھل کھاتے ہو لیکن اس کے چھلکے اِدھر اُدھر پھینک دیتے ہو، بسکٹ کے خالی ریپر وغیرہ بھی باہر ہی پھینک دیتے ہو۔ ایسے بچے اچھے نہیں بلکہ ہمارے دشمن ہوتے ہیں۔

حماد نے اِس بات پر شرمندگی سے سر جھکا لیا اور کہنے لگا: سوری ڈسٹ بن! مجھے بتاؤ میں اب ایسا کیا کروں جس سے تمہاری ناراضی ختم ہو جائے؟

اگر تم روز میرا خیال رکھو، چھلکے، خالی ریپر اور جوس کے خالی ڈبے وغیرہ اِدھر اُدھر پھینکنے کے بجائے ڈسٹ بن میں ڈال دیا کرو گے تو گندگی بھی نہیں پھیلے گی اور میری بھوک بھی مٹ جائے گی، ڈسٹ بن نے کہا، گھروں، شاپنگ مالز، پارکس اور گلی محلوں میں میرے بھائی ہی ہوتے ہیں اپنے دوستوں سے بھی ان کا خیال رکھنے کا کہنا، اگر سارے بچے اچھے بن گئے تو کوئی ڈسٹ بن بھی بھوکی نہیں رہے گی۔

حماد اٹھ جاؤ عصر کی اذان ہو چکی ہے، ڈسٹ بن کی بات ختم ہوئی ہی تھی کہ امی جان کی آواز پر حماد کی آنکھ کھل گئی۔

وضو کرتے ہوئے حماد سوچ رہا تھا کہ ڈسٹ بن کی شکایت والا یہ خواب میں اپنے دوستوں کو بھی سناؤں گا تاکہ وہ بھی کچرا ڈسٹ بن میں پھینک کر اس کی بھوک مٹائیں۔

*شعبہ فیضانِ قراٰن، المدینۃ العلمیہ، کراچی

کبوتر چوک

ابو معاویہ عطاری مدنی*

یہ ہے کبوتر چوک! جنگل کا سب سے خوبصورت حصہ، جنگل کے سارے کبوتر آپ کو یہیں ملیں گے۔

ایک صبح کی بات ہے کہ بڑے کبوتر دانہ دُنکا اکٹھا کرنے کے لئے باہر جانے کی تیاری کر رہے تھے اور سارے بچے ماسی کبوتری کے گھر کے پاس بنے چبوترے پر کھیلنے کے لئے جمع تھے کہ اچانک بھولو کبوتر کی آواز پورے کبوتر چوک میں گونجنے لگی:

سنو! سنو! سنو! ببلو چاچا کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔

بھولو کبوتر کا اعلان ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ سارے کبوتر ببلو چاچا کے گھر کی طرف چل دیئے، کچھ ہی دیر میں ببلو کبوتر جنہیں پیار سے سارے چاچا کہتے تھے، ان کا گھر کبوتروں سے بھر گیا اور جلد ہی حکیمہ کبوتری بھی پہنچ گئی۔

حکیمہ کبوتری قد میں چھوٹی ضرور تھی مگر اپنے کام میں خوب ماہر تھی۔

ببلو کا زخم دیکھ کر حکیمہ کبوتری نے کچھ جڑی بوٹیوں کا رَس نچوڑ کر اس کے زخم پر لگا دیا جس سے خون بہنا تو فوراً رک گیا لیکن زخم بھرنے کے لئے اسے ایک خاص جڑی بُوٹی کی ضرورت تھی جو جنگل کے دوسری طرف اگتی تھی وہ جڑی بوٹی لانے کے لئے حکیمہ کبوتری نے اپنے شاگرد بُھورے کبوتر کو بھیج دیا۔

شریف ابنِ شریف! کیا تلاش کر رہے ہو؟ شرارتی چڑیا بُھورے کبوتر کو ہمیشہ طنزاً اسی نام سے بلاتی تھی۔

آج صبح ببلو چاچا کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے، ان کے علاج کے لئے ایک خاص جڑی بوٹی ڈھونڈ رہا ہوں، بُھورے کبوتر نے ناراض ہوئے بغیر جواب دیا۔

واہ بھئی واہ! دوسروں کی خدمت! وہ بھی آج کے زمانے میں! کوئی فائدہ نہیں ہے، شرارتی چڑیا نے منہ پُھلا کر کہا۔

بُھورا کبوتر مسکراتے ہوئے بولا: چڑیا بہن! دوسروں کی مدد کسی فائدے کے لئے نہیں کی جاتی بلکہ یہ تو نیکی کا کام ہے۔

بھئی یہ مدد اور نیکی تمہیں مبارک! میں تو چلی اپنی سہیلی سے ملنے، یہ کہتے ہوئے چڑیا پُھر سے اُڑ گئی اور کچھ دیر بعد بُھورا کبوتر بھی جڑی بوٹی تلاش کر کے ببلو چاچا کے گھر پہنچ گیا۔

دوسری صبح بھی بُھورا کبوتر جڑی بوٹی تلاش کرنے میں مصروف تھا کہ اسے ایک چڑیا گری ہوئی نظر آئی، قریب جا کر دیکھا تو شرارتی چڑیا بے ہوش پڑی تھی جس کے پَر بُری طرح زخمی تھے، شرارتی چڑیا کی یہ حالت دیکھ کر بُھورے کو بہت افسوس ہوا، جیسے تیسے کر کے وہ اسے حکیمہ کبوتری کے پاس لے آیا۔

حکیمہ کبوتری نے اس کے پروں پر مرہم لگایا اور اس کی چونچ کھول کر اندر پھولوں کا رَس ٹپکایا، کچھ ہی دیر میں چڑیا کو ہوش آ گیا، پہلے تو اسے سمجھ نہ آیا کہ وہ کہاں ہے پھر وہ اٹھنے لگی تو حکیمہ کبوتری بولی: ارے نہیں! ابھی آپ زخمی ہو، آرام کرو، اچھا ہوا بُھورا کبوتر تم کو میرے پاس لے آیا۔

آہستہ آہستہ چڑیا کو سب یاد آ گیا کہ وہ صبح کیسے درخت سے ٹکرا کر گر گئی تھی، بُھورے کبوتر کو اپنے سامنے دیکھ کر اسے اپنی کل کی کہی ہوئی باتوں پر بہت شرمندگی ہو رہی تھی۔

پیارے بچّو! مشکل میں دوسروں کی مدد کرنا، بیمار کا خیال رکھنا اور اس کی خدمت کرنا سب نیکی کے کام ہیں۔ لیکن بچّو! کسی کی بھی مدد کرتے یا اس کا خیال رکھتے وقت یہ دیکھ لیں کہ انجانے میں اسے کوئی تکلیف نہ پہنچے مثلاً اگر کوئی گر کر زخمی ہو جائے تو اس طرح اُٹھائیں کہ اس کے زخم پر ہاتھ نہ لگے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

کیا آپ جانتے ہیں؟

ابو عتیق عطاری مدنی*

سوال: حضرت سیّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کم سے کم کتنی رکعات میں ایک قراٰن ختم فرمایا؟

جواب: ایک رکعت میں۔ (مناقب ابی حنیفہ للکردری، ص242)

سوال: قراٰنِ پاک کی وہ کون سی آیت ہے جس میں ساگ، ککڑی، گندم، مسور اور پیاز کا ذِکر ہے؟

جواب: پارہ ایک، سورۂ بقرہ، آیت نمبر 61 میں: ﴿فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآىٕهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ بَصَلِهَاؕ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: تو آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ زمین کی اُگائی ہوئی چیزیں ہمارے لیے نکالے کچھ ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز۔

سوال: ہاشمی کن کو کہا جاتا ہے؟

جواب: امیرُ المؤمنین حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل، حضرت عبّاس رضی اللہ عنہم اور حارث بن عبدُ المطلب کی اولاد کو۔ (در مختار، 3/350)

سوال: کعبہ شریف کے اندر کتنے بُزرگوں نے قراٰنِ پاک ختم فرمایا؟

جواب: چار بُزرگوں نے۔ امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عثمان بن عفّان، حضرت سیّدُنا تمیم داری، حضرت سیّدُنا سعید بن جُبیر اور حضرت سیّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم۔

(مناقب ابی حنیفہ للکردری، ص237)

سوال: شعبان کی وہ کون سی رات ہے جس میں کوئی دُعا ردّ نہیں ہوتی؟ (یعنی ہر دعا قبول ہوتی ہے)

جواب: 15 شعبان کی رات۔ (جامع صغیر، ص241، حدیث: 3952)

نمازکی حاضری

(12 سال سے کم عمر بچوں اور 9 سال سے کم عمر بچیوں کے لئے انعامی سلسلہ)

حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تَحَافَظُوْا عَلٰی اَبْنَائِكُمْ فِی الصَّلَاةِ یعنی نماز کے معاملہ میں اپنے بچّوں پر توجہ دو۔

(مصنف عبد الرزاق، 4/120، رقم: 7329)

اپنے بچّوں کی اخلاقی اور رُوحانی تربیت کے لئے انہیں نماز کا عادی بنائیے۔ والدین یا سرپرست بچّوں کی نماز کی حاضری روزانہ بھرنے اور اپنے دستخط کرنے کے بعد محفوظ رکھیں، مہینا ختم ہونے پر یہ فارم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجیں یا صاف ستھری تصویر بنا کر اگلے اسلامی مہینے کی 10 تاریخ تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے واٹس ایپ نمبر (+923012619734) یا Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) پر بھیجیں۔

شعبان المعظم 1441ھ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						
8						
9						
10						
11						
12						
13						
14						
15						

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی
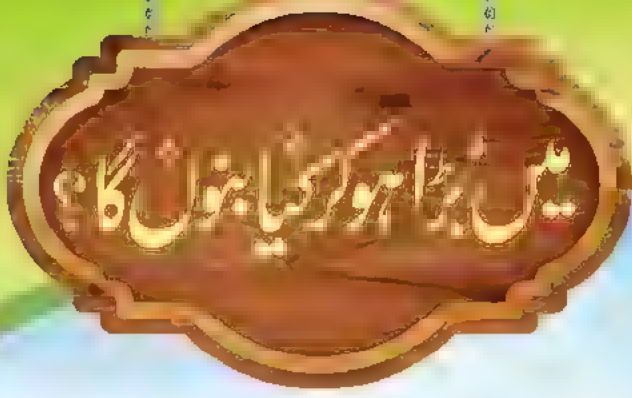
Aim: I want to be a programmer. I want to help Islam by making such apps to reform myself and the people of the entire world. (Daniya Syeda d/o Mugheesudin Ahmed Syed).

مقصد: میں ایک پروگرامر بننا چاہتی ہوں، اور میں ایسی ایپلیکیشنز بنا کر دینِ اسلام کی خدمت کرنا چاہتی ہوں جن کے ذریعے میری اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح ہو سکے۔ (دانیہ سیدہ بنتِ مغیثُ الدّین احمد سید، آسٹریلیا)

منتخب پیغامات: 1 میں بڑا ہو کر قاری و مفتی بنوں گا، دین کی خوب خدمت کروں گا، دین اور دنیا کی بھلائی حاصل کروں گا اِنْ شَآءَ اللہ۔ (محمد حنظلہ رضا عطاری، دارالمدینہ کلاس ون راولپنڈی) 2 میں بڑا ہو کر دعوتِ اسلامی کا مبلّغ بننا چاہتا ہوں، اللہ پاک میری اس خواہش کو پورا فرمائے، اٰمین۔ (محمد ممتاز رضا بن عامر امتیاز، کلر سیداں) 3 مجھے دعوتِ اسلامی سے بہت پیار ہے، میں بڑی ہو کر عالمہ اور دعوتِ اسلامی کی مبلّغہ بننا چاہتی ہوں۔ میں اپنے والدین کے لئے صدقۂ جاریہ بننا چاہتی ہوں۔ (آمنہ بنتِ غلام یاسین عمر 9 سال، کراچی) 4 میں بڑا ہو کر علمِ دین سیکھ کر مبلّغِ دعوتِ اسلامی بن کر دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ اور اِشاعت کے لئے سفر کروں گا۔ (محمد عثمان رضا قادری عطاری بن غلام ربانی عطاری عمر 8 سال، کشمیر) 5 میرا نام مریم ہے، میری عمر پانچ سال ہے، میں بڑی ہو کر حافظۂ قرآن بننا چاہتی ہوں۔ اِنْ شَآءَ اللہ (مریم، سکھر)

شعبان المعظم 1441ھ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
16						
17						
18						
19						
20						
21						
22						
23						
24						
25						
26						
27						
28						
29						
30						

نام ــــــــــ ولدیت ــــــــــ

عمر ــــــــــ والد یا سرپرست کا فون نمبر ــــــــــ

گھر کا مکمل پتا ــــــــــ

ــــــــــــــــــــــــــــــ

ــــــــــــــــــــــــــــــ

بذریعۂ قرعہ اندازی تین بچوں کو تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

نوٹ: 90 فیصد حاضری والے بچّے قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے • قرعہ اندازی کا اعلان شوال المکرّم 1441ھ کے شمارے میں کیا جائے گا • قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے بچوں میں سے 12 نام "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے جائیں گے جبکہ بقیہ کے نام "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" (news.dawateislami.net) پر دیے جائیں گے۔

بلال حسین عطاری مدنی*

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ایک روز میرا بیٹا شعبان رضا جو کہ ہمارے گھر کی رونق تھا، میرے سامنے کھیل میں مگن تھا، کچھ ہی دیر بعد میں کام میں مصروف ہو گیا اچانک مجھے خیال آیا کہ شعبان رضا کہاں ہے؟ شعبان کی والدہ کو آواز دی اور پوچھا شعبان رضا کہاں ہے؟ وہ بولیں: مجھے معلوم نہیں! دیکھئے کہیں نیچے نہ اُتر گیا ہو، نیچے والد صاحب کے گھر پہ معلوم کیا تو پتا چلا کہ شعبان وہاں بھی نہیں ہے، ہم پریشانی کے عالم میں شعبان کو تلاش کر رہے تھے کہ اسی دوران میرے ذہن میں خیال آیا کہ واش روم میں بھی دیکھ لیا جائے چنانچہ جب میں واش روم میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ پانی سے بھری بالٹی میں میرا شعبان رضا منہ کے بل گرا ہوا ہے! ہم بچے کو اسپتال لے کر پہنچے جہاں ڈاکٹر نے بتایا کہ بچّہ انتقال کر چکا ہے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔

معزّز والدین! عالمی ادارۂ صحت (World Health Organization) کی جاری کردہ ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں گھریلو حادثات کے باعث سالانہ تقریباً 34 لاکھ بچّے زخمی ہوتے ہیں جن میں سے کم و بیش 6 لاکھ 30 ہزار بچّے موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان اموات اور حادثات کی اگرچہ مختلف وجوہات ہیں لیکن دیکھا جائے تو اس میں کہیں نہ کہیں سرپرست حضرات کی غفلت کا عمل دخل بھی ہوتا ہے! اگر آپ چاہتے ہیں کہ بچّے گھریلو حادثات سے محفوظ رہیں تو ان کی پہنچ میں کوئی بھی ایسی چیز نہ رہنے دیں جو بچّوں کی نازک زندگیوں کے لئے نقصان کا باعث ہو، اس سلسلے میں بتائی گئی حفاظتی تدابیر پر عمل کرنا فائدہ مند ہوگا اِنْ شَآءَ اللہ۔

* تیزاب (Acid)، پیٹرول، مٹی کا تیل اور اس طرح کی دیگر نقصان دہ و خطرناک مائع (Liquid) اشیاء میں سوائے "بچّوں کی پہنچ سے دور رکھنے" کے کسی اور حفاظتی تدبیر کی طرف نہ جائیں کیونکہ ان کی بوتل پر اگرچہ آپ بڑا بڑا لکھ کر لگا بھی دیں گے تو بچے کو کیا پتا کہ یہ کیا لکھا ہے؟ * دیوار کی نچلی سطح پر اگر ضرورت نہیں تو بجلی کے ساکٹ نہ لگوائیں اور اگر لگے ہوئے ہیں تو ان کو یا تو کسی چیز سے پیک کر دیں یا پھر ان ساکٹ تک بجلی کی فراہمی مُنقطع کر دیں * گھر میں موجود ٹینک کے ڈھکن کو کھلا مت چھوڑیں بلکہ اس میں لاک لگائیں نیز جب کبھی کھولنے کی ضرورت پیش آئے تو جب تک کھلا ہے وہاں کوئی نگرانی کرنے والا لازمی ہو * بعض اوقات بجلی کے بورڈ یا پھر کچھ کھلے تار لٹکتے ہوئے نظر آتے ہیں، انہیں بے حال چھوڑ کر حادثات کو دعوت دینے کے بجائے کوشش کر کے فوری طور پر ٹھیک کرائیں * استری کرنے کے بعد جب تک وہ ٹھنڈی نہ ہو جائے اسے کسی اونچی جگہ بچّوں کی پہنچ سے دور رکھیں * گھریلو استعمال کی چھری، چاقو اور کانٹے وغیرہ کچن میں ریک کے اس حصے میں رکھیں جہاں تک بچّوں کی رسائی نہ ہو * مائیں چھوٹے بچّوں کو اکیلا سوتے ہوئے چھوڑ کر کام کاج میں مصروف ہو جانے سے گُریز کریں یا وقتاً فوقتاً دیکھتی رہیں بالخصوص بیڈ وغیرہ پر لٹائیں تو سائیڈ میں تکیہ وغیرہ کی رکاوٹ ضرور رکھیں * باتھ روم کا دروازہ بند رکھیں کیونکہ عموماً وہاں پانی سے بھری بالٹیاں اور ٹب موجود ہوتے ہیں، چھوٹے بچے اپنے آپ کو اس میں گرا کر نقصان پہنچا سکتے ہیں * جن گھروں میں چھوٹے بچّے ہوں وہاں ٹیبل یا کسی اور فرنیچر پر کپڑا رکھ کر اس پر وزنی سامان اور کانچ کے شوپیس وغیرہ رکھنا بچّوں کے حادثے کا خود موقع فراہم کرنے والی بات ہے، کیونکہ بچّے اس کپڑے کو کھینچ کر اپنے اوپر سامان گرا سکتے ہیں۔

محترم والدین! یہاں نمونے (یعنی Sample) کے طور پر چند ایک اشیاء کو بیان کیا گیا ہے اس کے علاوہ بھی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کا بچّوں کی پہنچ میں ہونا ان کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے، لہٰذا اپنے اِرد گرد کے ماحول کا جائزہ لے کر ان اشیاء کی معلومات حاصل کریں اور انہیں "بچّوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔"

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

مدرسۃُ المدینہ مدینہ مسجد

آج ہم جس مَدرسۃُ المدینہ کا تعارف کروا رہے ہیں اس کا نام ہے "مدرسۃُ المدینہ مدینہ مسجد" (واربرٹن) جو کہ ضلع ننکانہ میں واقع ہے۔ مدرسۃُ المدینہ مدینہ مسجد میں تعلیمِ قراٰن کا آغاز 1999 میں ہوگیا تھا جبکہ جدید تعمیر کا آغاز 2001 میں ہوا۔ رُکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطّاری نے اس مدرسۃُ المدینہ کا سنگِ بنیاد (Foundation Stone) رکھا جبکہ اس کا افتتاح مرحوم نگرانِ شوری حاجی مشتاق عطّاری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تھا۔

اس مدرسۃُ المدینہ میں حفظ وناظرہ دونوں کی کلاسز ہیں۔ اب تک (یعنی 2020 تک) اس مدرسۃُ المدینہ سے کم و بیش 160 طَلَبہ حفظِ قراٰن کی سعادت پاچکے ہیں جبکہ 1300 بچّے ناظرہ قراٰنِ کریم مکمّل کرچکے ہیں۔ یہاں سے تعلیم مکمّل کرنے والے 66 سے زائد طَلَبہ درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لے چکے ہیں جبکہ 15 سے زائد درسِ نظامی بھی مکمل کرچکے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول "مدرسۃُ المدینہ" کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی ستارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، مَدرسۃُ المدینہ مدینہ مسجد میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگا رہے ہیں۔ شیخ حماد بن غلام نبی عطّاری ان مدنی ستاروں میں سے ایک ہیں، ان کے تعلیمی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

25 دن میں مدنی قاعدہ مکمل کیا، 1ماہ میں ناظرہ قراٰنِ مجید ختم کیا جبکہ 4 ماہ اور 26 دن کے قلیل عرصہ میں مکمل قراٰنِ کریم حفظ کرلیا۔ مَاشَآءَ اللہ! روزانہ قراٰنِ کریم کے 3 پارے پڑھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ حفظ قراٰن کے ساتھ تعلیمات قراٰن کو سمجھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کے 150 سے زائد کتب و رسائل کا مطالعہ کرچکے ہیں۔ علمی و عملی میدان میں مضبوطی لانے اور اُمّت کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت مستقبل میں درسِ نظامی (عالم کورس) اور مفتی کورس کرنے کا پختہ ارادہ رکھتے ہیں۔

نوکرانی کا بیٹا
Son of a maid

ابو عُبید عطّاری مدنی*

نئی نوکرانی کیسا کام کر رہی ہے؟ ننّھے میاں گھر والوں کے ساتھ رات کا کھانا کھا رہے تھے جب دادی نے ان کی امّی سے پوچھا۔ پہلے والی سے تو اچّھا ہی کام کر رہی ہے، امی نے جواب دیا۔ نئی نوکرانی کا سُن کر ننھے میاں فوراً بول پڑے: لیکن میں نے تو نئی نوکرانی نہیں دیکھی۔

وہ صبح کے وقت آتی ہے جب آپ اسکول جاچکے ہوتے ہیں اور آپ کے آنے سے پہلے ہی صفائی کرکے چلی جاتی ہے، اور ہاں! کھیلنے کے بعد اپنے کھلونے سمیٹ کر ان کی جگہ پر رکھا کریں، امّی نے ننّھے میاں کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

اتوار کے دن ننھے میاں فجر کے بعد سوئے تو 9 بجے آنکھ کھلی، جلدی سے دانت صاف کرکے ہاتھ منہ دھو کر باہر نکلے تو لاؤنج (Lounge) میں رکھے صوفے پہ ان کا کلاس فیلو بیٹھا تھا، دانش! تم یہاں کیسے؟ ننھے میاں نے حیرانی سے پوچھا۔

دانش بولا: اپنی امی جان کے ساتھ آیا ہوں۔

اچّھا! کہاں ہیں وہ؟ ننھے میاں نے دوبارہ پوچھا۔

وہ اوپر چھت کی صفائی کر رہی ہیں، دانش نے اطمینان سے جواب دیا۔

تو ہماری نئی نوکرانی تمہاری امّی ہیں؟ ننھے میاں بولے۔

ہاں، دانش نے جواب دیا۔

امّی جان! آپ کو معلوم ہے؟ ہماری نئی نوکرانی کا بیٹا میرا کلاس فیلو ہے، ننھے میاں نے کچن میں پہنچ کر اسٹول پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

امّی بولیں: یہ تو بہت اچّھا ہوگیا، چھٹی کا دن ہے، دونوں دوست مل کر کھیلنا، بیٹھو میں ابھی اپنے بیٹے کو گرم گرم پراٹھا دیتی ہوں۔

نوکرانی کا بیٹا میرا دوست کیسے ہو سکتا ہے؟ ویسے بھی کلاس میں کچھ دن پہلے سب کے سامنے اس نے میری انسلٹ کی تھی اور اپنے پاس بیٹھنے نہیں دیا تھا، ابھی جاکر اُسے مزہ چکھاتا ہوں۔

رُکو! کوئی بدتمیزی مت کرنا، امّی منع کرتی رہ گئیں لیکن ننھے میاں اپنی بات سنا کر باہر نکل چکے تھے۔

دانش، اٹھو شاباش! تمہاری جگہ صوفے پر نہیں ہے تم ہماری نوکرانی کے بیٹے ہو، اُدھر نیچے زمین پر بیٹھو، نیا صوفہ گندہ کردیا ہے۔

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ مضمون کا نام، صفحہ اور لائن نمبر لکھئے۔ ① نیک لوگ غصہ کو برداشت کرتے ہیں ② 25 دن میں مدنی قاعدہ مکمل کیا ③ دوسروں کی مدد کسی فائدے کے لئے نہیں کی جاتی ④ گھر میں اللہ پاک کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں ⑤ میری بھوک بھی مٹ جائے گی۔ ◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضان مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضان مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ننھے میاں کا غصّہ دیکھ کر دانش فوراً اٹھ گیا اور کونے میں چپ چاپ جا کھڑا ہوا۔

ننھے میاں یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا؟ ننھے میاں ابھی کچھ اور بھی بولنا چاہتے تھے کہ پیچھے سے دادی کی آواز سنائی دی، اور یہ بچّہ کون ہے؟

اتنے میں نوکرانی بھی وہاں پہنچ گئی تھی اور جلدی سے کہنے لگی: اماں جی! میرا بیٹا ہے، آج اسکول کی چھٹی تھی تو ساتھ لے آئی، آپ کو بُرا لگا ہے تو معافی چاہتی ہوں، آئندہ ساتھ نہیں لاؤں گی۔

یہ سنتے ہی ننھے میاں پھر غصے سے بولے: اسے ابھی واپس گھر بھیج دو میں اسے......

دادی نے ننھے میاں کی بات پوری نہ ہونے دی اور اسے خاموش کرواتے ہوئے اپنے پاس صوفے پر بٹھالیا، پھر دانش کو بھی پاس بلالیا اور کہنے لگیں: ننھے میاں! نوکر بھی ہماری ہی طرح کے انسان ہوتے ہیں، ان سے بھی تمیز سے پیش آنا چاہئے۔

لیکن دادی! دانش نے اسکول میں میری انسلٹ (بے عزّتی) کی تھی، ننھے میاں تیزی سے بولے۔

اچّھا یہ بتایئے کہ آپ دونوں میں سے کس نے امام زینُ العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا نام سُنا ہے؟ دونوں میں سے کسی نے جواب نہ دیا تو دادی کہنے لگیں: میں بتاتی ہوں، حضرت زینُ العابدین ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نواسے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں، ایک بار حضرت زینُ العابدین نے وضو کرنا تھا تو ان کی کنیز (یعنی خادمہ) ایک برتن میں پانی لے کر آگئی، خادِمہ پانی ڈال رہی تھی اور امام زینُ العابدین وضو کر رہے تھے، اچانک برتن خادمہ کے ہاتھ سے پھسلا اور امام زینُ العابدین کے چہرے سے ٹکرا گیا، جس کی وجہ سے آپ کا چہرہ زخمی ہوگیا۔ حضرت زینُ العابدین نے خادمہ کی طرف دیکھا تو وہ بولی: نیک لوگ غصّہ کو برداشت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنا غصّہ برداشت کیا۔ خادِمہ بولی: نیک لوگ معاف کرتے ہیں۔ فرمایا: اللہ پاک تجھے معاف فرمائے۔ خادمہ نے پھر کہا: اللہ پاک احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں اللہ کے لئے آزاد کیا۔ (تاریخ ابن عساکر، 41/387)

اب ننھے میاں مجھے بتاؤ، اچھا انسان کون ہے جو بُرائی کے بدلے بھی بھلائی کرے یا جو برائی کا بدلہ برائی سے دے؟

دادی! اچّھا انسان برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتا ہے، میں نے دانش کو معاف کیا اور دانش سے اپنی بدتمیزی کی معافی بھی مانگتا ہوں تاکہ اچّھا انسان بن جاؤں، آؤ دانش ہم دونوں مل کر کھیلتے ہیں، ننھے میاں نے دانش کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ ننھے میاں آپ بھی اسکول والی بات پر مجھے معاف کردیں، دانش نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

کچن کے دروازے میں کھڑی امی جان بھی یہ سب دیکھ کر مُسکرا رہی تھیں جلدی سے بولیں: ننھے میاں! کھیلنے سے پہلے ناشتہ کرلو۔

امّی جان! اب آپ صرف میرے لئے نہیں، ہم دونوں دوستوں کے لئے ناشتہ لے کر آیئے، ننھے میاں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور دانش کے قریب بیٹھ گئے۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچوں اور بچیوں کے لئے ہے۔

نام مع ولدیت:.................. عمر:..... مکمل پتا:..

موبائل نمبر: ....، (1) مضمون................. صفحہ..... لائن.........

(2) مضمون.................. صفحہ..... لائن.....، (3) مضمون.................. صفحہ..... لائن.........

(4) مضمون.................. صفحہ..... لائن.....، (5) مضمون.................. صفحہ..... لائن.........

نوٹ: ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان شوال المکرم 1441ھ کے "ماہنامہ فیضان مدینہ" میں کیا جائے گا۔

عشقِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تقاضا

اُمِّ میلاد عطاریہ
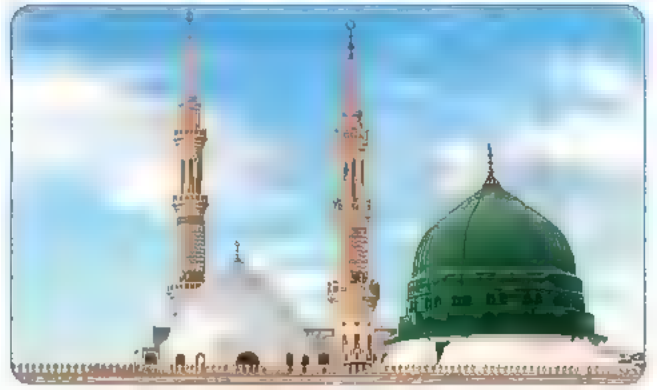
ایک مسلمان کے ایمان کی پختگی مَحبّتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں چُھپی ہوتی ہے اور اسی محبت پر ہی ایمان کا دارومدار ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے کوئی اس وقت تک (کامل) مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔[1]

مَحبّت اپنے اندر بہت سے تقاضوں کو لئے ہوتی ہے جن میں سے ایک بڑا تقاضا یہ ہے کہ جس سے مَحبّت کی جائے اس کی پیروی کی جائے، اس کی ہر ادا کو اپنایا جائے اور اس کے ہر حکم پر سرِتسلیم خَم کیا جائے۔ چنانچہ حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک دن وضو کیا تو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان آپ کے وضو کے دھووَن شریف کو اپنے اوپر ملنے لگے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ تم کو اس پر کیا چیز اُبھارتی ہے؟ وہ بولے اللہ اور رسول کی مَحبّت تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ رسول سے مَحبّت کرے یا اس سے اللہ رسول مَحبّت کریں تو وہ جب بات کرے تو سچی کرے، جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو امانت ادا کرے اور اپنے پڑوسی سے اچھا پڑوس نبھائے۔[2]

اس حدیثِ پاک کی شرح کرنے والے علمائے کرام کے فرامین کا خلاصہ یہ ہے کہ "حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وضو کے دھووَن کو تبرُّکاً اپنے جسم پر ملنا بہت اچھا عمل ہے مگر صرف یہی مَحبّتِ رسول کے دعوے کی دلیل نہیں کہ یہ چیزیں نفس پر دشوار نہیں یہ کام تو عام لوگ بھی کرلیتے ہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اللہ و رسول کی اطاعت اور فرماں برداری کرنا بھی ضروری ہے کہ وہی نفس پر دشوار ہے۔"[3]

پیاری اسلامی بہنو! ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص اپنے محبوب کے پسندیدہ کاموں سے منہ پھیر کر اس کو ناراض کرنے والے کاموں میں مشغول ہوجائے! مَحبّتِ رسول تو نام ہی اس چیز کا ہے جو مزید نیکیاں کرنے پر اُبھارے، جو گناہوں سے دور رکھے، سنّتوں پر عمل کرنے والا بنادے، محبتِ رسول تو کہتے ہی اسے ہیں جو نمازوں کا عاشق بنادے، روزوں کا پابند بنادے، بے پردگی سے نجات دلادے، اولاد کی دینی تربیت کرنے پر ابھارے، سُنی سنائی باتیں آگے کرنے سے روکے رکھے اور ہر طرح کے غیر اسلامی طور طریقوں (Un-Islamic Fashions) سے باز رکھے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیئے گئے احکامات کی پیروی کرتے ہوئے اپنے آپ کو اس مَحبّتِ رسول سے آراستہ کرلیں کہ جو اپنی آگ سے گناہوں اور کوتاہیوں کی جھاڑیوں کو یک دَم جلا کر راکھ کردے۔

اے عشق ترے صَدقے جلنے سے چُھٹے سَستے
جو آگ بجھادے گی وہ آگ لگائی ہے[4]

پیاری اسلامی بہنو! رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبّت پانے اور اس کے تقاضوں پر عمل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے۔

(1)بخاری، 1/17، حدیث: 15 (2)شعب الایمان، 2/201، حدیث: 1533 (3)شرح المشکاۃ للطیبی، 9/224، تحت الحدیث: 4990، مرقاۃ المفاتیح، 8/724، تحت الحدیث: 4990، مراٰۃ المناجیح، 6/576 ملخصاً (4)حدائقِ بخشش، ص193۔

رمضان کی تیاری
Ramadan Preparation

بنتِ اصغر عطاریہ

رمضانُ المبارک کی آمد آمد ہے، اللہ کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اور بُزُرگانِ دین رمضان شریف کی آمد سے پہلے ہی اس کی تیاری کرلیتے تھے۔ پیاری اسلامی بہنو! آپ بھی اس مُقدّس مہینے کی آمد سے پہلے ہی اپنے وہ تمام کام نمٹا لیجئے جو روزہ رکھنے، عبادت کرنے اور تلاوتِ قراٰن کرنے میں رکاوٹ بنتے ہیں، ان میں سے چند کام اور ان کا حل مُلاحظہ کیجئے:

صفائی ستھرائی: ◆ دیواروں وغیرہ سے مکڑی کے جالے صاف کرلیں، کارپیٹ اور پردے ڈرائی کلین کروالیں ◆ کچن کے خانوں، ڈبوں اور مائکروویو اوون کی صفائی کرلیں۔ یونہی فریج کی صفائی بھی اہم ہے کیونکہ رمضان میں فریج کا استعمال پہلے سے بڑھ جاتا ہے، اس لئے فریج کے شیلف احتیاط کے ساتھ نکالیں اور انہیں بیکنگ سوڈا لگا کر پھر پانی سے اچھی طرح دھو کر خشک کپڑے سے صاف کرلیں یا دھوپ میں سکھالیں اور پھر فریج کے اندرونی حصے کی صاف کپڑے کی مدد سے صفائی کرلیں۔

کھانے پینے کی اشیاء: سب سے پہلے اندازہ لگالیں کہ رمضان میں مختلف ڈشز کی تیاری کے لئے کتنا آئل، نمک، مرچ وغیرہ درکار ہوگا۔ اپنے بجٹ کے مطابق ان کی فہرست بنا کر پہلے سے یہ اشیاء منگوالیں، تاکہ رمضان میں ان کی خریداری کے لئے وقت نہ لگانا پڑے۔

افطاری کی تیاری: افطاری میں چونکہ مختلف پکوان ہوتے ہیں تو وہ اشیاء جن کا استعمال روزانہ ہوتا ہے وہ پہلے سے تیار کرلیں مثلاً ادرک لہسن کا پیسٹ بنا کر کسی جار میں رکھ کر فریز کرلیں۔ اسی طرح سبزیاں جیسے مٹر نکال کر اور پالک وغیرہ کاٹ کر فریز کرلیں۔

نظامُ الْاَوْقات: رمضان کے حوالے سے اپنا ایک جدول (Time table) ترتیب دے لیں تاکہ عبادات اور کام کاج دونوں کی بسہولت ادائیگی ہوسکے، اگر آپ کہیں پڑھاتی ہیں تو اسے بھی پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنی نیند کو بھی ایک مناسب وقت دینا ہوگا ورنہ آپ کے سارے کام اُلٹ پُلٹ ہوسکتے ہیں۔ رَمَضانُ المبارک میں روزانہ نمازِ عصر اور نمازِ تراویح کے بعد مدنی چینل پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں جس میں دینی و دنیاوی مسائل کے حل بیان کئے جاتے ہیں، لہٰذا اپنا جدول اس انداز سے ترتیب دیں کہ مدنی مذاکرہ بھی دیکھ سکیں اور دیگر معمولات بھی متاثر نہ ہوں۔

عید کی تیاری: عید کے دن اچھے کپڑے پہننا مستحب ہے لہٰذا خواتین، مرد حضرات اور بچّوں کے لئے کپڑوں کی خریداری یا کپڑوں کی سلائی پہلے سے کرلیں، اس طرح آپ عید کے قریب ہونے والی مہنگائی اور مارکیٹ کے رش سے بھی بچ جائیں گی اور رَمَضانُ المبارک میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرسکیں گی ◆ جو کپڑے استری کرنے ہیں وہ پہلے سے ہی ایک ساتھ استری کرکے رکھ لیں یا پھر جس طرح سہولت ہو وقفے وقفے سے کرلیں ◆ صدقاتِ واجبہ و نافلہ پہلے سے مُسْتَحِقّین کو ادا کردیں تاکہ وہ بھی رمضان اور عید کی برکات سے مُسْتَفِید ہوسکیں۔ اللہ کریم ہمیں صحّت و عافیت کے ساتھ ماہِ رمضان کا مہینا عبادتوں میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آگ کے کنگن

بنتِ خالد حسین عطاریہ

آنٹی! امّی جان کہہ رہی تھیں کہ رمضان سے پہلے ہی تمہیں عید کی خریداری (shopping) کروادوں رمضان میں تو باہر نکلنے کا وقت بھی نہیں ملتا، اس لئے آج امی جان آرہی ہیں، میں ان کے ساتھ چلی جاؤں؟ بنتِ ناصر نے اپنی ساس سے پوچھا۔

جی جی بیٹا! ہنسی خوشی جاؤ لیکن خیال رکھنا یہ موقع خوشیوں کا ہوتا ہے کسی پہ بوجھ ڈالنے کا نہیں، لہٰذا والدہ جو دِلوادیں لے لینا، زیادہ فرمائشیں مَت کرنا آخر اب تم ہماری ذمہ داری ہو، شادی کے بعد بہو کا یہ پہلا رمضان تھا تو فاطمہ آپا نے اجازت دینے کے ساتھ ساتھ سمجھانا بھی ضروری سمجھا۔

فاطمہ آپا اپنی سمدھن (بہو کی امی) کے ساتھ بیٹھی چائے پی رہی تھیں اور ساتھ میں ہلکی پھلکی گفتگو بھی جاری تھی تبھی سمدھن پوچھنے لگی: آپا! زکوٰۃ تو آپ رمضان میں نکالیں گی ناں؟

فاطمہ آپا بولیں: ارے نہیں بہن، سارا سال ہی تو خیرات دیتے رہتے ہیں، کبھی فقیر کو سو پچاس دے دیئے، کبھی مسجد کی پیٹی میں رقم ڈال دی اب الگ سے زکوٰۃ دینے کی کیا ضرورت ہے، ویسے بھی میرا کونسا لمبا چوڑا بینک بیلنس ہے۔

لیکن آپ کے پاس سونا بھی تو ہے ناں آپا، یہ کنگن ہی دیکھ لیں چار پانچ تولے سے کم کے نہ ہوں گے، میرے پاس بھی رقم کہاں ہوتی ہے لیکن زیورات رکھے ہوئے ہیں تو ان کی زکوٰۃ لازمی نکالتی ہوں، سمدھن نے نرمی سے جواب دیا۔

ارے بہن! رقم پاس نہیں، سونا بھی زکوٰۃ میں دے کر ختم کردوں کیا، فاطمہ آپا نے گھبرا کر کہا۔

اس سے پہلے کہ سمدھن کچھ بولتی، بنتِ ناصر اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے بولی: امی جان، اٹھیں! جلدی چلیں، واپس بھی تو آنا ہے۔

جوابْ دیجئے!

شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۱۴۴۱ھ

سوال 01: کعبہ شریف کے اندر کتنے بُزرگوں نے قراٰنِ پاک ختم فرمایا؟

سوال 02: دجّال کا زمین پر پہلا دن کتنے سال کے برابر ہو گا؟

جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے، یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734 جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "چیک" پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

ساس اور بہو تو بازار کے لئے نکل چکی تھیں لیکن فاطمہ آپا وہیں بیٹھی ہوئی دل ہی دل میں خود کو تسلی دینے لگیں کہ زکوٰۃ تو تب دوں جب میرے پاس دینے کو پیسے ہوں، وہ تو آتے ہیں اور خرچ ہو جاتے ہیں، رہا سونا تو کون سا میری جیولری شاپ ہے وہ بھی زیورات ہی ہیں جو میں پہنتی ہوں۔

اگلے روز فاطمہ آپا ہال میں بیٹھیں ناشتہ کر رہی تھیں اور بہو پاس ہی بیٹھی ٹی وی پر مدنی چینل دیکھنے میں مگن تھی، چینل پر "دارُ الافتاء اہلِ سنّت" نامی پروگرام جاری تھا جس میں ایک مفتی صاحب اسلامی موضوعات پر سوالات کے جوابات دے رہے تھے، تبھی بذریعہ کال ایک سوال سُن کر فاطمہ آپا نے بھی اپنی ساری توجّہ اس کی طرف پھیر دی۔

مفتی صاحب! یہ ارشاد فرمایئے کہ عورتوں کے پہننے کے زیورات پر زکوٰۃ لازم ہے یا نہیں؟، کالر کا سوال ختم ہوا تو مفتی صاحب فرمانے لگے: جی بالکل، سونا چاہے زیور کی صورت میں ہو یا کسی اور صورت میں، پہنتے ہوں یا ایسے رکھا ہو نصاب کو پہنچنے کی صورت میں بہر حال اس پر زکوٰۃ لازم ہو گی۔ عموماً عورتیں زیورات کے معاملے میں سستی کرتی ہیں اور زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں، ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی، جس کے ہاتھ میں سونے کے موٹے موٹے کنگن تھے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے پوچھا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس عورت نے عرض کی، جی نہیں، آپ نے اِرشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ قیامت کے دن اللہ تمہیں ان کنگنوں کے بدلے آگ کے کنگن پہنائے؟ یہ سنتے ہی اس نے وہ کنگن رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آگے ڈال دیئے اور یہ کہا کہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ہی ہیں۔ (ابوداؤد، 2/137، حدیث:1563)

لیکن مفتی صاحب زیورات کی زکوٰۃ نکالتے رہیں گے تو ختم نہیں ہو جائیں گے؟ پروگرام کے میزبان نے مفتی صاحب سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے جس کی طرف مسلمان عورتوں کو بالکل توجہ نہیں دینی چاہئے میں آپ کو قراٰنِ پاک کی ایک بہت پیاری آیتِ مبارکہ کا ترجمہ بیان کرتا ہوں: ترجمۂ کنزالایمان: اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا۔ (پ22، سبا:39)

لہٰذا یہ مت دیکھیں کہ مال جارہا ہے بلکہ یہ دیکھیں کس کی بارگاہ میں جارہا ہے! جس نے دیا تھا اسی کی راہ میں جارہا ہے اور جس نے پہلے دیا تھا وہ دوبارہ بھی دینے پر قادر ہے، مفتی صاحب نے بڑی وضاحت سے جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

فاطمہ آپا کو یہ سوال و جواب سُن کر اپنے اوپر افسوس ہو رہا تھا کہ کتنے عرصے سے دل کو تسلی دیئے بیٹھی تھی کہ میرے زیور پر زکوٰۃ فرض نہیں، اللہ نہ کرے اسی حالت میں موت آجاتی تو میرا کیا بنتا، مجھ میں تو آگ کے کنگن کی تکلیف برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے۔

بہو بٹیا میری بات سنو! یہ لو میرے کنگن یہ اللہ پاک و رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے زکوٰۃ میں دیتی ہوں۔

(نوٹ: زکوٰۃ کے احکام تفصیلاً جاننے کے لئے دارُالافتاء اہلِ سنّت کی کتاب "احکامِ زکوٰۃ" مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے۔)

جواب یہاں لکھئے شعبانُ المعظم ۱۴۴۱ھ

جواب(1): ____________________

جواب(2): ____________________

نام: __________ ولد: __________

مکمل پتہ: ____________________

____

فون نمبر: ____________________

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

امیرِ اہلِ سنّت کی ہمشیرہ کا وصال

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بڑی بہن زہراء بنتِ حاجی عبدالرحمٰن (عرف فُوئی ماں) طویل علالت کے بعد 2 جُمادی الاخریٰ 1441ھ بمطابق 28 جنوری 2020ء کو وصال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن۔ اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ملک سے باہر تھے، بہن کے انتقال کی خبر سُن کر پاکستان تشریف لائے اور عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں اپنی بہن کی نمازِ جنازہ خود پڑھائی، جس میں ہزاروں عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ نمازِ جنازہ کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی مرحومہ بہن کی بخشش و مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے رِقّت انگیز دعا کروائی۔ مرحومہ کو صحرائے مدینہ ٹول پلازہ کراچی میں سپُردِ خاک کیا گیا۔ 30 جنوری 2020ء بروز جمعرات مرحومہ کے سوئم کے سلسلے میں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں بعد نمازِ عشا مدنی مذاکرہ ہوا، اس مدنی مذاکرے کے کچھ اقتباسات پیشِ خدمت ہیں۔

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ: مجھے اپنی بہنوں کی وفات کا بہت صدمہ ہوا ہے۔ بڑی بہن میری ماں کی جگہ تھیں، اب تو گھر خالی ہو گیا ہے، اس دور میں بظاہر جتنے میرے چاہنے والے اور محبت کرنے والے ہیں شاید ہی کسی کے ہوں، لیکن ظاہر ہے کہ اپنا گھر اپنا گھر ہوتا ہے، میرا گھر خالی ہو گیا۔ (امیرِ اہلِ سنّت نے بڑے شہزادے کی جانب اشارہ کرکے فرمایا) ان کی امی "اُمِّ بلال" نے مجھے بتایا کہ میری بہن نے دو تین مرتبہ بلند آواز سے کلمہ پڑھا، اس کے بعد وہ گر گئیں۔ اتفاق سے نگرانِ شوریٰ حاجی عمران کی بڑی بیٹی حیدرآباد سے آئی ہوئی تھیں، انہوں نے میری بہن کو اُٹھایا اور ان کا سر اپنی گود میں رکھا۔ ان کا بھی کہنا ہے کہ میری بہن نے کئی مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھا، یارسولَ اللہ اور یاغوث یاغوث پکارا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہماری گھٹی میں ہی سُنّیت اور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی محبت شامل ہے۔ میری یہ بہن مجھ سے ایک سال بڑی تھیں، میں اپنے ماں باپ کی اولاد میں سب سے چھوٹا ہوں ہوں، پتا نہیں میرا وقت بھی کب پورا ہوجائے، بس اللہ ایمان سلامت رکھے اور بُرے خاتمے سے بچائے۔ **نگرانِ شوریٰ:** فوئی ماں کی تین عادات جو کسی ذریعے سے میرے کانوں تک پہنچی ہیں وہ یہ ہیں: ❶ نرمی سے بات کرتی تھیں ❷ ان کو دل خوش کرنا آتا تھا ❸ دعائیں بہت دیتی تھیں۔ گھر کو ایک اچھا ماحول دینے کے لئے سب گھر والوں میں ان عادتوں کا ہونا بہت ضروری ہے، بالخصوص گھروں میں جو بڑی عمر کی اسلامی بہنیں ہوتی ہیں ان کے اندر اگر یہ باتیں پیدا ہوجائیں، کہ وہ نرمی سے بات کرنے والی، دعائیں دینے والی اور اپنی بیٹی و بَہُو وغیرہ کا دل خوش کرنے والی بن جائیں تو ان کا گھر بھی امن کا گہوارہ بنا رہے اور ہوسکتا ہے کہ دنیا سے جانے کے بعد انہیں بھی اچھے الفاظ میں یاد کیا جائے۔ **جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت:** مرحومہ پھوپھی جان تکلیف میں واویلا نہیں کرتی تھیں (یعنی اللہ کریم نے انہیں صبر کی دولت سے بھی نوازا تھا)، بڑی پھوپھی کو جب فالج ہوا تھا تو اس کے چند ماہ بعد ہی یہ بھی بیمار ہوکر بستر پہ آگئی تھیں۔ **امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ:** میری بہن کے انتقال کے موقع پر بہت سارے لوگوں نے مجھ سے تعزیت کی، جنہوں نے مجھ سے تعزیت کی، چاہے ان کا تعزیتی پیغام مجھ تک پہنچ سکا یا نہیں، اسی طرح جن اسلامی بہنوں نے غسل و کفن میں ساتھ دیا، جنہوں نے ایصالِ ثواب کیا، دلجوئی اور غمخواری کی، انتقال سے پہلے سے لے کر تدفین تک بھاگ دوڑ کرتے رہے، سب میرے محسن اور کرم فرما ہیں، اللہ آپ سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے، سب کی بے حساب مغفرت فرمائے، میں سب کا اجتماعی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں، سب کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک آپ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اٰمین
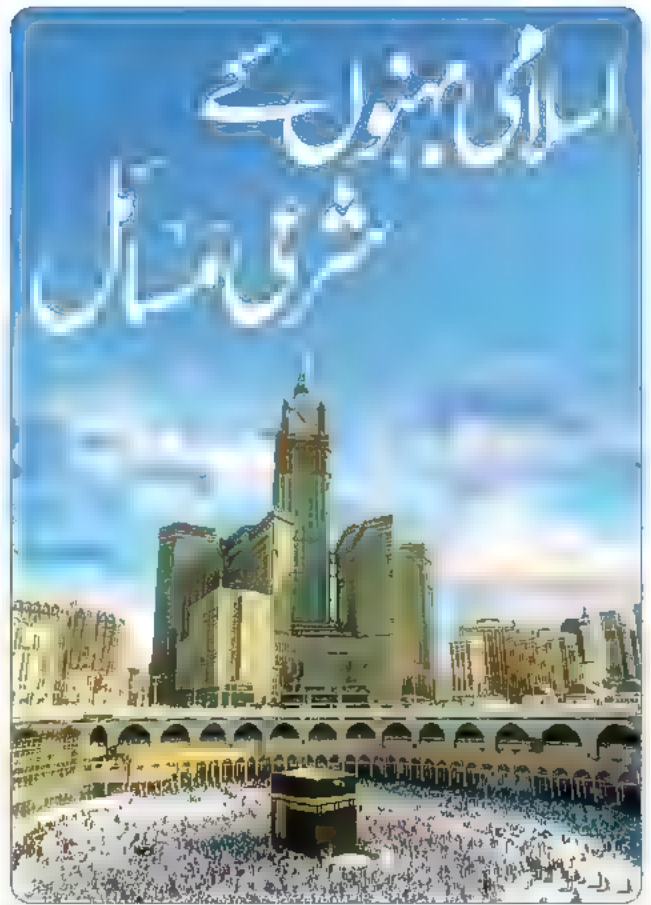
مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

عورت طواف کے بعد کے نوافل کہاں پڑھے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ طواف کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس دو نفل پڑھنا مستحب ہے، کیا عورتوں کے لئے بھی یہی حکم ہے یا عورتیں یہ دو نفل کسی اور مقام پر ادا کریں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر مقامِ ابراہیم پر رَش کے سبب مَردوں سے جسم چھونے یا ٹکراؤ اور اِختلاط کا اندیشہ ہو تو طواف کے نوافل کے متعلق عورت کے لئے حکم یہ ہے کہ عورت یہ نوافل مقامِ ابراہیم پر ادا نہ کرے، بلکہ یہ نوافل ایسی جگہ ادا کرے جہاں مَردوں سے ٹکراؤ اور مَس کا اندیشہ نہ ہو۔ البتہ اگر مقامِ ابراہیم پر مَردوں سے ممنوع اِختلاط کا خدشہ نہ ہو تو عورت کے لئے بھی مستحب یہی ہے کہ مقامِ ابراہیم پر نفل ادا کرے۔ یہی حکم حَجرِ اَسود کا اِستلام کرنے اور کوہِ صفا پر چڑھنے کا ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، 3/630، بحر العمیق، 2/1248)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شوہر کا اپنی بیوی کو قبر میں اتارنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دِین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگوں سے سنا ہے کہ شوہر کا اپنی بیوی کو قبر میں اتارنا جائز نہیں، کیا واقعی یہ بات دُرست ہے؟ راہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شوہر کا بعدِ انتقال بیوی کو قبر میں اتارنا جائز ہے، اسی طرح اس کے جنازے کو کندھا دینا اور اسے دیکھنا بھی جائز ہے۔ البتہ بِلا حائل بیوی کے بدن کو چھونا، ناجائز ہوتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: "شوہر کو بعد انتقالِ زوجہ قبر میں خواہ بیرونِ قبر اس کا منہ یا بدن دیکھنا جائز ہے، قبر میں اتارنا جائز ہے اور جنازہ تو محض اجنبی تک اٹھاتے ہیں، ہاں بغیر حائل کے اس کے بدن کو ہاتھ لگانا شوہر کو ناجائز ہوتا ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، 9/138)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جمادی الاولیٰ 1441ھ کے سلسلہ "نماز کی حاضری" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: "سمیع اللہ (کراچی)، محمد علی رضا (کراچی)، حسان رضا (کراچی)" انہیں تین تین سو روپے کے چیک روانہ کر دیے گئے ہیں۔ نماز کی حاضری بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام (1) محمد احمد رضا نعیم (کراچی)، (2) محمد فضل اقبال (رحیم یار خان)، (3) سید عبد الوحید (پاکپتن)، (4) محمد عبید (گجرانوالہ)، (5) محمد اویس ندیم (قصور)، (6) بنت محمد احمد (شیخوپورہ)، (7) عبد الرحمٰن (فیصل آباد)، (8) سلمان رضا (لاہور)، (9) بنت عمر (کراچی)، (10) اویس ابراہیم (قصور)، (11) ام الخیر (کراچی)، (12) حنین کاشف (کراچی)

* دارالافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر، کراچی

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

مجلس شارٹ کورسز کے تحت ہونے والے مختلف کورسز: اس مجلس کے تحت جنوری2020ء میں پاکستان کے مختلف شہروں(حیدرآباد کابینہ میں 58 مقامات پر، جامعۃُ المدینہ رحمت کالونی رحیم یار خان، گولارچی سجاول کابینہ اورکراچی ایسٹ زون کی بن قاسم کابینہ میں 17 مقامات پر، ٹھٹھہ کابینہ کے پانچ مقامات گھارو، ٹھٹھہ اور ساکرو ڈویژن کے علاقہ غریب آباد مارکیٹ دھابیجی، ٹھٹھہ، مکلی اور ساکرو میں، حافظ آباد کابینہ میں چھ مقامات پر، کراچی ریجن کی کلفٹن کابینہ میں نو مقامات) میں "جنّت کا راستہ کورس" منعقد کئے گئے جن میں 2600 سے زائد اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ ان کورسز میں مبلغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور کورس میں شریک اسلامی بہنوں کو مدنی انعامات کے بارے میں آگاہی فراہم کرتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کرنے، روزانہ فکرِ مدینہ کرنے اور مدرسۃُ المدینہ بالغات میں داخلہ لینے کی ترغیب دلائی ◆ ملتان ریجن میں 26 مقامات پر Basics Of Islam کورس کا انعقاد کیا گیا جن میں کم و بیش 451 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مبلغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور کورس میں شریک اسلامی بہنوں کو عقائد، وُضو، غسل اور نَماز کا طریقہ آسان انداز میں سیکھنے کا موقع ملا ◆ ملتان ریجن میں 35 مقامات پر "فیضانِ ایمانیات" کورس کا انعقاد کیا گیا جن میں کم و بیش 676 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مبلغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور کورس میں شریک اسلامی بہنوں کو عقائد اور پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کے واقعات، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے عشقِ رسول پر مبنی واقعات، شرعی اصطلاحات، اس کے علاوہ مَدَنی انعامات پر عمل کرنے کی اہمیت وغیرہ سے متعلق آگاہی فراہم کی۔

شعبۂ تعلیم کے تحت ہونے والے مدنی کام: ◆ دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تعلیم (للبنات) کے تحت مختلف اسکولز (شہدادپور میں دی ایجوکیٹرز اسکول، گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول، ابراہیم حیدری کراچی میں گورنمنٹ گرلز سیکنڈری اسکول، جعفری ٹاؤن بہاول پور میں The Bright School، کھارادر کراچی میں رضا فاؤنڈیشن اسکول سمیت کئی تعلیمی اداروں) میں اسٹوڈنٹس اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں طالبات اور ٹیچرز نے شرکت کی۔ مبلغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور انہیں ہر بدھ کو ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کی دعوت پیش کی۔

مختلف مدنی خبریں: ◆ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 24 جنوری 2020ء کو واہ کینٹ ڈویژن میں کفن دفن اجتماع ہوا جس میں مجلس کفن دفن کی ذمّہ دار اسلامی بہن نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور اسلامی بہنوں کو غسلِ میت اور کفن پہنانے کا طریقہ سکھایا ◆ صدر کراچی میں کفن دفن اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مجلسِ بیرونِ ملک کی کفن دفن ذمّہ دار اسلامی بہن نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور اجتماعِ پاک میں شریک اسلامی بہنوں کو غسل و کفن کا دُرست طریقہ سکھایا ◆ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 24 جنوری 2020ء ڈویژن جوڑے پل میں مدنی انعامات اجتماع ہوا جس میں مقامی اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مدنی انعامات کابینہ سطح کی اسلامی بہن نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور اجتماع میں شریک اسلامی بہنوں کو مدنی انعامات پر عمل کرنے کی ترغیب دلائی ◆ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام کراچی کے علاقے اورنگی ٹاؤن میں دعائے صحت اجتماع منعقد ہوا جس میں تقریباً 300 اسلامی بہنوں نے شرکت کی ◆ 26 جنوری 2020ء کو اوکاڑہ میں اسٹوڈنٹس اجتماع منعقد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں طالبات اور ٹیچرز نے شرکت کی۔ صوبائی سطح کی شعبۂ تعلیم ذمّہ دار اسلامی بہن نے بیان کیا۔ اسٹوڈنٹس نے گھر درس دینے اور درسِ نظامی کرنے کی نیّت کی۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

کورسز: دعوتِ اسلامی کی مجلسِ شارٹ کورسز کے زیرِ اہتمام جنوری 2020ء میں یوکے، مڈل ایسٹ، ایسٹ افریقہ، سینٹرل افریقہ، بنگلہ دیش، آسٹریلیا، نارتھ امریکہ، افغانستان، ہند، یوکے، عرب شریف، قطر، کویت، تنزانیہ، یوگنڈا، موریشس، سڈنی، نیوزی لینڈ، کینیڈا، ایران، فرانس، ناروے، اسپین، جرمنی، ڈنمارک، آسٹریا اور بیلجیئم میں 910 مقامات پر "جنّت کا راستہ" کورس منعقد ہوئے جن میں 22 ہزار 595 سے زائد اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ اس کورس کی برکت سے تقریباً 11 ہزار 710 اسلامی بہنوں نے روزانہ محاسبہ کرنے، 9687 نے ماہانہ مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانے اور 2088 اسلامی بہنوں نے دارُالسُّنّۃ میں ہونے والے 3 دن کے رہائشی مدنی انعامات کورس کرنے کی نیتیں کیں ◆ موڈاسا گجرات ہند میں 16، 17، 18 جنوری کو تین دن کا جبکہ کتھلال گجرات ہند میں 18 جنوری کو 26 گھنٹے کا مدنی انعامات کورس ہوا۔ ان کورسز میں مقامی اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ کورس کے اختتام پر کئی اسلامی بہنوں نے روزانہ فکرِ مدینہ کرکے پابندی سے مدنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانے، گھر درس دینے، مدرسۃُ المدینہ بالغات میں داخلہ لینے اور شرعی پردہ کرنے کی نیتیں کیں۔

کفن دفن اجتماعات: مجلس کفن دفن کے زیرِ اہتمام ہند کے مختلف مقامات (پاکبڑا مرادآباد، احمد آباد، موڈاسا، بھوجپور مرادآباد، گورکھپور بنارس، کاشی پور نینی تال، چندوسی مرادآباد) پر کفن دفن اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں سینکڑوں اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ان اجتماعات میں مبلغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور اجتماعات میں شریک اسلامی بہنوں کو غسلِ میت اور کفن پہنانے کے اہم ترین مسائل سے متعلق آگاہی فراہم کی۔

مدنی انعامات اجتماعات: امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اسلامی بہنوں کے 63 مدنی انعامات کو اپنی زندگی میں عملی طور پر نافذ کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس مدنی انعامات کے تحت کوٹا راجستھان، اندور، مہاراشٹر، ناگپور، پوست، بینگلور، بلاسپور، بھنڈارہ اور چھترپور میں 2 گھنٹے کے مدنی انعامات اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں سینکڑوں اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بڑی ہمشیرہ کے انتقال پر 150 سے زائد علما و مفتیان کرام اور ایک بڑی تعداد میں مذہبی و سیاسی رہنماؤں کا امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے گھر آکر تعزیت کا سلسلہ رہا، چند شخصیات کے نام یہ ہیں: مفتی ابراہیم قادری (سکھر)، مولانا محمد بشیر فاروقی، مولانا غلام دستگیر قادری، مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی، مولانا عابد مبارک قادری، مولانا نثار علی اجاگر، مولانا محمد علی شاہ، مولانا ثروت اعجاز قادری، صاحبزادہ بلال سلیم قادری، حافظ محمد طاہر قادری، حافظ ساجد قادری، الحاج عمران شیخ قادری۔ **دیگر شخصیات:** بشمول گورنر سندھ عمران اسماعیل، میئر کراچی وسیم اختر اس کے علاوہ 7 وزرا، قومی اسمبلی کے 5، صوبائی اسمبلی کے 16 موجودہ اور 13 سابقہ ارکان سمیت کثیر سرکاری افسروں، تاجروں اور صحافیوں نیز دیگر روحانی و سماجی شخصیات وغیرہ نے تعزیت کی۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جمادی الاخریٰ 1441ھ کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: "محمد عون (سرگودھا)، بنتِ عارف (گجرات)، بنت مظہر (شجاع آباد)" انہیں تین تین سو روپے کے چیک روانہ کردیے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) ننھے میاں کی کہانی صفحہ 39، لائن 19 (2) جانوروں کی سبق آموز کہانیاں صفحہ 40، لائن 10 (3) بچوں کے امیرِ اہلسنت صفحہ 35، لائن 8 (4) آؤ! بچو حدیث رسول سنتے ہیں صفحہ 35، لائن 12 (5) کیا آپ جانتے ہیں؟ صفحہ 42، لائن 7 **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام** (1) عبد اللہ (ٹنڈوالہ یار) (2) محمد حنظلہ (فیصل آباد) (3) بنتِ اصغر (کراچی) (4) راؤ عبد اللہ (پاکپتن) (5) ام ہانی (سیالکوٹ) (6) عماد شفیق (سرگودھا) (7) بنت محمد انور (واہ کینٹ) (8) بنت ندیم خان (لاہور) (9) بنت راحیل (گجرات) (10) سمیع اللہ (اوکاڑہ) (11) عاصم (میانوالی) (12) بنت صفدر عطاریہ (منڈی بہاؤالدین)

بنتِ صدیق عطاریہ

بگھارے ہوئے گولہ کباب

درکار اشیاء:

- قیمہ 2 کلو
- نمک حسبِ ذائقہ
- پیاز درمیانی 3 عدد
- ادرک، لہسن، پیسٹ 3 چمچ
- پسی ہوئی لال مرچ کھانے کا ایک چمچ
- سفید زیرہ 2 چمچ
- ثابت گرم مسالا ایک چمچ
- خشخاش 2 چمچ
- خشک دودھ 4 چمچ
- دہی تقریباً آدھی پیالی
- بھنے ہوئے چنوں کا پاؤڈر کھانے کے 4 چمچ
- ہرا دھنیا ایک گٹھی
- سبز مرچ 4 عدد
- کوکنگ آئل حسبِ ضرورت۔
- پپیتا پاؤڈر کھانے کے 3 چمچ

بنانے کا طریقہ: (1) قیمہ دھو کر چھلنی میں ڈال دیں تاکہ اچھی طرح خشک ہو جائے (2) پیاز باریک کاٹ کر رکھ لیں (3) اب کڑاہی میں کوکنگ آئل ڈال کر گرم کریں (4) اس میں گرم مسالا، سفید زیرہ اور جائفل جاوتری ڈال کر گڑ گڑ. لیں (5) پیاز اس میں ڈال کر سنہری ہونے دیں (6) ادرک لہسن پیسٹ ڈال کر چمچ ہلائیں اور قیمہ ڈال کر رنگ تبدیل ہونے تک پکائیں پھر چولہے سے اتار لیں (7) اب بھنے ہوئے چنے اور خشخاش کو ہلکا سا بھون کر اس قیمے میں مکس کر دیں (8) اس کے بعد پپیتا، لال مرچ، سبز مرچ، ہرا دھنیا اور نمک ڈال کر چاپر میں چاپ کر کے ایک باؤل میں ڈھک کر تین سے چار گھنٹے کے لئے فریج میں رکھ دیں (9) دہی میں خشک دودھ ملا کر رکھ دیں (10) جب چار گھنٹے کے بعد قیمے کا مکسچر نکالیں تو دہی اس میں شامل کر لیں اور گول گول کباب بنا کر ان کے درمیان سوراخ رکھیں پھر فرائنگ پین میں تیل گرم کر کے اس میں ہلکی آنچ پر پکائیں۔

بگھارے ہوئے گولہ کباب تیار ہیں! گرم روٹی، چٹنی اور سلاد کے ساتھ خود بھی کھائیں اور گھر والوں کو بھی پیش فرمائیں۔

زندگی سے فائدہ اٹھائیے!

(ضرورتاً ترمیم کی گئی ہے)

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مبلغِ دعوتِ اسلامی الحاج یعفور رضا عطاری کی خدمت میں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مَا شَآءَ اللہ آپ کا پیغام ملا، جس میں بیرونِ مُلک سفر کا تذکرہ بھی تھا، اللہ کریم آپ کا سفر بالخیر فرمائے، قدم قدم پر کامیابی آپ کو آگے بڑھ کر گلے لگائے، اِخلاص ملے، اللہ کریم آپ کو خوب برکتیں دے، بے حساب بخشے، اٰمین۔

میری طرف سے مدنی پھول قبول کیجئے اور ان کو عام کیجئے: (1) جماعت کی پابندی کی خاص تاکید ہے، ہمارے یہاں اس میں سُستیاں ہیں، فجر سمیت ساری نمازیں مسجد میں جاکر باجماعت پڑھنی ہیں (2) لباس کا بھی خیال رکھیں کہ اسلامی بھائیوں کی ایک تعداد ٹخنوں سے اُوپر شلوار وغیرہ کے پائنچے نہیں رکھتی حالانکہ ٹخنوں سے اوپر پائنچے رکھنا سنّت ہے، مہربانی کرکے اس سنّت کو بھی زندہ کیجئے (3) ہفتہ وار اجتماع میں جہاں جہاں رات اعتکاف ہوتا ہے تو مہربانی کرکے رات اعتکاف کیجئے، صبح اِشراق وچاشت اور صلوٰۃ وسلام پڑھ کر رخصت ہوں (4) زہے نصیب! اجتماع میں بھی عام اسلامی بھائیوں کے ساتھ آنا جانا ہو، ان سے پُرتپاک انداز میں مسکرا کر ملاقات ہو، انفرادی کوششیں ہوں، اگر بڑی سطح کے ذمّہ دار اس طرح لوگوں پر محبت بھرا ہاتھ رکھیں گے تو اس سے بڑے بڑے فوائد حاصل ہوں گے، اگر ذمّہ دار ہی وی آئی پی بنے رہیں گے کہ لوگ خود آکر زیارت کریں تو پھر بڑے فوائد کا ملنا تھوڑا مشکل ہوجائے گا، البتہ جہاں اجتماع میں رَش ہوتا ہے کہ بڑا ذمّہ دار عوام میں جاکر مل نہیں سکتا، لوگ اس سے مل رہے ہوتے ہیں تو یہ ایک الگ بات ہے مگر میں ایک جنرل بات کررہا ہوں کہ لوگوں میں گھل مل کر کام کرنا ہے ابھی موقع ہے، زندگی ہے، فُرصت ہے، جوانی ہے، فائدہ اٹھالیجئے، پھر مرنے کے بعد کچھ نہیں ہوسکے گا! (5) سنّت کے مطابق بیٹھ کر کھانا کھانے میں بھی بڑی کوتاہی ہے ایک تعداد چوکڑی (یعنی چارزانو، آلتی پالتی) مار کر کھانا کھا رہی ہوتی ہے اور کھانا گرا بھی رہی ہوتی ہے (6) پلیٹ صاف کرنے کا رُجحان بھی نہ ہونے کے برابر ہے، دعوتِ اسلامی کی کوئی بڑی شخصیت موجود ہو تو کچھ لوگ صاف کرلیتے ہوں گے سب پھر بھی نہیں کرتے۔ گھر میں اور کیبے میں کھانا کھاتے ہوں تو خدا جانے کیا ہوتا ہوگا؟ (7) کھانا کھاتے ہوئے جو بھی دانے گرگئے ان کو چُن لیجئے، ہڈیاں وغیرہ پلیٹ میں رکھنے کے بجائے دسترخوان پر رکھئے تاکہ پلیٹ اچھی طرح صاف کرسکیں اور اس کے ذریعے آپ کو بخشش کی دعائیں مل سکیں (8) اگر آپ پُرانے مَدَنی مذاکرے سنیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ زہے نصیب! سب روزانہ کم از کم 12 منٹ سننے کی نیت کرلیں (9) دینی کتابوں کے مطالعے میں بھی کافی کوتاہی ہے۔ مکتبۃُ المدینہ کی جتنی بھی کتابیں ہیں ان کو آپ پڑھنا شروع کردیجئے، اگر آپ نے "فیضانِ سنّت" جلد اوّل نہیں پڑھی تو اسی سے شروع کردیں جب یہ پوری پڑھ لیں تو "غیبت کی تباہ کاریاں"، "نیکی کی دعوت"، "فیضانِ نماز" اور یوں ترتیب وار مکتبۃُ المدینہ کی کتابیں پڑھتے رہئے (10) کتابیں پڑھنے سے علم حاصل ہوتا ہے فائدہ ہوتا ہے یہ بھی پڑھئے اور دیگر رسائل بھی پڑھئے، ہفتہ وار رسالہ پڑھنے میں تو بالکل بھی کوئی بھول چوک نہیں ہونی چاہئے اور اس کی کارکردگی دینا بھی نہ بھولئے۔ خوب دعوتِ اسلامی کے بارہ مدنی کاموں کی دُھوم دھام مچادیجئے، مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے، علاقائی دورہ میں حصّہ لیجئے اور مَدَنی انعامات کے مطابق زندگی گزاریئے اور روزانہ اپنا مُحاسبہ کرکے رسالہ پُر کیجئے (یعنی رسالے کے خانے بھریئے) اور اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمّہ دار کو جمع کروایئے، اللہ آپ کو خوش رکھے، اللہ آپ سب کو بے حساب جنّت میں داخل کرے، میرے لئے بھی یہ دعائیں مستجاب (یعنی قبول) ہوں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت علّامہ مفتی سراج احمد سعیدی صاحب سے تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضرت علّامہ مولانا مفتی سراج احمد سعیدی صاحب کے صاحبزادوں مولانا احمد رضا قادری، مولانا حامد رضا مدنی، محمد ساجد عطاری کی امّی جان، عبدُ المصطفےٰ سعیدی اور عبدالمجتبیٰ سعیدی کی بہن کے انتقال پر تمام سوگواروں سے تعزیت فرمائی، مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کرتے ہوئے فرمایا: اللہ پاک نے حضرت سیّدُنا داؤد علیٰ نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام کو وحی فرمائی: اے داؤد! بنی اسرائیل سے کہو! جس نے ایک نماز بھی چھوڑی وہ مجھ سے قیامت کے دن اس حال میں ملے گا کہ میں اس پر غضب فرماؤں گا۔ (فیضانِ نماز، ص443، 444بحوالہ الزھر الفائح، ص27) ایصالِ ثواب کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کیجئے، ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری کا معمول بنالیجئے، بالغان جبکہ عاقل بھی ہوں اپنی جیب سے 2500روپے کے رسائل مکتبۃُ المدینہ سے خرید کر ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم فرمائیں، اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو بھی ثواب ملے گا اور مرحومہ کا بھی بیڑا پار ہو گا۔ ایصالِ ثواب کی نیّت سے کم اَز کم 12 مدنی مذاکروں میں سوال جواب شروع ہونے سے ایک گھنٹہ 12 منٹ تک شرکت کی نیّت بھی فرمالیجئے۔

حضرت مولانا احمد رضا شامی مدنی کے بھائی کے انتقال پر تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے محمد اکرم عطاری (کراچی) کے انتقال پر اِن کے بچّوں جنید عطاری، محمد حسن عطاری، محمد رضا عطاری، محمد حسان عطاری، ان کے بھائی حاجی طاہر عطاری اور حضرت مولانا احمد رضا شامی مدنی (استاذُ الحدیث مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی) سمیت تمام سوگواروں سے تعزیت فرمائی اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

کرکٹر محمد سمیع کے والدِ محترم کے انتقال پر تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کرکٹر محمد سمیع کے والدِ محترم محمد شفیع (کراچی) کے انتقال پر اِن سے اور اِن کے بھائیوں محمد رفیع، محمد وسیع اور محمد ذیشان اختر سمیت تمام سوگواروں سے تعزیت فرمائی اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصال ثواب بھی کیا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کے علاوہ کئی عاشقانِ رسول کے انتقال پر تعزیت، دعائے مغفرت و ایصالِ ثواب جبکہ کئی بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت و عافیت فرمائی ہے، تفصیل جاننے کے لئے اس ویب سائٹ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" news.dawateislami.net کا وزٹ فرمائیے۔

سفرنامہ

گزشتہ سے پیوستہ

یورپ میں سنّتوں کی بہاریں

مولانا عبدالحبیب عطّاری*

اللہ پاک کے کرم سے 17 اپریل 2019ء کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے سلسلے میں ایک بار پھر برِّاعظم یورپ کی طرف سفر کیا۔ اس سے چند مہینے پہلے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا ابوحامد محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے یورپ کا دورہ فرمایا تھا۔ انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ میرے بعد آپ نے پُرتگال اور بیلجیئم کا سفر کرنا ہے۔

پُرتگال میں مدنی کاموں کا آغاز: یورپی ملک پُرتگال میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام ابھی نیا شروع ہوا ہے۔ نگرانِ شوریٰ کے سفر کے بعد مدنی مرکز کے حکم پر مبلغِ دعوتِ اسلامی اور نعت خواں احمد رضا مَدَنی اپنے اہلِ خانہ سمیت موزمبیق سے پُرتگال منتقل ہوگئے۔ احمد رضا مَدَنی کے انتخاب کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ پُرتگال کی طرح موزمبیق میں بھی پرتگیز زبان بولی جاتی ہے، ہر عقل مند اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ کسی ملک کی مقامی زبان جاننے والے کے لئے وہاں دین کا کام کرنا کافی آسان ہوجاتا ہے۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی احمد رضا مَدَنی نے پُرتگال آکر مدنی کاموں کا سلسلہ شروع کردیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دیکھتے ہی دیکھتے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع، درس و بیان اور مدنی حلقوں کی بہاریں عام ہونے لگیں۔

سفر کا آغاز: شبِ براءت 1440ھ کی آمد آمد ہے اور عام طور پر اس مبارک رات میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد مَساجد کا رُخ کرتی ہے، چنانچہ باہمی مشورے سے میں نے اس موقع پر پُرتگال کا سفر کیا تاکہ یہاں کے مدنی کاموں میں مزید ترقّی ہوسکے۔ 17 اپریل 2019ء کو پاکستانی وقت کے مطابق دوپہر ساڑھے بارہ بجے میری دبئی روانگی ہوئی جہاں تقریباً ایک گھنٹہ رُکنے کے بعد پُرتگال کے دارُالحکومت لسبن (Lisbon) کی فلائٹ تھی۔ کراچی سے دبئی کا فضائی سفر تقریباً 2 گھنٹے جبکہ دبئی سے لسبن تقریباً پونے آٹھ گھنٹے کا سفر ہے۔ ظہر اور عصر کی نَمازیں ہوائی جہاز میں ادا کرنے کا موقع ملا۔ پاکستان کے مقامی وقت کا دبئی اور پُرتگال کے ساتھ کئی گھنٹے کا فرق ہے اس لئے جب ہوائی جہاز لسبن کے ایئرپورٹ پر اترا تو شام کے ساڑھے سات

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدالحبیب عطّاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari

بج رہے تھے اور ابھی نمازِ مغرب کا وقت نہیں ہوا تھا۔

اسلامی بھائیوں کی مَحبّت: ایئر پورٹ کے تمام معاملات سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو کئی اسلامی بھائی خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ پیارے اسلامی بھائیو! جب کوئی شخص دوسرے شہر یا ملک کا سفر کرتا ہے تو عُموماً اس کے عزیز، رشتہ دار اس کے استقبال کے لئے آتے اور ساتھ لے جاتے ہیں جبکہ بسا اوقات اسے خود ہی ٹیکسی وغیرہ کروا کر گھر جانا پڑتا ہے۔ پُرتگال جیسے اجنبی ملک میں جہاں میرا کوئی دوست یا رشتہ دار نہیں تھا وہاں کئی اسلامی بھائیوں کا Welcome کرنے کے لئے جمع ہونا اور مَحبّت کا اظہار کرنا صرف دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت ہے جو اجنبی اسلامی بھائیوں کو بھی عقیدت و محبت کے رشتے میں منسلک کر دیتی ہے۔

ایئر پورٹ سے ہم ایک عاشقِ رسول کے گھر حاضر ہوئے جہاں ہم نے قیام کرنا تھا۔ گزشتہ رات مدنی چینل پر میری کافی مصروفیت رہی تھی جبکہ آج کا دن بھی ایک طویل اور تھکا دینے والے سفر میں گزرا تھا جس کے سبب تھکن عروج پر تھی اور آرام کی ضرورت تھی۔ نمازِ مغرب کے بعد کئی تاجر اسلامی بھائی ہماری قیام گاہ پر جمع ہو گئے جنہیں ملاقات وغیرہ کے لئے بلایا گیا تھا۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی صحبتِ بابرکت کے طفیل یہ ذہن بنا ہوا ہے کہ ملاقات کے لئے آنے والے کسی اسلامی بھائی کو مایوس نہ کیا جائے، چنانچہ ہم نے مل کر ساتھ کھانا کھایا اور باجماعت نمازِ عشا ادا کی جس کے بعد تلاوت و نعت اور مختصر سنّتوں بھرا بیان ہوا۔ رات تقریباً ساڑھے گیارہ بجے آرام کا موقع مِلا جبکہ نمازِ فجر کے بعد بھی کچھ دیر آرام کیا۔

ایک مصروف دن کا آغاز: 18 اپریل 2019ء کو دوپہر سے جدول کا سلسلہ شروع ہوا۔ لسبن میں تاجر اسلامی بھائیوں کی ایک تعداد رہتی ہے جن میں سے کئی اپنے مکان وغیرہ پر دعائے خیر کے لئے ہمیں اپنے ساتھ لے کر گئے۔ یہاں ہم نے ملاقات کے دوران ایک اچھی بات یہ دیکھی کہ تقریباً جس سے بھی ملتے اس کی خواہش ہوتی کہ آپ ہمارے ساتھ قبرستان چل کر میرے والدین یا فلاں عزیز کی قبر پر دُعائے مغفرت کر دیں۔ اس بات سے ایک تو مسلمانوں کا دعوتِ اسلامی والوں کے بارے میں حُسنِ ظن ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی دُعا کے طفیل اللہ کریم ہمارے مرحوم رشتے دار پر کرم فرمائے گا۔ یوں مختلف اسلامی بھائیوں کے ساتھ ایک ہی دن میں دو مرتبہ قبرستان جانا ہوا اور وہاں ہم نے مزید اسلامی بھائیوں کے والدین کی قبروں کا معلوم کر کے وہاں بھی فاتحہ خوانی وغیرہ کی تاکہ ان اسلامی بھائیوں کی دل جوئی ہو جائے نیز وہاں کے اسلامی بھائیوں کے ذہن کا بھی پتا چلا کہ ان کے دل میں اپنے مرحومین سے ہمدردی اور قبرستان میں حاضری کا جذبہ ہے۔ ظاہر ہے کہ جس مسلمان کا قبرستان میں حاضری اور اپنے مرحومین سے بھلائی کا ذہن ہو تو اسے دین کی طرف راغب کرنا، بھلائی اور نیکی کے راستے پر لانا نسبتاً آسان ہوتا ہے۔

آج کے دن مختلف اسلامی بھائیوں کے گھروں اور دکانوں پر جا کر ملاقات، فاتحہ دعا وغیرہ کا سلسلہ رہا اور تاجر اسلامی بھائیوں کو دعوتِ اسلامی کی تعارفی وڈیو (Presentation) دکھا کر مدنی کاموں میں شرکت اور مدنی عطیات (Donations) کا ذہن دیا۔

مَدَنی قافلے میں اسلامی بھائیوں کی شمولیت: لسبن جاتے ہوئے میں نے مختلف اسلامی بھائیوں سے رابطہ کر کے انہیں مدنی قافلے میں شریک ہونے کی ترغیب دلائی تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه موزمبیق سے 2، یوکے سے ایک اور کراچی سے بھی ایک اسلامی بھائی آکر میرے ساتھ مَدَنی قافلے میں شریک ہو گئے۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ پُرتگال میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو دِن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دعوتِ اسلامی کی قَیّوم   اِک اِک گھر میں مچ جائے دُھوم

اس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ   یااللہ مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش، ص123)

(بقیہ اگلے شمارے میں)

کولیسٹرول میں مفید غذائیں

Foods good to Control Cholesterol

محمد رفیق عطاری مدنی*

گزشتہ ماہ ”کولیسٹرول اور اس کے اسباب“ کے متعلق مضمون شائع ہوا تھا، ذیل میں کولیسٹرول کے متعلق مُفید غذائیں بیان کی جارہی ہیں:

کولیسٹرول کے لئے مفید چیزیں: مختلف پھلوں اور سبزیوں کا استعمال کریں کہ ان میں کولیسٹرول نہیں ہوتا۔ مثلاً:

◆ بھنڈی کولیسٹرول کی سطح کو کم کرنے میں بھی مفید ہے۔[1]

◆ فالسا کولیسٹروں اور بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتا ہے[2] ◆ سیب کولیسٹرول کو بڑھنے سے روکتا اور کم کرتا ہے۔[3] موٹاپے سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ روزانہ سیب کھانے کی عادت کولیسٹرول کو شریانوں میں اکٹھا ہونے سے بچاتی ہے ◆ اِنجیر بلڈ پریشر اور کولیسٹرول کے مریض کے لئے مفید ہے[4] ◆ روزانہ صبح لہسن کا استعمال کولیسٹرول کم کرنے میں مدد گار ہوتا ہے ◆ روزانہ کچی گاجر (Carrot) کھانے سے کولیسٹرول کی مقدار ٹھیک رہتی ہے ◆ مالٹا (Orange) کولیسٹرول کو کنٹرول کرتا ہے، روزانہ مالٹے کا جوس استعمال کرنے سے وٹامن C کی کثیر مقدار حاصل ہوتی ہے جو جسم میں مضرِ صحت کولیسٹرول کی مقدار کو بڑھنے نہیں دیتا ◆ خوبانی ایسے اجزا (Ingredients) سے بھرپور پھل ہے جو فائدہ مند کولیسٹرول کو بڑھاتا ہے ◆ سرخ انگور (Red Grapes) بھی کولیسٹرول کم کرنے کے لئے بہترین پھل ہے، یہ امراضِ قلب (Heart Diseases) سے بھی تحفّظ فراہم کرتا ہے۔ طِبّی تحقیق (Medical Research) کے مطابق سرخ انگوروں کا چھ ہفتے تک روزانہ مُناسب مقدار میں استعمال مُضرِ صحت کولیسٹرول میں 14 فیصد تک کمی لاتا ہے ◆ ایک طِبّی تحقیق کے مطابق اسٹرابری کا روزانہ استعمال جسم میں نقصان دہ کولیسٹرول کو 4 سے 10 فیصد تک کم کرتا ہے ◆ بادام (Almond) کولیسٹرول سے پاک ہوتے ہیں، بادام LDL کولیسٹرول کی سطح کم کرتے ہیں[5] ◆ کھانے میں سلاد کا استعمال کرنا کولیسٹرول کے لئے مفید ہے ◆ ریشے دار غذائیں مثلاً: کیلے، انگور، چیری وغیرہ استعمال کیجئے کہ ان کی وجہ سے کولیسٹرول اور چربی خون میں جذب (Absorb) ہو جاتے ہیں اور خون میں کولیسٹرول کا لیول مُناسِب رہتا ہے ◆ مختلف تیلوں کا استعمال بھی فائدہ مند ہے مثلاً مکئی کا تیل، سُورج مکھی کا تیل اور مونگ پھلی کا تیل۔ زیتون کا تیل (Olive Oil) بغیر پکائے کھانا مفید ہے اور یہ کولیسٹرول کو بھی کم کرتا ہے۔[6] ایک طِبّی تحقیق کے مطابق زَیتون شریف کا تیل کولیسٹرول کے مریض کیلئے مُفید ہے کیوں کہ وہ زائد گندے کولیسٹرول کو خون سے خارج کرتا ہے[7] ◆ بغیر چکنائی والے دہی میں اسپغول کا چھلکا ڈال کر صبح ایک بڑے چمچ کی مقدار استعمال کریں ◆ روزہ شوگر لیول، کولیسٹرول اور بلڈ پریشر میں اعتدال لاتا ہے اور اس کی وجہ سے دل کا دورہ پڑنے (Heart Attack) کا خطرہ نہیں رہتا[8] ◆ 6 ماشہ گوگل (ایک درخت کا خوشبودار گوند) نیم گرم پانی میں حل کرکے دن میں چار دفعہ مریض کو پلائیں ◆ ستّو کولیسٹرول کے لئے مفید

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ہے ◆ مریض کو چاہئے کہ دن میں دو بار 500 ملی گرام خشک ادرک استعمال کریں۔ **میتھی کا فائدہ:** ایک تحقیق کے مطابق روزانہ میتھی کے دانے استعمال کرنے سے کولیسٹرول اور ٹرائی گلیس رائڈز (Triglycerides) میں کمی آتی اور دل کی بیماریوں کا امکان کم ہو جاتا ہے۔[9] **مچھلی اور کولیسٹرول:** ضروری مقدار سے زائد کولیسٹرول والوں کیلئے بھی مچھلی کھانا مفید ہے۔ مگر تیل میں تَلی ہوئی دیگر غذاؤں کی طرح تلی ہوئی مچھلی بھی مُضِرِّ صحت ہے۔ کوئلہ پر سینکی ہوئی مچھلی بہت مفید ہے کہتے ہیں کہ مِعدہ میں ایسی مچھلی کی موجودگی میں اگر بلڈ کولیسٹرول کا مریض خون ٹیسٹ کروائے گا تو خون میں کولیسٹرول کی مقدار میں کمی ظاہر ہوگی۔[10] **مچھلی کا تیل:** اِس کے استعمال سے خون کی نالیوں میں پیدا ہونے والی ابتدائی رُکاوٹوں جن سے شَریانوں (یعنی دل کی چھوٹی رگوں) کی سختی کی وجہ سے عارِضۂ قلب (یعنی دل کی بیماری) کا اندیشہ ہوتا ہے، (اس) سے تحفُّظ مل جاتا ہے۔ مچھلی کا تیل خون کی رگوں کی دیواروں کو گڑھوں اور رُکاوٹوں سے بچاتا ہے کیونکہ ان ہی مقامات پر کولیسٹرول جمتا اور دورانِ خون کیلئے رُکاوٹ بنتا ہے۔[11]

(1) ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جمادی الاولیٰ 1438، ص36 (2) گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول، ص18 ملخصاً (3) ماہنامہ فیضانِ مدینہ، ربیع الآخر 1438، ص29 (4) گھریلو علاج، ص 113 ملخصاً (5) بیٹا ہو تو ایسا!، ص33، 34 (6) گھریلو علاج، ص53 (7) فیضانِ سنت، 1/625 ملخصاً (8) صراط الجنان، 1/293 (9) میتھی کے 50 مدنی پھول، ص6 ملخصاً (10) گھریلو علاج، ص34 (11) مچھلی کے عجائبات، ص39 ملتقطاً۔

تحریری مقابلے میں مضمون بھیجنے والوں کے نام

مضامین بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی: محمد مدثر بن امیر عالم عطاری (درجہ خامسہ) ھدایت اللہ بن منظور احمد (درجہ سادسہ) ابو حنظلہ محمد احمد بن عبد الوحید (درجہ خامسہ) فرقان شبیر بن شبیر احمد (دورۂ حدیث) محمد آفتاب بن حاجی نور محمد (درجہ سادسہ) دانیال بن جاوید (تخصص فی الحدیث) محمد ابو بکر رضوی (مدرس امامت کورس) افضال احمد تبسم بن غلام مصطفٰی (تخصص فی الحدیث) لیاقت علی بن گل محمد (درجہ سادسہ) متفرق جامعات المدینہ (للبنین): محمد عمیر عطاری مدنی (مدرس فیضانِ غوث اعظم ولیکا سائٹ کراچی) نصر اللہ بن ظفر اللہ (فیضانِ مشتاق کراچی) محمد آصف رضا عطاری (فیضانِ اوکاڑوی کراچی) محمد مزمل بن صغیر (فیضان بہارِ مدینہ اورنگی ٹاؤن کراچی) عبد اللہ فراز بن محمد طفیل سیال (درجہ ثانیہ، فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور) غلام مصطفٰے عطاری (درجہ ثانیہ، جامعۃ المدینہ مال روڈ لاہور) حافظ افنان عطاری بن منصور عطاری (درجہ ثانیہ، فیضانِ بخاری کراچی) مضامین بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: جامعۃ المدینہ للبنات مدینہ کالونی بورے والا: بنتِ احسان الحق (دورۂ حدیث) بنتِ مقبول عطاریہ (دورۂ حدیث) بنتِ اختر عطاریہ (دورۂ حدیث)، بنتِ انصر (دورۂ حدیث)، بنتِ سرفراز خان (درجہ ثانیہ)، جامعۃ المدینہ للبنات شاہدرہ بہاولپور: بنتِ محمد نجیب، بنتِ جاوید عطاریہ، بنتِ میر افضل، بنتِ ہارون (درجہ ثالثہ) جامعۃ المدینہ للبنات مکہ کالونی لاہور: بنتِ صدیق، بنتِ مصطفٰی، بنتِ اصغر علی، بنتِ محمد قاسم (درجہ رابعہ) بنتِ عمران، جامعۃ المدینہ للبنات نشاط کالونی لاہور: بنتِ رشید (درجہ ثانیہ) بنتِ شفاقت (درجہ اولیٰ) بنتِ ظہور احمد (درجہ ثالثہ) بنتِ محمد اقبال (معلمہ)، جامعۃ المدینہ بہار مدینہ فیصل آباد: بنتِ شاہد نثار، بنتِ طارق محمود (دورۂ حدیث) بنتِ طیب (دورۂ حدیث) بنتِ طیب (درجہ خامسہ)، جامعۃ المدینہ للبنات ملتان: بنتِ اسلام الدین (درجہ ثالثہ) بنتِ جمیل (درجہ ثالثہ) بنتِ فرحت (درجہ اولیٰ) بنتِ اسماعیل، بنتِ لیاقت علی (درجہ ثالثہ)، جامعۃ المدینہ فیضانِ ابوہریرہ کراچی: بنتِ دلشاد (درجہ اولیٰ) بنتِ سلیم الدین (درجہ اولیٰ) بنتِ عبد اللہ، بنتِ ندیم، جامعۃ المدینہ فیضانِ غزالی کراچی: بنتِ منصور (درجہ ثانیہ) بنتِ حفیظ اللہ خان نیازی، جامعۃ المدینہ فیضانِ مرشد کھارادر کراچی: بنتِ غلام رسول (درجہ اولیٰ)، بنتِ محمد امین (درجہ اولیٰ)، جامعۃ المدینہ انوارِ طیبہ کراچی: بنتِ ارشاد (درجہ ثالثہ) بنتِ نور محمد، جامعۃ المدینہ فیضان بہار شریعت نواب شاہ: بنتِ یعقوب، بنتِ احمد قادری (درجہ رابعہ) بنتِ شوکت علی، جامعۃ المدینہ کنز الایمان چنیوٹ: بنتِ الطاف حسین مدنیہ، اُمِّ فروا، جامعۃ المدینہ عبد الغفار منزل حیدر آباد: اُمِّ خضر مدنیہ (معلمہ)، بنتِ ذوالفقار عطاریہ، جامعۃ المدینہ حاصل پور: بنتِ سردار محمد (درجہ رابعہ)، بنتِ محمد عزیز (درجہ رابعہ)، جامعۃ المدینہ فیضانِ رضا کراچی: بنتِ محمد اسماعیل (فیضانِ شریعت)، بنتِ محمود (فیضانِ شریعت) متفرق جامعات المدینہ (للبنات): بنتِ یوسف (فیضانِ فاطمۃ الزہراء چنیوٹ) بنتِ منور خان (جامعۃ المدینہ للبنات اٹک)، بنتِ اقبال (فیضان کنزالایمان فیصل آباد)، بنتِ غلام مصطفٰی (فیضانِ محدثِ اعظم فیصل آباد)، بنتِ شفاق (درجہ ثانیہ، جامعۃ المدینہ للبنات ملتان)، بنتِ محمد حسن (درجہ اولیٰ، فیضِ عطار آگرہ تاج)، بنتِ محمد اسلم (فیضانِ میمونہ ٹنڈو آدم)، بنتِ اقبال (فیضانِ آمنہ اٹک)، بنتِ جاوید (فیضانِ شریعت، فیضانِ مرشد نواب شاہ)، بنتِ عمر (دورۂ حدیث، فیضان رضا)، بنتِ محمد یونس عطاریہ (درجہ ثالثہ)، بنتِ ثاقب (جامعۃ المدینہ للبنات سیالکوٹ) بنتِ لیاقت علی (جامعۃ المدینہ للبنات آگوکی سیالکوٹ)، بنتِ زاہد (عطار مدینہ)، بنتِ فیاض (خوشبوئے عطار واہ کینٹ)، بنتِ محمد ظہیر (درجہ رابعہ، چمنِ عطار)، بنتِ شریف (فیضانِ عبد الرزاق حیدر آباد)، بنتِ اشرف عطاریہ مدنیہ (جامعۃ المدینہ للبنات، گوجرہ)، بنتِ پرویز احمد (فیضانِ غوث و رضا راولپنڈی)۔ بنتِ یوسف عطاریہ مدنیہ (کراچی) بنتِ ارشد عطاریہ (کراچی)۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 مولانا سیّد محمد نوید عطّاری صاحب (ناظمِ جامعۃُ المدینہ فیضانِ کنزُالایمان، گرومندر کراچی): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر ماہ بڑی آب و تاب کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ سہل و آسان لفظوں اور جملوں میں مضامین تحریر ہوتے ہیں۔ عقائد و اعمال کے تحفُّظ کے ساتھ اِصلاح سے بھرپور شمارہ ہے۔ ہر ماہ کا شمارہ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے اور مجلسِ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے لئے بے ساختہ دعائیں نکلتی ہیں۔ اللہ پاک اس کی اِشاعت میں حصہ لینے والوں کو دوجہانوں کی بھلائیوں، خوشیوں اور نعمتوں سے نوازے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلامی بھائیوں کے تأثرات

2 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی تو کیا بات ہے۔ چھوٹا بڑا ہر کوئی ماہنامہ کے فیضان سے مستفید ہو رہا ہے۔ اللہ پاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو بارھویں والے آقا کے صدقے ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(سیّد عارف بابو، مبلّغِ دعوتِ اسلامی، مدینہ منوّرہ)

3 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اچھا ماہنامہ ہے۔ اس میں نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری کے مضمون فریاد اور مدنی مذاکرے کے سوال جواب سے بہت معلومات ملتی ہیں۔ اللہ پاک مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(سیّد عادل عطّاری، میرپورخاص سندھ)

4 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں اور میرے گھر والے بڑے شوق سے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اس ماہنامہ سے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ گیارھویں شریف (ربیعُ الآخر 1441ھ) کے ماہنامہ کے آخر میں جو امیرِ اہلِ سنّت کی تحریر ہے "نمازی بڑھانے کے نسخے" مجھے بہت پسند آئی ہے۔

(غلام یاسین، چک نمبر 101 ڈی این بی، بہاولپور پنجاب)

بچّوں کے تأثرات

5 میں نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جمادی الاُولیٰ 1441ھ سے "آؤ بچو! حدیثِ رسول سنتے ہیں" مضمون پڑھا۔ بہت اچھا لگا اور اس سے یہ سبق ملا کہ ہمیں جانوروں کو تنگ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہ بے زبان ہوتے ہیں۔

(محمد ایان تنویر، طارق روڈ کراچی)

اسلامی بہنوں کے تأثرات

6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ذریعے علم کے ساتھ عمل کرنے کا جذبہ بھی ملتا ہے۔ ویسے تو اس کے تمام ہی مضامین اپنی مثال آپ ہیں لیکن شرعی مسائل کی راہنمائی کے لئے دارُ الافتاء اہلِ سنّت، احکامِ تجارت اور اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل کے سلسلوں کی تو کیا ہی بات ہے!

(بنتِ نعیم مدنیہ، کراچی)

7 مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا سبزیوں اور پھلوں کے فوائد والا سلسلہ بہت پسند ہے۔ میری کوشش ہوتی ہے کہ یہ پڑھ کر اس ماہ کی خاص سبزیاں اور پھل استعمال کروں۔

(اُمِّ فرحان، فیصل آباد)

مطالعہ کے فوائد

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے دین کا علم سیکھنے کی کئی مقامات پر ترغیب ارشاد فرمائی چنانچہ حضرت امیر مُعاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک علم سیکھنے سے آتا ہے اور دِین کی سمجھ غور و فکر سے حاصل ہوتی ہے۔ (معجم کبیر، 19/395)

علمِ دین سیکھنا "اللہ پاک کی رضا پانے، گناہوں سے بچنے اور ثواب کمانے" کا ایک عظیم ذریعہ ہے۔

جس طرح علم شفیق استاد، نیک اجتماعات، علماء کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے اسی طرح اچھی اور معیاری کُتب کا مطالعہ کرنا بھی حصولِ علم کا بہترین ذریعہ ہے۔ مطالعہ کرنے کا بنیادی مقصد علم حاصل کرنا ہے لیکن اسکے ساتھ ساتھ دیگر فوائد بھی ہمیں حاصل ہوتے ہیں مثلاً: ◆ ایمان کی پختگی ◆ علم و عمل میں ترقی ◆ معرفتِ الٰہی کا حصول ◆ عقل و شعور میں اضافہ ◆ دینی اور دنیوی اُمور میں ترقی ◆ مختلف تہذیبوں سے آگاہی ◆ کائنات میں غور و فکر کا موقع ◆ انسانی اخلاق کی بہتری ◆ دل و دماغ کو عمدہ خیالات سے مزیّن کرنا ◆ منفی اور بے فائدہ مصروفیت سے بچنا ◆ تنقیدی اور تحقیقی صلاحیتوں کا بڑھنا ◆ لوگوں کے علم و تجربات اور مُشاہدات سے اِستفادہ کرنا ◆ مطالعہ کے سبب فضول باتوں سے بچنے کی عادت ملنا ◆ انسان کی تخلیقی صلاحیتوں کا بڑھنا ◆ غم اور بے چینی بُھلانے کا ذریعہ ہونا ◆ اچھی تحریر کا انقلاب کا سبب بننا ◆ دنیا میں مُثبت تبدیلی لانے کا ذریعہ ہونا ◆ تنگ نظری دُور ہونا ◆ وسعتِ قلبی حاصل ہونا ◆ دوسروں کے تجربات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خود کو نقصان سے بچانا ◆ مختلف مسائل کا آسانی سے حل ملنا ◆ بُری صحبت اور بُرے دوستوں سے بچنا ◆ معاشرتی ترقی کا ذریعہ ہونا ◆ فَصاحت وبلاغت اور ذہانت میں اضافہ ہونا وغیرہ۔ حضرت سیّدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا: کیا حافظے کو قوی کرنے کے لئے بھی کوئی دوا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دوا کا تو مجھے معلوم نہیں، البتہ آدمی کے اِنْہِماک اور دائمی مطالعے کو میں نے قوتِ حافظہ کے لئے مفید ترین پایا ہے۔ (حافظہ کیسے مضبوط ہو؟ ص41) اللہ پاک ہمیں بھی اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ دینی کُتُب کا مطالعہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔ اچھی اور معیاری کُتُب کا مطالعہ کرنے کے لئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اور مکتبۃ المدینہ کی دیگر کُتب اور رسائل کا مطالعہ فرمائیں۔

محمد عمیر عطاری مدنی
مدرس: جامعۃ المدینہ فیضانِ غوثِ اعظم سائٹ ایریا کراچی
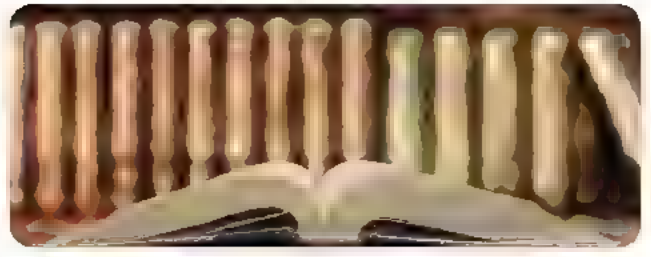
علمِ حدیث کی اہمیت

"قرانِ مجید" وہ عظیم کتاب ہے جس میں کسی طریقے اور کسی راستے سے بھی باطل داخل نہیں ہو سکتا۔ یہی کتاب ذریعۂ نجات اور سبیلِ ہدایت ہے، لیکن یہ فوائد تبھی حاصل ہو سکتے ہیں جب اس کتاب کے معانی و مفاہیم کو کماحقہ سمجھ کر اس پر عمل کیا جائے کیونکہ قرانِ پاک کے کئی الفاظ کے لغوی و شرعی معنٰی الگ الگ ہیں اور کس معنٰی پر عمل کرنا ہے اس کی تعیین کے لئے ہمیں حدیثِ مبارکہ کا سہارا لینا لازم ہو گا ورنہ حکمِ الٰہی پر عمل کرنا ناممکن ہو گا۔ اللہ ربُّ العزت نے سورۃ البقرہ کی ابتدا میں ارشاد فرمایا: ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔ (پ1، البقرۃ:2،3)

ان آیات میں قران کو متقین کے لئے ہدایت فرمایا اور متقین کی جو صفات بیان فرمائیں ان میں سے ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ "وہ صلوٰۃ قائم کرتے ہیں" جبکہ صلوٰۃ کا ایک لغوی معنٰی ہے اور ایک شرعی۔ لغوی معنٰی ہے دعا، تسبیح، رحمت وغیرہ جبکہ شرعی معنٰی ہے "مخصوص ارکان اور طریقہ جس کے ساتھ اللہ کی عبادت کی جاتی ہے۔ اب اس آیتِ کریمہ میں مُرادِ خداوندی لغوی معنی ہے یا شرعی معنٰی؟ تو یہ ہمیں حدیثِ رسول سے ہی پتا چلے گا اور حدیثِ رسول میں صلوٰۃ کا شرعی معنٰی (مخصوص ارکان کی ادائیگی) ہی مراد ہے نہ کہ لغوی معنی۔ چنانچہ جو بندہ حدیث کے بیان کردہ معنیٔ صلوٰۃ کو چھوڑ کر لغوی معنٰی پر عمل کرتے ہوئے قران پر عمل کرے گا تو وہ متقین میں شامل ہی نہیں ہو گا جب متقین میں شامل نہیں ہو گا تو اسے ہدایت بھی نہیں مل سکے گی اور جو حدیثِ رسول کے بیان کردہ معنیٔ صلوٰۃ کے مطابق لفظِ صلوٰۃ پر عمل کرے گا وہ زُمرۂ متقین میں شامل ہو کر قران سے ہدایت حاصل کر سکے گا اور قران سے ہدایت ہی مقصودِ زندگی ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرادِ خداوندی کو حدیثِ رسول کے ذریعے ہی کیوں متعین کیا جائے، لغت کے ذریعے کیوں نہیں؟ اس کا جواب قرانِ مجید کے متعدد مقامات پر موجود ہے کہ ربِ تبارک و تعالٰی نے اپنے محبوب علیہ السّلام کے کلام و ارشادات کو خاص اہمیت عطا فرمائی اور ان پر عمل کرنے کا صراحتاً حکم ارشاد فرمایا چنانچہ ارشادِ ربانی ہے: ﴿وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ (پ28، الحشر:7) اس آیتِ مبارکہ میں لفظِ "ما" ہے اور "ما" موصولہ عموم پر دلالت کرتا ہے کہ جو کچھ بھی تمہیں رسول عطا کریں لے لو، تو اس عموم میں اقوال و احادیثِ رسول بھی شامل ہیں تبھی اس آیت کا مفہوم درست ہو سکے گا ورنہ مطلق کو بغیر قرینہ کے مقید کرنا لازم آئے گا جو کہ درست نہیں اور نظمِ قران کے خلاف ہے۔

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر ربِ تبارک و تعالٰی نے اپنے محبوب کو بیان و تعیینِ معانی کے اختیار کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کر دو جو ان کی طرف اترا اور کہیں وہ دھیان کریں۔ (پ14، النحل:44) اس آیتِ مبارکہ میں ربِّ ذُوالجلال نے واضح طور پر اپنے محبوب کو بیانِ کتاب کا فرمایا ہے اور محبوب علیہ السّلام جب بیانِ کتاب فرمائیں گے تو غیرِ قران کے ذریعے سے ہی کلام فرما کر بیان فرمائیں گے اور محبوب علیہ السّلام جب غیرِ قران کے ذریعے کلام فرماتے ہیں تو وہ کلام "حدیث" ہی کہلاتا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ بیانِ کتاب کے لئے حدیث اَتم و اَشد ذریعہ ہے بغیر حدیث کے قران کے معانی و مطالب سے تفہیم حاصل کر کے ہدایت و نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا "علمِ حدیث" فہمِ قران کے لئے انتہائی ضروری ہے بلکہ علمِ حدیث کے سمجھنے میں قرانِ پاک کے سمجھنے سے زیادہ محنت کی حاجت ہے کیونکہ حدیث کی معرفت سے ہی قران فہمی حاصل ہوتی ہے۔

اللہ پاک ہمیں قران و حدیث کا صحیح فہم عطا فرمائے۔ اٰمین

محمد ابوبکر رضوی عطاری (وہاڑی پنجاب)
مدرس: امامت کورس

سنّت کی اہمیت

آقا کریم علیہ السّلام نے فرمایا: جس نے میری سنّت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں۔(بخاری، 3/421، حدیث:5063) ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: جس نے میری سنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔(مشکاۃ المصابیح، 1/55، حدیث:175)

نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں میں بے شمار حکمتیں ہیں آیئے سائنس کی روشنی میں سنّت کی حکمتیں ملاحظہ کرتے ہیں:

زمین پر بیٹھ کر کھانا تناول کرنا سنّت ہے، اس کی سائنسی تحقیق یہ ہے کہ زمین پر بیٹھ کر کھانے سے کھانا بہتر طور پر ہضم ہوتا ہے کیونکہ زمین پر بیٹھنے سے جسم زیادہ آرام دہ حالت میں ہوتا ہے۔ نیچے بیٹھ کر کھانے سے کمر، ران اور ٹانگوں کے عضلات میں لچک پیدا ہوتی ہے اور دردوں سے نجات ملتی ہے۔ زمین پر بیٹھ کر کھانا کھانے سے دل کی صحت بہتر ہوتی ہے اور دورانِ خون بھی بہتر ہوجاتا ہے جس کے نتیجے میں دل کی بیماریوں، خصوصاً ہارٹ اٹیک کا خدشہ بہت کم ہوجاتا ہے۔(مختلف ویب سائٹس)

پانی بیٹھ کر پینا سنّت ہے اور اس کی حکمت یہ ہے کہ پانی دونوں گردوں میں جاتا ہے، کھڑے ہوکر پینے سے ایک گردے میں جاتا ہے جس سے دوسرا گردہ فیل ہونے کا اندیشہ ہے۔(مختلف ویب سائٹس)

وضو کرنے کی 14 سنّتیں ہیں ان میں سے تین سنّتیں یہ ہیں

1 دونوں ہاتھ دھونا 2 کُلّی کرنا 3 ناک میں پانی چڑھانا۔

(نماز کے احکام، ص12)

اس کی حکمت یہ ہے کہ پانی کا رنگ، ذائقہ اور بُو تبدیل ہوجائے تو بعض صورتوں میں اس پانی سے وضو درست نہیں ہوتا۔

ہاتھ دھونے سے پانی کا رنگ معلوم ہوگا، کُلّی کرنے سے پانی کا ذائقہ معلوم ہوگا اور ناک میں پانی چڑھانے سے پانی کی بُو معلوم ہوگی۔ اب اگر پانی درست ہوگا تو فرض ادا کریں گے یعنی چہرہ دھوئیں گے۔

مسواک کرنا بھی آقا کریم علیہ السّلام کی پیاری سنّت ہے،(اسلام کی بنیادی باتیں، ص248) مسواک کرنے کے بہت سے فوائد ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:♦ مسواک کرنے سے بلغم دور ہوتا ہے ♦ مسواک عقل بڑھاتی ♦ آنکھوں کی بینائی تیز کرتی ہے ♦ سب سے بڑا فائدہ کہ اس سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

سلام کرنا آدم علیہ السّلام کی سنّت ہے، مصافحہ کرنا سنّتِ صحابہ علیہمُ الرِّضوان بلکہ سنّتِ رسول ہے، ٹھہر ٹھہر کر بات کرنا بھی سنّتِ سرکار ہے، جمعرات کو سفر کی ابتدا کرنا بھی سنّت ہے۔ آقا کریم علیہ السّلام کا فرمان ہے: رات کو سفر کرو کیونکہ زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ سُرمہ لگانا بھی ہمارے پیارے آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سنّت ہے۔ مہمان کو دروازے تک رُخصت کرنا بھی ہمارے آقا کی پیاری پیاری سنّت ہے۔ خوشبو لگانا، بالوں میں تیل لگانا اور جمعہ کے دن غسل کرنا سنّتِ رسول ہے۔

(ماخوذ از سنّتیں اور آداب، بہارِ شریعت)

محمد کی سنّت کی اُلفت عطا کر
میں ہو جاؤں ان پر فدا یاالٰہی
میں سنّتوں کی دُھوم مچاتی رہوں کاش
تو دیوانی ایسی بنا یاالٰہی

یاربِّ مصطفےٰ! ہمیں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے سنّتوں پر پابندی سے عمل کی توفیق عطا فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بنتِ اقبال عطاریہ
جامعۃ المدینہ فیضانِ آمنہ اٹک

نوٹ: ان تینوں خوش نصیبوں کو پانچ پانچ سو روپے کے چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔

مساجد کا افتتاح و سنگِ بنیاد: پشاور زون ضلع نوشہرہ میں جامع مسجد فیضانِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا افتتاح کیا گیا۔ اللہ پاک کے کرم سے مسجد میں پانچوں وقت کی نمازیں باجماعت ادا کی جارہی ہیں۔ اس کے علاوہ اوکاڑہ کابینہ چتوکی اور لالیاں سٹی میں ایک ایک مسجد کا سنگِ بنیاد بھی رکھا گیا۔ دونوں مقامات پر مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن حاجی رفیع عطاری نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور اسلامی بھائیوں کو مسجد کی تعمیرات اور اسے آباد کرنے میں بھرپور تعاون کرنے کا ذہن دیا۔ **مدرسۃُ المدینہ کا افتتاح:** فیضانِ قراٰن عام کرنے کے لئے 14 جنوری 2020ء کو کراچی کے علاقے سندھی ہوٹل لیاقت آباد میں مدرسۃُ المدینہ کے افتتاح کے سلسلے میں محفلِ نعت کا اہتمام کیا گیا جس میں رُکنِ شوریٰ حاجی عبدالحبیب عطاری نے تلاوتِ قراٰن کے فضائل سے متعلق بیان کرتے ہوئے شرکا کو قراٰنِ کریم کی تلاوت کا ذہن دیا۔ محفل کے اختتام پر رُکنِ شوریٰ نے شخصیات کے درمیان مدنی حلقہ لگایا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے ساتھ مل کر دینِ اسلام کی خدمت کرنے کی ترغیب دلائی۔ **نابینا افراد کے لئے مدارسُ المدینہ کا آغاز:** دعوتِ اسلامی کی مجلس اسپیشل افراد کی جانب سے پاکستان میں تین مقامات پر مدرسۃُ المدینہ رہائشی برائے نابینا افراد کا آغاز کر دیا گیا ہے جہاں بینائی سے محروم (Blind) اسلامی بھائیوں اور بچّوں کو قراٰنِ پاک حفظ کروایا جارہا ہے۔ اس وقت یہ مدارس چکسواری کشمیر، اشاعتُ الاسلام ملتان اور ممتاز کالونی قاضی عبدالقیوم روڈ، حیدرآباد میں اپنا فیضان عام کررہے ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے رابطہ فرمائیں:

03060162128-03112802105-03100573009

صحافی اجتماع: مجلس نشرو اشاعت کے تحت 10 جنوری 2020ء بروز جمعہ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور میں عظیمُ الشّان صحافی اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں میڈیا سے وابستہ مختلف شخصیات (لاہور پریس کلب، شیخوپورہ پریس کلب، قصور پریس کلب، نشتر پریس کلب، واربرٹن پریس کلب، چوہنگ پریس کلب، رائے ونڈ پریس کلب، الٰہ آباد پریس کلب، راجہ جنگ پریس کلب) سے صدور، سیکرٹری جنرلز اور دیگر عہدیداران کے ساتھ ساتھ لاہور کے مختلف اخبارات اور ٹی وی چینلز سے وابستہ صحافیوں اور نیوز اینکرز نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر رُکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ نشرواشاعت کے ریجن ذمہ دار اسلامی بھائی نے صحافیوں کو فیضانِ مدینہ میں قائم دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات کا دورہ کروایا۔ **12 مدنی کام کورس:** 31 جنوری تا 2 فروری 2020ء مجلس کورسز کے تحت مدنی مرکز فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن حیدر آباد میں 12 مدنی کام کورس کروایا گیا۔ اس کورس میں ریجن، زون، کابینہ ذمہ داران، نگران علاقائی مشاورت، جامعاتُ المدینہ کے اساتذۂ کرام اور بڑے درجات کے طلبۂ کرام نے شرکت کی۔ نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطاری نے شرکا کی تربیت فرمائی۔ **سیرتُ النبی کانفرنس میں بیان:** پاکستان کے سب سے بڑے ریسرچ ادارے پاکستان کونسل آف سائنٹیفک سینٹر کراچی کے فیول ریسرچ سینٹر میں منعقدہ سیرتُ النبی کانفرنس میں رُکنِ شوریٰ مولانا عبدالحبیب عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ ڈی جی PCSIR، ڈائریکٹر ایف آر سی، ڈاکٹرز، انجینئرز اور ادارے کے دیگر عملے نے کانفرنس میں شرکت کی۔ رُکنِ شوریٰ نے "مسلمانوں کا زوال" کے عنوان پر بیان کرتے ہوئے شرکا کو اپنی زندگی اللہ پاک کی رضا والے کاموں میں گزارنے اور اس مقصد کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی ترغیب دلائی۔ **رُکنِ شوریٰ کا ایک ماہ کے مدنی قافلے میں سفر:** مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن اور کراچی ریجن کے نگران حاجی محمد امین عطاری نے 12 جنوری 2020ء سے ایک ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کیا۔ دورانِ سفر رُکنِ شوری نے کراچی کے مختلف علاقوں کی مساجد میں تین تین دن گزارے۔ اس دوران مختلف مجالس کے ذمہ داران کے مدنی مشوروں، سنّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی حلقوں میں بیانات، شخصیات سے ملاقاتوں نیز مختلف اسکولز، اکیڈمیز اور اہم اداروں کے دورے کا سلسلہ بھی رہا۔

شخصیات کی مدنی خبریں

علمائے کرام سے ملاقات: دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلماء نے ماہِ جنوری 2020 میں 4ہزار 680 سے زائد علمائے کرام اور ائمہ و خطبا سے ملاقات کرکے اُنہیں دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کا تعارف اور مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ (Published) کتابیں پیش کیں۔ چند کے نام یہ ہیں: ◆ مولانا اکرام گیلانی (ناظم جامعہ مدینۃ العلم گوجرانوالہ) ◆ مولانا اجمل قادری (خطیب جامع مسجد ایبٹ آباد) ◆ مولانا امیرُ اللہ جنیدی (مہتمم جامعہ محمودیہ ضلع مہمند K.P.K) ◆ مفتی کریم بخش قادری (امام و خطیب جامع مسجد نظامیہ، فیصل آباد) ◆ مفتی سید سعیدُ الحسن قادری (مہتمم جامعہ نورُ الھُدیٰ فاؤنڈیشن فیصل آباد) ◆ مفتی عرفانُ الحق نقشبندی (مہتمم جامعہ عربیہ حنفیہ نقشبندیہ کھوسہ ڈیرہ غازی خان) ◆ مولانا عاشق القادری (ناظم دارُ العلوم سعیدیہ کاظمیہ مظہرُ العلوم احمد پور شرقیہ، خان پور) ◆ مفتی محسن فیضی، مفتی اکرامُ الحسن فیضی (جامعہ و مدرسہ گلشن فیضُ الاسلام احمد پور شرقیہ) ◆ مولانا کلیمُ اللہ قادری (ناظم جامعہ احسنُ المدارس کوٹ چھٹہ ڈیرہ غازی خان) ◆ صاحبزادہ مولانا عثمان پسروری (ناظم جامعہ ہدایتُ العرفان ممتاز آباد ملتان) ◆ مولانا نعمتُ اللہ پسروری (مدرس جامعہ ہدایتُ القرآن ممتاز آباد، ملتان) ◆ محمد زبیر خان نقشبندی (مہتمم جامعہ فیضانِ مصطفےٰ ضلع باغ، کشمیر) ◆ صاحبزادہ مولانا محمد فردوس نعیمی (مہتمم مدرسہ ڈھلی کشمیر ضلع باغ) ◆ مفتی محمد سلیمان رضوی (بانی و مہتمم مرکزی دارُ العلوم انوارِ رضا راولپنڈی) ◆ مفتی محمد معروف نقشبندی (خطیب و مہتمم مرکزی جامع مسجد ڈوالنُّورین اسلام آباد) ◆ مفتی محمد مشتاق احمد نعیمی (مہتمم، خطیب جامعہ نعیمیہ عرفانُ القرآن متصل جامع مسجد المجاہد، اسلام آباد) ◆ شیخُ الحدیث مفتی محمد رشید احمد تونسوی (رئیسُ الافتاء مدرسہ غوثیہ کمپنی باغ، سرگودھا) ◆ مفتی اکرامُ الحق سیالوی (مہتمم جامعہ غوثیہ مہریہ منیرُ الاسلام سرگودھا)، مولانا آصف ترابی، مولانا ظہور احمد سیالوی، مولانا ضیاءُ الرحمٰن، صاحبزادہ غلام محیُ الدّین قادری، مفتی نویدُ الحسن قادری (سرگودھا) ◆ مفتی محمد ضمیر احمد ساجد (مہتمم مرکزی دارُ العلوم اسلام آباد متصل جامع مسجد سیدنا حسن، اسلام آباد) ◆ مفتی محمد جنید رضا خان قادری (مہتمم جامعہ نظامِ مصطفےٰ نئی وانڈھی ٹھٹھی شریف تحصیل و ضلع میانوالی) ◆ مولانا عبد المالک قادری (مہتمم جامعہ اکبریہ بلو خیل روڈ، میانوالی) **علمائے کرام کی مدنی مراکز و دیگر شعبہ جات میں تشریف آوری:** ◆ مفتی صدیق ہزاروی (شیخُ الحدیث جامعہ ہجویریہ داتا دربار)، مفتی رمضان سیالوی (خطیب داتا دربار مسجد)، مولانا زوار حسین نعیمی (مدرس جامعہ ہجویریہ لاہور)، مولانا اسدُ اللہ نوری (شیخُ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ)، مولانا انعامُ اللہ اشرفی، مفتی تنویر قادری (دارُ الافتاء جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ)، مولانا شکور احمد ضیاء سیالوی (مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ)، مولانا زاہد قادری (احمد آباد استور گلگت) اور مولانا مدام حسین قادری (صوبائی صدر تنظیمُ المدارس، گلگت) نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اور دارُ الافتاء اہلِ سنّت لاہور کا وزٹ کیا ◆ شیخُ الحدیث والتفسیر سیّد محفوظُ الحق شاہ (بورے والا)، مفتی سیّد محمودُ الحق شاہ ◆ مولانا پیر سیّد مظفر حسین شاہ نے فیضانِ مدینہ و جامعۃُ المدینہ ڈیرہ غازی خان ◆ ڈاکٹر غلام عباس قادری آف ملتان (ناظم امتحانات تنظیمُ المدارس پاکستان)، مولانا پیر سیّد عتیقُ الرّحمان شاہ (قاضی آف سیشن کورٹ سبی بلوچستان)، علّامہ محمد خان قادری کھوسہ ڈیرہ غازی خان (صدر تنظیمُ المدارس اہلِ سنت پاکستان جنوبی پنجاب) اور مفتی غلام مجتبیٰ چشتی (ناظم و مدرس جامعہ محمودیہ، تونسہ شریف) نے ڈی جی خان فیضانِ مدینہ جبکہ مولانا قاری خالد زاہد اشرفی (خطیب جامع مسجد خالد بن ولید، اوکاڑہ) و دیگر ائمہ مساجد نے فیضانِ مدینہ اوکاڑہ کا وزٹ کیا۔ **طلبۂ کرام کی ہفتہ وار اجتماعات و مدنی مذاکروں میں شرکت:** دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی مذاکروں میں عاشقانِ رسول کے جامعات کے 35 سو سے زائد طلبہ نے شرکت کی۔ **ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی کی سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقاتیں:** دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ کے ذمّہ داران نے ماہِ جنوری 2020 میں کئی سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقاتیں کیں اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے بارے میں بریفنگ دی۔ اس موقع پر شخصیات کو تحفے میں کتب و رسائل اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ پیش کرنے کے علاوہ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا دورہ کرنے کی دعوت بھی پیش کی گئی۔ چند کے نام یہ ہیں: ◆ سیّد حسنین حیدر شاہ (D.P.O چنیوٹ) ◆ عارف حسین چیمہ (S.H.O جہلوال سٹی) ◆ چودھری سجاد احمد نت (S.H.O جہلوال صدر) ◆ مہتاب وسیم اظہر (ڈپٹی کمشنر منڈی بہاؤ الدّین) ◆ سیّد ظہیرُ الاسلام (کمشنر ہزارہ ڈویژن) ◆ علی محمد خان (رُکن قومی اسمبلی) ◆ محمد جاوید (D.P.O) اور کئی حکومتی عہدیداران سے ملاقاتیں کیں۔ **دعوتِ اسلامی کے وفد کی وزیرِ اعلیٰ سندھ سے ملاقات:** نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری اور بعض اراکینِ شوریٰ پر مشتمل دعوتِ اسلامی کے وفد نے 4 فروری 2020ء بروز منگل وزیرِ اعلیٰ سندھ سیّد مراد علی شاہ سے وزیرِ اعلیٰ ہاؤس میں ملاقات کی۔ دورانِ ملاقات کاروکاری اور دیگر خلافِ شرع رسومات پر پابندی بالخصوص تعلیمی اداروں سے منشیات کی لعنت کے خاتمے سے متعلق گفتگو ہوئی۔

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

غیر مسلموں کی عبادت گاہ مسجد میں تبدیل: ساؤتھ افریقہ کے شہر ڈربن میں ایک عاشقِ رسول نے غیر مسلموں کی عبادت گاہ خرید کر وہاں مسجد تعمیر کرواکر دعوتِ اسلامی کے سپرد کردی جس کا نام جامع مسجد "فیضانِ جانِ رحمت" رکھا گیا ہے۔ مسجد سے متصل جگہ پر جامعۃُ المدینہ کی تعمیرات بھی تیزی سے جاری ہیں جس میں اِنْ شَآءَ اللہ عاشقانِ رسول درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کریں گے۔ **رُکنِ شوریٰ کا دورۂ تھائی لینڈ و ساؤتھ کوریا:** دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن حاجی یعفور رضا عطاری نے 11 تا 19 جنوری 2020ء ساؤتھ کوریا اور 20 تا 31 جنوری تھائی لینڈ کا مدنی سفر فرمایا۔ دورانِ سفر سنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی حلقوں اور مدنی مشوروں کا سلسلہ رہا نیز شخصیات سے ملاقات کی ترکیب بھی ہوئی۔ **"فیضانِ جمالِ مصطفےٰ" مسجد کا افتتاح:** 19 جنوری 2020ء بروز اتوار ساؤتھ کوریا میں "فیضانِ جمالِ مصطفےٰ" مسجد کے افتتاح کے سلسلے میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں رُکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے بیان کرتے ہوئے شُرکا کو مسجد آباد کرنے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصّہ لینے کی ترغیب دِلائی۔ **رُکنِ شوریٰ کا دورۂ ساؤتھ افریقہ:** دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن حاجی وقارُ المدینہ عطاری ایک ماہ کے مدنی دورے پر 16 جنوری بروز جمعرات ساؤتھ افریقہ پہنچے جہاں آپ نے ڈربن، کیپ ٹاؤن، جوہانسبرگ، Welkom، پریٹوریا ویسٹ، پیٹر ماریٹزبرگ، پولوکوانے سمیت دیگر کئی شہروں میں سنّتوں بھرے بیانات کئے اور ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے اجلاسوں میں ان کی تربیت فرمائی۔ رُکنِ شوریٰ نے شخصیات سے ملاقاتیں کرنے کے علاوہ مدنی مَراکِز و مَدارِس کا وزٹ بھی کیا۔ **فیضانِ نَماز کورس:** گزشتہ دنوں برمنگھم یوکے میں تین دن کے "فیضانِ نَماز کورس" کا اہتمام کیا گیا۔ کورس میں مقامی اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر مُعلّم اسلامی بھائی نے شرکائے کورس کو وُضو و غسل کے ضروری مسائل اور نَماز کے فرائض، شرائط سمیت کئی ضروری مسائل اور ادائیگی کا عملی طریقہ سکھایا۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جمادی الاخری 1441ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "احمد رضا (شیخوپورہ)، بنتِ خادم حسین (بہاولنگر)، بنتِ عبد الجبار (ملتان)" انہیں چیک روانہ کردیے گئے۔ درست جوابات: (1) 309 سال، (2) حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام**
(1) کاشف محمود (چکوال) (2) محمد حذیفہ خان (شجاع آباد) (3) محمد جہانگیر عطاری (اسلام آباد) (4) علی اکبر (سیالکوٹ) (5) بنتِ قدیر (لاہور) (6) اُمِّ معظم (راولپنڈی) (7) محمد علی انصاری (کراچی) (8) بنتِ ریاض (ننکانہ) (9) بنتِ الطاف حسین (گجرات) (10) ضیاء الرحمٰن (میانوالی) (11) بنتِ خالد شریف (وہاڑی) (12) محمد عمر حیات (ملتان)
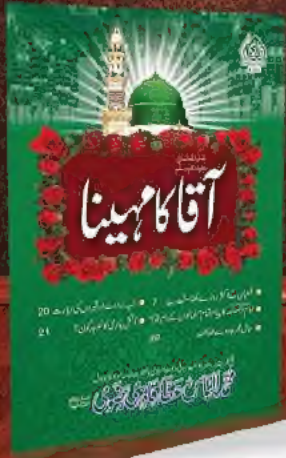
شعبانُ المعظّم بہت ہی مبارک مہینا ہے، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”شعبان میرا مہینا ہے۔“[1] اس مہینے کی 15 ویں رات بہت اَہم ہے۔ اس رات رحمتوں کی خوب برسات ہوتی ہے، حدیثِ پاک میں ہے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ پاک خانۂ کعبہ کی طرف سال میں ایک پَل کے لئے خصوصی نظرِ کرم فرماتا ہے اور وہ نصف شعبان کی رات میں ہے، اس وقت مومنوں کے دل خانۂ کعبہ کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔“[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اس مبارک رات میں اللہ پاک لاکھوں لاکھ گناہ گاروں کی بخشش فرماتا ہے لیکن اس کے باوجود کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جن کی اس رات بھی بخشش نہیں ہوتی، احادیثِ مبارکہ کے مطابق وہ لوگ یہ ہیں: 1 شراب کا عادی 2 ماں باپ کا نافرمان 3 زنا کا عادی 4 قطع تعلق کرنے والا 5 چغل خور[3] 6 کافر 7 عداوت رکھنے والا[4] 8 قاتل[5] اور 9 گانے بجانے والا۔[6] تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ اگر ان میں سے کسی گناہ میں مبتلا ہیں تو اس سے خاص طور پر اور دیگر گناہوں سے بھی فوراً اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کیجئے اور اگر کسی کی حق تلفی کی ہے تو اس سے سچّے دل سے معافی مانگئے۔ شبِ بَراءَت میں اعمال نامے تبدیل ہوتے ہیں، نہ جانے کس کی قسمت میں کیا لکھ دیا جائے، جن سے ممکن ہو 14 شعبان کا روزہ رکھ لیجئے اور عصر کی نماز باجماعت کے بعد سے ہی ذِکر و اَذکار میں مصروف ہو جائیے، نمازِ مغرب کے بعد چھ رکعت نفل دو دو رکعت کر کے ادا کیجئے، ان نوافل کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ درازیِ عُمْر بِالخیر، بلاؤں سے حفاظت اور غیروں کی محتاجی سے بچت نصیب ہو گی۔ ان نوافل کا طریقہ و تفصیل شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے رسالے ”آقا کا مہینا“ میں پڑھئے۔ اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

---

(1) جامع صغیر، ص:301، حدیث:4889 (2) کنز العمال، جز:12، 6/96، رقم:34708 (3) فضائل الاوقات، 1/130، حدیث 27 (4) شعب الایمان، 3/381، حدیث:3830 (5) مسند امام احمد، 2/589، حدیث:6653 (6) مکاشفۃ القلوب، ص636۔

عُرس مبارک (شعبان المعظم)

حضرت سیّدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یکم شعبان المعظم 204ھ	حضرت سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ 02 شعبان المعظم 150ھ	حضرت سیّدنا لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ 21 شعبانُ المعظم 673ھ	برادرِ اعلیٰ حضرت، مولانا محمد رضا خان نوری رحمۃ اللہ علیہ 21 شعبانُ المعظم 1358ھ

شادیوں کو سستا کیجئے!

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

آج کل مُعاشرے نے شادی بیاہ کو مہنگا کر دیا ہے، حالانکہ میں اگر مبالغہ کرتے ہوئے کہوں کہ نکاح تو بالکل مفت ہے تو غلط نہیں ہو گا کیونکہ پیسے نہ ہوں تو نکاح بھی نہیں ہو گا ایسا نہیں ہے، البتہ نکاح میں مرد پر مَہر کی ادائیگی لازم ہوتی ہے، اس کی بھی مقدار شریعت میں کم سے کم دو تولے اور ساڑھے سات ماشے چاندی یا اس کی رقم ہے جو کہ آج کل کے حساب سے چند ہزار روپے بنتی ہے، زیادہ مہر کی کوئی حد بیان نہیں ہوئی مگر اتنا زیادہ بھی مُقرّر نہ کیا جائے کہ وہ مَرد پر بوجھ بنے۔ دعوتِ ولیمہ سنّت ہے، ولیمہ یہ ہے کہ شبِ زِفاف کی صبح کو اپنے دوست واحباب، عزیز و اقارب اور محلے کے لوگوں کی حسبِ استطاعت ضِیافت کرے۔ ولیمے کے لئے بھی کوئی ہال بُک کروانا ضروری نہیں۔ میرا نکاح مسجد میں ہوا تھا، میری درخواست پر مفتیِ اعظم پاکستان مفتی وقارُ الدّین صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور انہوں نے میرا نکاح پڑھایا، ہمارے ایک پڑوسی تھے جن کا گھر بڑا تھا اس میں میرا ولیمہ ہوا، میں نے اپنا گھر بھی دلہن کی طرح نہیں سجایا تھا، بس چند ایک ٹیوب لائٹس لگائی تھیں، وہ ٹیپ ریکارڈر کا دور تھا تو میں اُسی پر نعت شریف کے کیسیٹ چلاتا تھا، اللہ پاک کا بڑا کرم ہے کہ ہمارے یہاں گانے باجے کا تو تصوُّر اس وقت بھی نہیں تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مہندی مائیوں وغیرہ کی رسم ہم نے نہیں کی تھی، افسوس! آج کل بہت بُرا حال ہے، منگنی، مہندی، مائیوں، رخصتی اور ولیمے وغیرہ تقریبات میں جو اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) کو ناراض کرنے والے کام کئے جاتے ہیں ان کا شمار ہی نہیں، ان کے علاوہ لڑکے والے لڑکی والوں سے جو طرح طرح کی ڈیمانڈز کرتے ہیں یہ ایک الگ دنیا ہے، بسا اوقات ان ڈیمانڈز کو پورا کرتے کرتے لڑکی والے اپنے گھر کی ضرورت تک کی چیزیں بیچ دیتے ہیں یہاں تک کہ بعض اوقات تو قرضوں تلے دب جاتے ہیں مگر پھر بھی دولہے میاں اور اس کے گھر والوں کا دل نہیں بھرتا۔ ماں باپ اپنی بیٹی کو جہیز میں اپنی خوشی سے کچھ نہ کچھ دیتے ہی ہیں مگر دولہے والوں کی طرف سے مُطالبہ ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ بعض دولہے تو ایسے بھی ہوتے ہیں جو شادی کے بعد بھی سسرال والوں کے ٹکڑوں پر پلنے کا پہلے ہی سے ذہن بنا لیتے اور اپنے مَقاصد کو پورا کرنے کے لئے شادی کے بعد اپنی بیوی کے ذریعے مالی فائدہ اٹھاتے ہیں، یاد رکھئے! شادی سے پہلے جہیز کے نام پر اور شادی کے بعد بھی دولھا یا اُس کے گھر کے افراد کی طرف سے مطالبے کرنا دُرست نہیں اور دولھا کے مطالبے پر دولھا یا اُس کے خاندان والوں کے شر سے بچنے کے لئے جو کچھ مال ان کو دیا گیا وہ رشوت ہے اور رشوت کا لینا دینا دونوں کام حرام ہیں۔ لڑکے کی ڈیمانڈز پر دینے والا باپ یا لڑکی کا بھائی وغیرہ تو اپنی عزت بچانے اور اپنی بیٹی یا بہن کو رخصت کرنے اور اسے خوش دیکھنے پر مجبور ہوتے ہیں، لیکن مانگنے والا گناہ گار ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو مل جُل کر جہیز کے نام پر ڈیمانڈ کے اس ناسُور کو ختم کرنے اور شادیاں آسان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

نوٹ: یہ مضمون یکم (یعنی پہلی) ربیعُ الآخر 1441ھ کے "مدنی مذاکرے" کی روشنی میں تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو چیک کروانے کے بعد پیش کیا جارہا ہے۔

ISBN 978-969-631-974-0
0125764

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net